بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADAR Qadian

جلد 72

شمارہ 19

ایڈیٹر
منصور احمد

شرح چندہ
سالانہ 850 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈیا
80 ڈالرامریکن
یا 60 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

20؍شوال 1444 ہجری قمری ● 11؍ہجرت 1402 ہجری شمسی ● 11؍مئی 2023ء

ارشاد باری تعالیٰ

وَرَحۡمَتِیۡ وَسِعَتۡ کُلَّ شَیۡءٍ ؕ فَسَاَکۡتُبُہَا لِلَّذِیۡنَ یَتَّقُوۡنَ وَیُؤۡتُوۡنَ الزَّکٰوۃَ وَالَّذِیۡنَ ہُمۡ بِاٰیٰتِنَا یُؤۡمِنُوۡنَ (اعراف:157)

ترجمہ: اور میری رحمت وہ ہے کہ ہر چیز پر حاوی ہے۔ پس مَیں اس (رحمت) کو ان لوگوں کیلئے واجب کردوں گا جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور وہ جو ہماری آیات پر ایمان لاتے ہیں۔

اخبار احمدیہ

الحمدللہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر وعافیت ہیں۔

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 5؍مئی 2023 کو مسجد مبارک اسلام آباد، یو.کے سے بصیرت افروز خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اس خطبہ جمعہ کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ 16 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت وتندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں، اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ وناصر ہو اور تائید ونصرت فرمائے۔ آمین۔

ایسا شخص جو میری جماعت میں ہو کر میرے منشاء کے موافق نہ ہو، وہ خشک ٹہنی ہے

ارشادات عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

میں ایک کتاب بنانے والا ہوں۔ اس میں ایسے تمام لوگ الگ کردیئے جائیں گے جو اپنے جذبات پر قابو نہیں پاسکتے۔ چھوٹی چھوٹی باتوں پر لڑائی ہوتی ہے۔ مثلاً ایک شخص کہتا ہے کہ کسی بازیگر نے دس گز کی چھلانگ ماری ہے۔ دوسرا اُس پر بحث کرنے بیٹھتا ہے اور اس طرح پر کینہ کا وجود پیدا ہوجاتا ہے۔ یادرکھو بغض کا جدا ہونا مہدی کی علامت ہے اور کیا وہ علامت پوری نہ ہوگی۔ وہ ضرور ہوگی۔ تم کیوں صبر نہیں کرتے۔ جیسے طبّی مسئلہ ہے کہ جب تک بعض امراض میں قلع قمع نہ کیا جاوے، مرض دفع نہیں ہوتا۔ میرے وجود سے انشاء اللہ ایک صالح جماعت پیدا ہوگی۔ باہمی عداوت کا سبب کیا ہے۔ بخل ہے، رعونت ہے، خود پسندی ہے اور جذبات ہیں۔ میں نے بتلایا ہے کہ میں عنقریب ایک کتاب لکھوں گا اور ایسے تمام لوگوں کو جماعت سے الگ کردوں گا جو اپنے جذبات پر قابو نہیں پاسکتے اور باہم محبت واخوت سے نہیں رہ سکتے۔ جو ایسے ہیں وہ یادرکھیں کہ وہ چندروزہ مہمان ہیں جب تک کہ عمدہ نمونہ نہ دکھائیں۔ میں کسی کے سبب سے اپنے اوپر اعتراض لینا نہیں چاہتا۔ ایسا شخص جو میری جماعت میں ہو کر میرے منشاء کے موافق نہ ہو، وہ خشک ٹہنی ہے۔ اُس کو اگر باغبان کاٹے نہیں تو کیا کرے؟ خشک ٹہنی دوسری سبز شاخ کے ساتھ رہ کر پانی تو چوستی ہے مگر وہ اُس کو سرسبز نہیں کرسکتا بلکہ وہ شاخ دوسری کو بھی لے بیٹھتی ہے۔ پس ڈرو۔ میرے ساتھ وہ نہ رہے گا جو اپنا علاج نہ کرے گا۔

(ملفوظات، جلد اوّل، صفحہ 458، مطبوعہ 2018 قادیان)

......☆......☆......☆......

بعض لوگ بخل کی وجہ سے اولاد کو پوری غذا نہیں دیتے یا ایسی غذا نہیں دیتے جو نشوونما کیلئے ضروری ہو مناسب لباس نہیں دیتے، ایسا کرنا ان کو قتل کرنے کے مترادف ہے

بعض روپیہ کے خرچ کے ڈر سے اچھی تعلیم نہیں دلاتے اور گویا بچہ کی اخلاقی یا روحانی موت کا موجب ہوجاتے ہیں

اللہ تعالیٰ مومنوں کو نصیحت کرتا ہے کہ وہ اخراجات جو بچوں کی صحت اور اخلاق کی درستی کیلئے ضروری ہیں اُن سے کبھی دریغ نہ کیا کریں

سیّدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ بنی اسرائیل آیت 32 وَلَا تَقۡتُلُوۡۤا اَوۡلَادَکُمۡ خَشۡیَۃَ اِمۡلَاقٍ ؕ نَحۡنُ نَرۡزُقُہُمۡ وَاِیَّاکُمۡ ؕ اِنَّ قَتۡلَہُمۡ کَانَ خِطۡاً کَبِیۡرًا کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

فرماتا ہے کہ لَا تَقۡتُلُوۡۤا اَوۡلَادَکُمۡ خَشۡیَۃَ اِمۡلَاقٍ یعنی اس خوف سے کہ اولاد پر روپیہ خرچ ہوگا ان کو ہلاک نہ کرو۔ یہ حکم لڑکیوں کے قتل کرنے کے متعلق نہیں ہے کیونکہ قرآن کریم میں لڑکیوں کے قتل کی کسی جگہ بھی یہ وجہ بیان نہیں فرمائی کہ لوگ خرچ کے ڈر سے ان کو قتل کردیتے ہیں بلکہ یہ وجہ بتائی ہے کہ ان کی پیدائش کو اپنے لئے ذلت کا موجب سمجھتے ہیں اس لئے ان کو مارڈالتے ہیں۔ اسی طرح اس آیت کے یہ معنے بھی نہیں ہوسکتے ہیں کہ بوجہ غربت اور تنگی کے اولاد کو قتل نہ کرو کیونکہ املاق کے معنے غربت اور تنگی کے نہیں ہیں بلکہ اس کے معنے مال کے خرچ ہونے کے ہیں اور آیت کے یہ معنے ہیں کہ اس ڈر سے نہ مارو کہ روپیہ خرچ ہوگا۔

اس جگہ یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا اس ڈر سے کہ روپیہ خرچ نہ ہو کوئی اولاد کو قتل کرتا بھی ہے؟ سو جہاں تک دنیا کا تجربہ ہے اس قسم کے واقعات صحیح الدماغ لوگوں میں تو ملتے نہیں بلکہ ہم دیکھتے ہیں کہ وہ لوگ جن کے پاس روپیہ نہیں ہوتا وہ بھی اولاد کو نہیں مارتے۔ پس معلوم ہوا کہ اس قتل کا کوئی اور مفہوم ہے اور ہمیں انسانوں میں اس جرم کی تلاش کرنی چاہئے۔ سو جب ہم مختلف انسانوں کی حالتوں کو دیکھتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ بعض لوگ بخل کی وجہ سے اولاد کی صحیح تربیت نہیں کرتے۔ پوری غذا نہیں دیتے یا ایسی غذا نہیں دیتے جو نشوونما کیلئے ضروری ہو۔ ایسے بخیل تو بے شک فاتر العقلوں میں ہی ملتے ہیں جو زہر سے یا گلا گھونٹ کر اپنی اولاد کو اس خوف سے مارتے ہوں کہ ان پر ہماری دولت خرچ ہوگی۔ مگر ایسے بخیل عام صحیح الدماغ لوگوں میں کثرت سے ملتے ہیں کہ پاس روپیہ ہے لیکن بچوں کو بخل کی وجہ سے اچھی غذا نہیں دیتے۔ لباس مناسب نہیں دیتے۔ حتیٰ کہ بعض دفعہ وہ خوراک کی کمی کی وجہ سے بیمار ہوجاتے ہیں بعض دفعہ لباس کی کمی کی وجہ سے نمونیہ وغیرہ کا شکار ہوجاتے ہیں۔ اس قسم کے لوگ دنیا میں ہزاروں لاکھوں کی تعداد میں ملتے ہیں اور ہر ملک میں ملتے ہیں۔ اسی طرح قتل سے مراد اخلاقی روحانی قتل بھی ہوسکتا ہے کہ روپیہ کے خرچ کے ڈر سے اچھی تعلیم نہیں دلاتے اور گویا بچہ کی اخلاقی یا روحانی موت کا موجب ہوجاتے ہیں۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ مومنوں کو نصیحت کرتا ہے کہ اس فعل سے اجتناب کریں اور وہ اخراجات جو بچوں کی صحت اور اخلاق کی درستی کیلئے ضروری ہیں اُن سے کبھی دریغ نہ کیا کریں اور قتل کا لفظ اس لئے استعمال کیا ہے کہ اولاد کو قتل کرنے سے انسان فطرتاً تنفر کرتا ہے۔ پس اس لفظ کے استعمال سے اس کی توجہ اس طرف پھرائی ہے کہ تم کسی صورت میں بھی اولاد کو اپنے ہاتھ سے قتل کرنے پر تیار نہیں ہوتے لیکن یہ نہیں سوچتے کہ ایک اور قسم کے قتل کے تم مرتکب ہو رہے ہو یعنی اولاد کی خوراک اور لباس کا خیال نہیں رکھتے اور ان کی صحتوں کو برباد کردیتے ہو یا ان کی تربیت کا خیال نہیں رکھتے اور ان کے اخلاق کو برباد کردیتے ہو۔

(تفسیر کبیر، جلد چہارم، صفحہ 326، مطبوعہ 2010 قادیان)

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نرمی سے تقاضا کرنا

(2391) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مَیں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا۔ آپؐ فرماتے تھے ایک شخص مرگیا اور اُس سے پوچھا گیا: تم کیا کرتے تھے؟ اُس نے کہا: مَیں لوگوں سے بیوپار کیا کرتا تھا اور مالدار کو مہلت دیتا اور تنگ دست سے درگزر کرتا تھا اِس لئے اُس کی مغفرت کی گئی۔

حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: مَیں نے بھی یہ (حدیث) نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی۔

اچھے لوگ قرض کو اچھی طرح ادا کرتے ہیں

(2392) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور آپؐ سے اُونٹ کا تقاضا کرنے لگا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے دے دو۔ صحابہؓ نے کہا: ہمیں اس (کے اُونٹ) سے زیادہ عمر والے (اُونٹ) ملتے ہیں۔ وہ شخص بولا: آپؐ مجھے بڑھ چڑھ کردیں۔ اللہ بھی آپؐ کو بڑھ چڑھ کر دے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اسے (وہی اُونٹ) دے دو، کیونکہ اچھے وہی لوگ ہیں جو قرض کو اچھی طرح اَدا کرتے ہیں۔

(صحیح بخاری، جلد 4، کتاب الاستقراض، مطبوعہ 2008 قادیان)

اس شمارہ میں

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے بصیرت افروز جوابات

خطبہ جمعہ حضور انور فرمودہ 21؍اپریل 2023 (مکمل متن)

سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (از سیرت خاتم النّبیین)

سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام (از سیرۃ المہدی)

انگلینڈ اور سکاٹ لینڈ کے خدام کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ آن لائن ملاقات

اعلانات | وصایا

نماز جنازہ حاضر وغائب

خطبہ جمعہ فرمودہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بطرز سوال وجواب

خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

جمیل احمد ناصر، پرنٹر وپبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر، نگران بدر بورڈ قادیان

بلاوجہ قسمیں نہیں کھانی چاہئیں اور اگر ضرورت ہو اور قسم کھانے والا حق پر ہو

تو وہ صرف خدا تعالیٰ کی قسم کھا سکتا ہے کسی انسان کیلئے جائز نہیں ہے کہ وہ کسی دوسرے انسان کی قسم کھائے

حضور ﷺ نے فرمایا لَا تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ وَلَا بِأُمَّهَاتِكُمْ وَلَا بِالْأَنْدَادِ وَلَا تَحْلِفُوا إِلَّا بِاللهِ وَلَا تَحْلِفُوا بِاللهِ إِلَّا وَأَنْتُمْ صَادِقُونَ

یعنی اپنے باپوں اور اپنی ماؤں اور بتوں کی قسم مت کھاؤ بلکہ اللہ کے سوا کسی کی بھی قسم مت کھاؤ اور اللہ کی قسم بھی صرف اس صورت میں کھاؤ جب تم سچے ہو

سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے پوچھے جانے والے سوالات کے بصیرت افروز جوابات

نوٹ : سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مختلف وقتوں میں اپنے مکتوبات اور ایم ٹی اے کے مختلف پروگراموں میں اہم مسائل کے بارہ میں جو ارشادات مبارکہ فرماتے ہیں، ان میں سے کچھ قارئین کے افادہ کیلئے الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کیے جا رہے ہیں۔ (ادارہ)

(قسط:52)

سوال کیرالہ انڈیا سے ایک مربی صاحب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں تحریر کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ''حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی وفات کے بعد پولوس نے تثلیث کا آغاز کیا'' جبکہ احمدیوں کے مطابق حضرت مسیح علیہ السلام نے ایک سو بیس سال کی عمر پائی اور پولوس اس سے پہلے فوت ہو گیا تھا۔ اس بارے میں راہنمائی کی درخواست ہے۔ حضو انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے مکتوب مورخہ 31 جنوری 2022ء میں اس سوال کے بارے میں درج ذیل ہدایات فرمائیں۔ حضور انور نے فرمایا:

جواب آپ نے اپنے خط میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جس ارشاد کا ذکر کیا ہے یہ حضور علیہ السلام کی تصنیف چشمہ مسیحی کی عبارت ہے۔ یہ کتاب حضور علیہ السلام نے بریلی کے ایک مسلمان کے خط کے جواب میں تحریر فرمائی تھی۔ جس خط میں ایک عیسائی کی کتاب ینابیع الاسلام کے حوالہ سے اسلام پر ہونے والے بعض اعتراضات کا ذکر تھا۔ حضور علیہ السلام نے اپنی اس تصنیف میں عیسائیوں کے اپنے عقائد نیز یورپ اور امریکہ کے عیسائی محققین کی طرف سے عیسائیت کے بارے میں ہونے والی تحقیقات کی بنا پر اس خط میں اٹھائے گئے اسلام مخالف اعتراضات کا الزامی جواب دیتے ہوئے عیسائیت کی بگڑی ہوئی تعلیم کی حقیقت بیان فرمائی ہے۔ اسی ضمن میں حضور علیہ السلام نے عیسائی عقیدہ کے مطابق یہ بھی بیان فرمایا کہ ''پولوس حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زندگی میں آپکا جانی دشمن تھا اور پھر آپ کی وفات کے بعد جیسا کہ یہودیوں کی تاریخ میں لکھا ہے اسکے عیسائی ہونے کا موجب اسکے اپنے بعض نفسانی اغراض تھے جو یہودیوں سے وہ پورے نہ ہو سکے۔ اس لئے وہ ان کو خرابی پہنچانے کیلئے عیسائی ہو گیا اور ظاہر کیا کہ مجھے کشف کے طور پر حضرت مسیحؑ ملے ہیں اور میں ان پر ایمان لایا ہوں اور اس نے پہلے پہل تثلیث کا خراب پودہ دمشق میں لگایا اور یہ پولوسی تثلیث دمشق سے ہی شروع ہوئی۔'' (چشمہ مسیحی، روحانی خزائن، جلد 20، صفحہ 377، 376) پس حضور علیہ السلام کے ان الفاظ کہ ''جیسا کہ یہودیوں کی تاریخ میں لکھا ہے'' سے ثابت ہوتا ہے کہ یہاں پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات سے مراد عیسائی عقیدہ کے مطابق آپ کی وفات مراد ہے جس وقت آپ کو صلیب پر لٹکایا گیا۔ لیکن ہمارے عقیدہ کے مطابق اللہ تعالیٰ نے اپنے اس برگزیدہ نبی کو بائبل میں بیان لعنتی موت سے بچانے کیلئے صلیب سے نجات بخشی۔ جس کے بعد آپ اپنے باقی دس قبائل کی تلاش میں کشمیر کی طرف ہجرت فرما گئے۔ جہاں یوز آسف نبی کے نام سے آپ نے اپنے لوگوں کی تربیت کر کے ایک سو بیس سال کی عمر میں وفات پائی اور وہیں پر محلہ خان یار کشمیر ہندوستان میں دفن ہوئے جہاں آج بھی آپ کی قبر موجود ہے۔ جہاں تک پولوس کا معاملہ ہے تو پولوس کے معاملہ کی وضاحت کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی ایک اور تصنیف کشتی نوح میں تحریر فرماتے ہیں: ''جس وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر کفر کا فتویٰ لکھا گیا اُس وقت وہ پولوس بھی مکفرین کی جماعت میں داخل تھا جس نے بعد میں اپنے تئیں رسول مسیح کے لفظ سے مشہور کیا یہ شخص حضرت مسیح کی زندگی میں آپ کا سخت دشمن تھا جس قدر حضرت مسیح کے نام پر انجیلیں لکھی گئیں ہیں ان میں سے ایک میں بھی یہ پیشگوئی نہیں ہے کہ میرے بعد پولوس توبہ کر کے رسول بن جائے گا اس شخص کے گزشتہ چال چلن کی نسبت لکھنا ہمیں کچھ ضرورت نہیں کہ عیسائی خوب جانتے ہیں افسوس ہے کہ یہ وہی شخص ہے جس نے حضرت مسیح کو جب تک وہ اس ملک میں رہے بہت دکھ دیا تھا اور جب وہ صلیب سے نجات پا کر کشمیر کی طرف چلے آئے تو اس نے ایک جھوٹی خواب کے ذریعہ سے حواریوں میں اپنے تئیں داخل کیا اور تثلیث کا مسئلہ گھڑا اور عیسائیوں پر سؤر کو جو توریت کے رو سے ابدی حرام تھا حلال کر دیا اور شراب کو بہت وسعت دے دی اور انجیلی عقیدہ میں تثلیث کو داخل کیا تا ان تمام بدعتوں سے یونانی بُت پرست خوش ہو جائیں۔''

(کشتی نوح، روحانی خزائن، جلد 19، صفحہ 65 حاشیہ)

پس چشمہ مسیحی میں بیان حضرت عیسیٰؑ کی وفات سے مراد عیسائی عقیدہ کے مطابق آپ کی وفات مراد ہے جس وقت آپ کو صلیب پر لٹکایا گیا تھا۔ نہ کہ ہمارے عقیدہ کے مطابق آپ کی وفات مراد ہے۔

سوال اردن سے ایک دوست نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں یہ استفسار بھجوائے کہ کیا نظروں سے اوجھل ہر چیز جنّ ہوتی ہے اور کیا ابلیس اور فرشتے بھی جنّ ہو سکتے ہیں؟ کیا احمدی عفریت کے وجود پر یقین رکھتے ہیں؟ ہم نے پڑھا ہے کہ آنے والے مہدی آخری زمانہ میں ظاہر ہوں گے، کیا ہم واقعی آخری زمانہ میں رہ رہے ہیں؟ کیا ہم اللہ تعالیٰ کی یا حضرت محمد ﷺ کی یا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قسم کھا سکتے ہیں؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مکتوب مورخہ 10 فروری 2022ء میں ان سوالات کے درج ذیل جوابات عطا فرمائے۔ حضور انور نے فرمایا:

جواب اکتوبر 2021ء میں مَیں نے آپ کے خط کے جواب میں جنّوں کے بارے میں جو جواب بھجوایا تھا، اس میں آپ کے ان پہلے دونوں سوالوں کا جواب بھی موجود ہے، وہاں سے پڑھ لیں۔ (حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ جواب اسی ''بنیادی مسائل کے جوابات'' کی قسط نمبر 46 کے تحت شائع ہو چکا ہے۔ ناقل)

باقی عفریت کے بارے میں جماعت احمدیہ کا وہی عقیدہ ہے جو قرآن و حدیث نے ہمیں بتایا ہے۔ چنانچہ سورۃ النمل میں حضرت سلیمان علیہ السلام کے واقعہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ قَالَ عِفْرِيْتٌ مِّنَ الْجِنِّ اَنَا اٰتِيْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ تَقُوْمَ مِنْ مَّقَامِكَ وَ اِنِّيْ عَلَيْهِ لَقَوِيٌّ اَمِيْنٌ (سورۃ النمل: 40) یعنی (پہاڑی قوموں میں سے) ایک سرکش سردار نے کہا۔ آپ کے (اس) مقام سے جانے سے پہلے میں وہ (عرش) لے آؤں گا اور میں اس بات پر بڑی قدرت رکھنے والا (اور) امانت دار ہوں۔

جنّ کا لفظ جیسا کہ میں نے اپنے پہلے خط میں وضاحت کی تھی کہ بہت سے معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ اس انسان کو بھی جنّ کہہ دیا جاتا ہے جس میں ناری صفات اور بغاوت کی روح پائی جاتی ہو۔ جو آتشیں مزاج رکھتا ہو، جسے جلدی غصہ آتا ہو۔ پس لڑاکے، فسادی، بغاوت کرنے والے اور سرکش قسم کے لوگوں کو بھی جن کہا جاتا ہے۔ حضرت داؤد اور حضرت سلیمان علیہما السلام نے جن اقوام پر فتح پائی تھی ان میں سے بعض نہایت محنتی اور جفاکش اقوام تھیں لیکن اس کے ساتھ ان میں اسی قسم کی ناری صفات اور بغاوت و سرکشی کا مادہ بھی پایا جاتا تھا اور حضرت داؤد اور حضرت سلیمان علیہما السلام نے اپنی خداداد حکمت اور دانائی کے ساتھ ان اقوام کو اپنا مطیع و فرمانبردار بنا لیا تھا۔

اسی طرح حضرت سلیمان علیہ السلام کی مملکت کے مختلف کاموں کو سرانجام دینے کیلئے اللہ تعالیٰ نے کئی اقوام کو آپ کے تابع فرمان کر دیا تھا جن کیلئے قرآن کریم نے مختلف الفاظ استعمال کیے ہیں۔ چنانچہ سورت سبا کی آیت 13 تا 15 میں ایسے لوگوں کیلئے جنّ کا لفظ آیا ہے۔ جبکہ سورت ص آیات 39، 38 اور سورۃ الانبیاء آیت 83 میں ان کیلئے شیاطین کا لفظ استعمال ہوا ہے اور اصل میں ان سے مراد وہ شریر اور مفسد اقوام تھیں جنہیں حضرت سلیمان علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کی بدولت مغلوب کر کے اپنی سلطنت کے مختلف کاموں کو سرانجام دینے کیلئے مامور کر دیا تھا۔ عفریت بھی اسی قسم کی ایک قوم کے سرداروں میں سے تھا، جسے حضرت سلیمان علیہ السلام کی حکومت میں بھی اعلیٰ رتبہ حاصل تھا۔

حدیث میں بھی عفریت کا لفظ آیا ہے۔ چنانچہ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ گذشتہ رات جنّوں میں سے ایک عفریت (یعنی گھناؤنی شکل کا جنگلی وحشی آدمی) مجھ پر ٹوٹ پڑا تا کہ میری نماز کو توڑ دے۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس پر قابو دے دیا اور میں نے اسے پکڑ لیا اور میں نے ارادہ کیا کہ میں اسے مسجد کے ستونوں میں سے ایک ستون سے باندھ دوں تا کہ تم سب اسے دیکھو۔ پھر مجھے میرے بھائی سلیمان کا قول یاد آیا کہ اے میرے رب مجھے بخش دے اور مجھے ایسی بادشاہت عطا کر جو میرے بعد کسی کو بھی میسر نہ ہو۔ پس میں نے اسے دھتکار کر بھگا دیا۔ امام بخاری کہتے ہیں کہ عفریت کے معنی سرکش کے ہیں خواہ انسان ہو یا جنّ۔ (صحیح بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى وَوَهَبْنَا لِدَاوُدَ سُلَيْمَانَ......)

یہ واقعہ بخاری میں بعض اور جگہوں پر بھی بیان ہوا ہے۔ کتاب الصلاۃ کی روایت میں حضور ﷺ کی نماز میں خلل پیدا کرنے والے اس شخص کیلئے عفریت ہی کا لفظ آیا لیکن کتاب الجمعہ بَابُ مَا يَجُوْزُ مِنَ الْعَمَلِ فِي الصَّلَاةِ میں بیان روایت میں حضور ﷺ نے اس کیلئے شیطان کا لفظ استعمال فرمایا ہے۔

یہ واقعہ ایک کشفی نظارہ بھی ہو سکتا ہے جسکا تعلق مستقبل میں پیش آنے والے واقعات سے تھا کہ ناری صفات، باغیانہ سوچ کے شریر اور مفسد شیطان خصلت انسان حضور ﷺ کو آپ کے فرض منصبی سے روکنے کیلئے جنگ کی صورت میں عداوت کی آگ بھڑکانے کی کوشش کریں گے اور سرکش اور اجڈ قبائل کو آپ کے خلاف اکسائیں گے لیکن اللہ تعالیٰ ان شریروں کو آپ کے قابو میں دیدے گا اور وہ اپنے اس حملہ سے ذلیل و خوار ہو کر نامراد لوٹیں گے۔ چنانچہ تاریخ سے ثابت ہے کہ پھر ایسا ہی ہوا اور اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کی زندگی میں ہی آپ کو فتح و نصرت سے سرفراز فرماتے ہوئے ان عفریت خصلت دشمنوں پر آپ کو پورا پورا تسلط عطا

باقی صفحہ نمبر 10 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

”حقیقی تقویٰ کے ساتھ جاہلیت جمع نہیں ہوسکتی۔“ (حضرت مسیح موعودؑ)

یہ عہد کرنا چاہئے اور دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ہماری کمزوریوں سے صرفِ نظر فرماتے ہوئے،
ہم پر رحمت فرماتے ہوئے ہمیں توفیق دے کہ ہم اپنی زندگیوں کو مستقل اُس طریق پر چلانے والے بن جائیں جو اللہ تعالیٰ ہم سے چاہتا ہے

اصل چیز تقویٰ ہے، اصل چیز مستقل مزاجی سے خدا تعالیٰ کے احکام پر عمل ہے، اصل چیز خدا تعالیٰ کی خشیت اور اس کی رضا کا حصول ہے

جب ہم خود اپنی زندگیوں کو تقویٰ پر چلانے اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کیلئے گزار رہے ہوں گے
تو ہم اپنے بچوں اور اپنی نسلوں کے سامنے بھی وہ نمونے پیش کر رہے ہوں گے جس سے نیکیوں کی جاگ ایک نسل سے دوسری نسل کو لگتی چلی جاتی ہے

رمضان کے مہینے میں تقویٰ کے معیاروں کو حاصل کرنے کیلئے اللہ تعالیٰ نے ایک تربیتی ماحول اور انتظام ہمارے لیے مہیا فرمایا ہے
لیکن وہ اس لیے کہ ہر رمضان کے بعد ہم تقویٰ کے اگلے اور بلند معیاروں کو حاصل کرتے چلے جائیں، نہ اس لیے کہ رمضان کے بعد ہم واپس اپنے نچلے معیار پر چلے جائیں

ہمیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ یہ زمانہ تو خاص طور پر شیطان کے حملوں کا زمانہ ہے، اپنے تمام تر حیلوں اور مکروں اور
ہتھیاروں سے شیطان حملے کر رہا ہے، ایسے خوفناک حملے ہیں کہ جس کی مثال پہلے نہیں ملتی تھی، پس ایسے حالات میں خدا تعالیٰ کی طرف خاص طور پر جھکنے کی ضرورت ہے

ہر مشکل سے اور ہر بلا اور مصیبت سے بچنے کا یہ نسخہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں بتایا ہے کہ
میری تعلیم کے مطابق خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آنے کی کوشش کرو اور پھر دیکھو اللہ تعالیٰ تمہیں کس طرح شیطان اور دجال کے حملوں سے بچاتا ہے

”دعا میں ایک مقناطیسی اثر ہوتا ہے وہ فیض اور فضل کو اپنی طرف کھینچتی ہے۔“ (حضرت مسیح موعودؑ)

”یاد رکھو! یہ نماز ایسی چیز ہے کہ اس سے دنیا بھی سنور جاتی ہے اور دین بھی۔“ (حضرت مسیح موعودؑ)

یہ ہماری خوش قسمتی ہوگی کہ ہم اپنی عبادتوں کے معیار اونچے کرتے ہوئے، اپنی حالتوں کو درست کرتے ہوئے
ان لوگوں میں شامل ہو جائیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں شمولیت کا حق ادا کرنے والے ہیں

”چاہئے کہ تمہارا دن اور تمہاری رات غرض کوئی گھڑی دعاؤں سے خالی نہ ہو۔“ (حضرت مسیح موعودؑ)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پُر معارف ارشادات کی روشنی میں تقویٰ کی تشریح اور اس کے حصول کی تلقین

تین دن یا چار دن یا ہفتے کی دعائیں نہیں، مستقل دعائیں کریں
(پاکستان اور دنیا بھر میں موجود احمدیوں کیلئے دعاؤں کی تلقین)

خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 21 ؍اپریل 2023ء بمطابق 21 ؍شہادت 1402 ہجری شمسی بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (سرے) یو۔کے

(خطبہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشۡھَدُ اَنۡ لَّاۤ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحۡدَہٗ لَا شَرِیۡکَ لَہٗ وَاَشۡھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبۡدُہٗ وَ رَسُوۡلُہٗ
اَمَّا بَعۡدُ فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔
اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ○ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ ○ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ ○
اِھۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ ○ صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡھِمۡ ۬ۙ غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡھِمۡ وَ لَا الضَّآلِّیۡنَ ○

آج رمضان کا آخری جمعہ ہے۔ رمضان گذر گیا اور بہت سے ایسے لوگ ہوں گے جنہوں نے رمضان میں عبادت اور اپنے اندر خاص تبدیلیاں پیدا کرنے کیلئے منصوبے بنائے ہوں گے لیکن ان پر جس طرح سوچا تھا عمل نہیں کر سکے۔ کئی لوگ اس طرح مجھے خط لکھتے ہیں۔ اور آج رمضان کا آخری دن بھی چند گھنٹوں بعد ختم ہونے والا ہے۔

جمعہ کا دن وہ بابرکت دن ہے جس میں ایسی گھڑی آتی ہے جب دعا کی قبولیت کا خاص وقت ہوتا ہے۔
(صحیح البخاری، کتاب الجمعۃ، باب الساعۃ التی فی یوم الجمعۃ، حدیث 935)

پس اگر ہمارے رمضان کے دن اس طرح نہیں بھی گزرے جس طرح ہماری خواہش تھی یا جس طرح ایک مومن کے گزرنے چاہئے تھے تو پھر بھی ہمیں آج اس بقیہ وقت میں یہ عہد کرنا چاہئے اور دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ہماری کمزوریوں سے صرفِ نظر فرماتے ہوئے، ہم پر رحمت فرماتے ہوئے ہمیں توفیق دے کہ ہم اپنی زندگیوں کو مستقل اُس طریق پر چلانے والے بن جائیں جو اللہ تعالیٰ ہم سے چاہتا ہے۔

اللہ تعالیٰ تو بڑا مہربان ہے۔ اس نے ہماری دعاؤں کی قبولیت کیلئے یہ نہیں فرمایا کہ رمضان کے مہینے میں جمعہ کے دن ایک ایسی گھڑی آتی ہے جس میں دعائیں قبول ہوتی ہیں بلکہ یہ جمعہ کے دن کی عمومی خصوصیت بیان فرمائی ہے۔ پس اگر آج ہم اپنی دعاؤں میں یہ عہد کریں کہ ہم اس رمضان کے بعد بھی اپنے تقویٰ کے معیار کو بڑھاتے رہیں گے، اس کیلئے کوشش کریں گے، اللہ تعالیٰ کے قرب کو حاصل کرنے کی کوشش کرتے رہیں گے، آئندہ جمعہ تک اپنی عبادتوں کو اللہ تعالیٰ کیلئے خالص کرتے رہیں گے، پھر ہر جمعہ کے درمیانی عرصہ کو اپنی عبادات اور نیک اعمال سے سجانے کی کوشش کرتے رہیں گے، دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے، اگلے رمضان تک ہم اس پروگرام کو پورا کرنے کی کوشش کرتے رہیں گے جو ہم نے اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کرنے کیلئے رمضان کے مہینے کیلئے بنایا تھا اور کسی وجہ سے اس پر عمل نہیں کر سکے تو یہ وہ عمل ہے جو حقیقی تقویٰ پیدا کرتا ہے۔

اور جب ہم خالص ہو کر اپنی عبادات اور اپنے اعمال اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر بجالا رہے ہوں گے تو پھر اللہ تعالیٰ جو سب مہربانوں سے زیادہ مہربان ہے، رحمان ہے، رحیم ہے وہ ہمیں ان برکات سے نوازتا رہے گا جن پر ہم نے اس رمضان میں بھی کچھ حد تک عمل کیا۔ پس اصل چیز تقویٰ ہے۔ اصل چیز مستقل مزاجی سے خدا تعالیٰ کے احکام پر عمل ہے۔

اصل چیز خدا تعالیٰ کی خشیت اور اس کی رضا کا حصول ہے۔ اگر یہ ہے اور ہم واپس اس دنیاداری کی زندگی

میں نہیں چلے گئے جہاں دین دنیا پر مقدم ہونے کو ہم بھول جائیں تو جو بھی اور جیسی بھی ہم نے عبادتیں اور اپنی اصلاح کی کوشش اس رمضان میں کی ہے اللہ تعالیٰ انہیں قبول فرماتے ہوئے ہمیں نوازتا رہے گا۔ پس یہ بنیادی نکتہ ہے جو ہمیں ہر وقت سامنے رکھنا چاہئے۔ اس مقصد کا حصول ہر احمدی کو ہر وقت اپنے سامنے رکھنا چاہئے اور جب ہم خود اپنی زندگیوں کو تقویٰ پر چلانے اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کیلئے گزار رہے ہوں گے تو ہم اپنے بچوں اور اپنی نسلوں کے سامنے بھی وہ نمونے پیش کر رہے ہوں گے جن سے نیکیوں کی جاگ ایک نسل سے دوسری نسل کو لگتی چلی جاتی ہے۔

ہم نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے زمانے کے امام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلامِ صادق کی بیعت کی ہے اور جن شرائط پر بیعت کی ہے ان کا خلاصہ ہی یہ ہے کہ ہمیشہ تقویٰ پیش نظر رہے گا اور اس کی بار بار حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں تلقین فرمائی ہے تا کہ ہماری زندگیوں میں وہ انقلاب پیدا ہو جائے جو ہر سال صرف ایک مہینے کا انقلاب نہ ہو یا سال میں صرف ایک مہینہ اس انقلاب کو پیدا کرنے کی کوشش نہ ہو۔ بے شک رمضان کے مہینے میں تقویٰ کے معیاروں کو حاصل کرنے کیلئے اللہ تعالیٰ نے ایک تربیتی ماحول اور انتظام ہمارے لیے مہیا فرمایا ہے لیکن وہ اس لیے کہ ہر رمضان کے بعد ہم تقویٰ کے اگلے اور بلند معیاروں کو حاصل کرتے چلے جائیں۔ نہ اس لیے کہ رمضان کے بعد ہم واپس اپنے نچلے معیار پر چلے جائیں۔

پس جیسا کہ میں نے کہا حضرت مسیح موعود علیہ السلام تقویٰ کے معیاروں کو اونچا کرنے اور ہماری اصلاح کیلئے بھیجے گئے ہیں اور اسکی بار بار آپؑ نے ہمیں تلقین فرمائی ہے۔ چنانچہ ایک موقع پر آپ علیہ السلام نے فرمایا: ’’سو میں بھیجا گیا ہوں کہ تا سچائی اور ایمان کا زمانہ پھر آوے اور دلوں میں تقویٰ پیدا ہو۔ سو یہی افعال میرے وجود کی علت غائی ہیں۔‘‘ یہی میرے آنے کا مقصد ہے۔ فرمایا ’’مجھے بتلایا گیا ہے کہ پھر آسمان زمین سے نزدیک ہوگا بعد اس کے کہ بہت دُور ہو گیا تھا۔‘‘

(کتاب البریہ، روحانی خزائن، جلد 13، صفحہ 293-294 حاشیہ)

پس یہ وہ باتیں ہیں جنہیں ہمیشہ ہمیں اپنے سامنے رکھنا چاہئے۔ آپؑ کا زمانہ جو خلافت علیٰ منہاج نبوت پر قائم ہوتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق تا قیامت رہنے والا زمانہ ہے آپؑ کے ماننے والے ہی ہیں جنہوں نے سچائی پر قائم رہتے ہوئے اپنے ایمانوں کی حفاظت کرنی ہے اور اسکے اونچے معیار حاصل کرنے ہیں اور یہ صرف ایک مہینے کی نیکیوں یا نیکیاں کرنے کی خواہش یا ایک مہینے کی عبادتوں اور عبادتوں میں خاص شغف یا مسجدوں کو ایک مہینے کیلئے خاص طور پر آباد کرنے سے حاصل نہیں ہوگا بلکہ جب سچائی کو مانا ہے، جب آپ علیہ السلام کو مسیح موعود اور مہدی معہود مان کر بیعت کی ہے تو ایمان کے معیاروں کو اونچا کرنے کی ہمیں خاص کوشش کرنی چاہئے۔

اور جب ہم ایسے ہو جائیں گے تو ان لوگوں میں شامل ہو جائیں گے جن کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے خاص تعلق ہے، جنہوں نے بیعت کے مقصد کو سمجھا ہے اور اسکا حق ادا کرنے کی کوشش کی اور یہی وہ لوگ ہوں گے جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو فرمایا کہ ’’میں تیرے ساتھ اور تیرے تمام پیاروں کے ساتھ ہوں۔‘‘ (تذکرہ، صفحہ 630، ایڈیشن چہارم) کسی کا پیارا ہونے کیلئے بنیادی شرط تو یہی ہے اور ہونی چاہئے کہ اسکی باتوں پر عمل کیا جائے اور اسکی خواہشات کے مطابق اپنی زندگی گزاری جائے۔ پس یہاں اللہ تعالیٰ نے خود بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیاروں کے ساتھ ہونے کا اعلان فرما دیا ہے۔ پس جب اللہ تعالیٰ کسی کے ساتھ ہو جائے تو پھر اسے اَور کسی چیز کی کیا حاجت رہ جاتی ہے۔

پس ہم میں سے وہ لوگ خوش قسمت ہیں جنہوں نے اپنے ایمان کے اس معیار کو حاصل کر لیا جہاں ہمیشہ کیلئے ان کو اللہ تعالیٰ کا ساتھ مل گیا اور اس کی تو دنیا و عاقبت سنور گئی جس کو اللہ تعالیٰ کا ساتھ مل جائے۔

پس ہمیں اپنے اندر تقویٰ پیدا کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقصد کو پورا کرنا ہے اور یہ اسی صورت میں ہوگا جب ہم مستقل مزاجی سے اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے کی کوشش کریں گے۔ آپؑ نے اس اقتباس میں یہ بھی فرمایا ہے کہ پھر آسمان زمین سے نزدیک ہوگا۔ اور آسمان زمین سے نزدیک اس وقت ہوگا جب ہمیں اس کا فیض پہنچے گا۔ خدا تعالیٰ اس وقت ہمارے قریب آئے گا جب قرآن وسنت کی روشنی میں ہم اس طریق پر چلنے والے ہوں گے جس کو کھول کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمارے سامنے پیش فرمایا ہے۔ ہم ان خوش قسمت لوگوں میں شامل ہوں گے جن پر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی بارش ہوتی ہے۔ جن کی دعاؤں کو خدا تعالیٰ سنتا ہے۔

جب یہ نظارے ہم اپنی زندگیوں میں دیکھیں گے تو دوسروں کو بھی اعتماد کے ساتھ یہ دعوت دیں گے کہ آؤ! اگر تم خدا تعالیٰ سے زندہ تعلق پیدا کرنا چاہتے ہو، اپنے ایمان کو مضبوط کرنا چاہتے ہو تو پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلامِ صادق کو قبول کرو اور یہ صرف تقویٰ کے معیار حاصل کرنے سے ہوگا اور یہ اسی وقت ہوگا جب یہ معیار حاصل ہونے کے بعد ہم اس پر مستقل قائم ہوں گے اور پھر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے نظارے بھی دیکھیں گے۔ پس ہم میں سے ایسے لوگ جو اس اصول کو سمجھ گئے ہیں اور زندگی کو نیکی اور تقویٰ کے معیار تک لے جانے والے بن گئے ہیں یا بننے کی کوشش کر رہے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے نظارے دیکھتے رہیں گے۔ ہم میں سے ہر ایک یہ نظارہ دیکھ سکتا ہے اگر اپنی زندگی اللہ تعالیٰ کے حکموں کے مطابق تقویٰ کی راہوں پر چلنے والی بنا لے۔

حقیقی تقویٰ کیا ہے اور اس پر چلنے والا کیسا ہونا چاہئے اور اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا کیا سلوک ہوتا ہے، اس بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: ’’حقیقی تقویٰ کے ساتھ جاہلیت جمع نہیں ہو سکتی۔‘‘ پس یہ بنیادی بات ہے کہ متقی جاہل نہیں ہو سکتا۔ حقیقی متقی عبادت گزار ہوگا اور ساتھ ہی بندوں کے بھی حق ادا کرنے والا ہوگا۔ پس یہ وہ بنیادی بات ہے جو ہمیں ہمیشہ سامنے رکھنی چاہئے۔ پھر فرمایا ’’حقیقی تقویٰ اپنے ساتھ ایک نور رکھتی ہے جیسا کہ اللہ جل شانہٗ فرماتا ہے۔ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِنۡ تَتَّقُوا اللّٰهَ یَجۡعَلۡ لَّكُمۡ فُرۡقَانًا وَّ یُكَفِّرۡ عَنۡكُمۡ سَیِّاٰتِكُمۡ (الانفال: 30) وَ یَجۡعَلۡ لَّكُمۡ نُوۡرًا تَمۡشُوۡنَ بِهٖ (الحدید: 29) یعنی اے ایمان لانے والو! اگر تم متقی ہونے پر ثابت قدم رہو اور اللہ تعالیٰ کیلئے اتقاء کی صفت میں قیام اور استحکام اختیار کرو تو خدا تعالیٰ تم میں اور تمہارے غیروں میں فرق رکھ دے گا۔‘‘

حضرت مسیح موعود علیہ السلام یہ ترجمہ تفسیری فرما رہے ہیں۔ ’’اللہ تعالیٰ کیلئے اتقا کی صفت میں قیام اور استحکام اختیار کرو تو خدا تعالیٰ تم میں اور تمہارے غیروں میں فرق رکھ دے گا۔ وہ فرق یہ ہے کہ تم کو ایک نور دیا جائے گا جس نور کے ساتھ تم اپنی تمام راہوں میں چلو گے۔ یعنی وہ نور تمہارے تمام افعال اور اقوال اور قویٰ اور حواس میں آجائے گا۔ تمہاری عقل میں بھی نور ہوگا اور تمہاری ایک اٹکل کی بات میں بھی نور ہوگا اور تمہاری آنکھوں میں بھی نور ہوگا اور تمہارے کانوں اور تمہاری زبانوں اور تمہارے بیانوں اور تمہاری ہر ایک حرکت اور سکون میں نور ہوگا اور جن راہوں میں تم چلو گے وہ راہ نورانی ہو جائیں گی۔ غرض جتنی تمہاری راہیں، تمہارے قویٰ کی راہیں، تمہارے حواس کی راہیں ہیں وہ سب نور سے بھر جائیں گی اور تم سراپا نور میں ہی چلو گے۔‘‘

(آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن، جلد 5، صفحہ 177-178)

پس یہ وہ مقام ہے جو ایک مومن کو ایک متقی کو حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

رمضان گزر بھی گیا تو تب بھی ہم اس مقام کو حاصل کرنے کی کوشش کر سکتے ہیں۔ خوش قسمت ہوں گے ہم میں سے وہ جو اس مقام کو حاصل کر لیں کہ اللہ تعالیٰ کا قبضہ ہمارے ہر قول و فعل پر ہو۔ ہمارا ہر عمل اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کیلئے ہو۔ ہمارا چلنا پھرنا اٹھنا بیٹھنا غرضیکہ ہر عمل اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کیلئے ہو۔ جب یہ ہوگا تو پھر ہی ہم اللہ تعالیٰ کے نور سے حصہ لینے والے ہوں گے۔ دنیا کی چکا چوند کے بجائے ہمارا مقصد اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول ہوگا تب ہی ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے مقصد کو پورا کرنے والے ہوں گے۔ ہم ایک کوشش کے ساتھ اپنا عہد نبھانے والے ہوں گے۔ اگر یہ پاک تبدیلی ہم اپنی زندگی کا حصہ بنانے کی خواہش نہیں رکھتے اور اس کیلئے کوشش نہیں کرتے تو ہمارے دعوے غلط ہیں۔ ہمیں رمضان میں عارضی طور پر کی گئی نیکیاں بھی پھر کوئی فائدہ نہیں دیں گی۔ پس ہمیں ہر وقت اس سوچ کے ساتھ اپنا محاسبہ کرنا چاہئے کہ کیا ہم اس تقویٰ کے حصول کی مسلسل کوشش کر رہے ہیں جس کا قرآن کریم کی آیت کی روشنی میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیان فرمایا ہے۔ اگر ہم اپنی زندگیوں کو اس طرح ڈھالنے کی کوشش کر رہے ہیں تو یقیناً ہم شیطان سے مقابلے کیلئے بھی تیار ہیں اور شیطان کے مقابلے میں اللہ تعالیٰ پھر ہماری مدد بھی فرمائے گا اور شیطان کے ہر حملے کو ناکام و نامراد کرے گا۔ شیطان نے تو فی زمانہ ہمیں ہر طرف سے گھیرا ہوا ہے اور خدا تعالیٰ کی مدد کے بغیر اس کے چنگل سے نکلنا ممکن نہیں اور خدا تعالیٰ کی مدد تقویٰ پر چلنے والوں کے ساتھ ہوتی ہے۔

ہمیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ یہ زمانہ تو خاص طور پر شیطان کے حملوں کا زمانہ ہے۔ اپنے تمام تر حیلوں اور مکروں اور ہتھیاروں سے شیطان حملے کر رہا ہے۔ ایسے خوفناک حملے ہیں کہ جس کی مثال پہلے نہیں ملتی تھی۔ پس ایسے حالات میں خدا تعالیٰ کی طرف خاص طور پر جھکنے کی ضرورت ہے۔

ٹی وی ہو یا سوشل میڈیا ہو یا دوسرے پروگرام ہوں یا بچوں کے سکول ہوں یا ان کے پروگرام ہوں ہر جگہ شیطان نے دجال کے ذریعہ سے ایک ایسا خوفناک ماحول پیدا کر دیا ہے جس سے خدا تعالیٰ کی مدد کے بغیر نکلنا ممکن ہی نہیں ہے۔

اس وقت سب سے زیادہ فکر تو اپنے بچوں اور اگلی نسلوں کو دجال اور شیطان کے حملوں سے بچانے کی ہے اور اس کی بہت زیادہ ضرورت بھی ہے اور اس کیلئے ہر احمدی والدین کو، تمام احمدی والدین کو کوشش بھی کرنی چاہئے اور جماعتی نظام کو بھی کوشش کرنی چاہئے۔

اس لیے ہر احمدی عاقل بالغ کو اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتے ہوئے تقویٰ کے اعلیٰ معیاروں کو حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے تا کہ اس طرح دجال کا مقابلہ اللہ تعالیٰ کی مدد سے کر سکیں۔ رمضان کے بعد بھی ہمیں relax نہیں ہو جانا چاہئے آرام سے بیٹھ نہیں جانا چاہئے بلکہ اپنے قرآن کریم کے علم کو، دین کے علم کو بڑھانے کی خاص کوشش کرنی چاہئے تا کہ ایک خاص ماحول ہمارے گھروں میں مستقل قائم رہے۔

اپنی عبادتوں کی حفاظت کرنی چاہئے۔ شیطان اور دجال کے حملوں سے بچنے کیلئے خاص دعاؤں کی طرف توجہ دینی چاہئے۔

شیطان کے حیلوں اور مکروں کے بارے میں بیان فرماتے ہوئے ایک موقع پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ’’یاد رکھنا چاہئے کہ دجال اصل میں شیطان کے مظہر کو کہتے ہیں۔ جس کے معنی ہیں راہ ہدایت سے گمراہ کرنے والا۔ لیکن آخری زمانہ کی نسبت پہلی کتابوں میں لکھا ہے کہ اس وقت شیطان کے ساتھ بہت جنگ ہوں گے لیکن آخر کار شیطان مغلوب ہو جائے گا۔‘‘ یہ امید بھی دلا دی۔ تقویٰ پر چلتے رہیں گے، مقابلہ کریں گے تو شیطان مغلوب ہو جائے گا۔ فرمایا ’’گو ہر نبی کے زمانہ میں شیطان مغلوب ہوتا رہا ہے مگر وہ صرف فرضی طور پر تھا۔ حقیقی طور پر اس کا مغلوب ہونا مسیح کے ہاتھوں سے مقدر تھا اور خدا تعالیٰ نے یہاں تک غلبہ کا وعدہ دیا ہے کہ جَاعِلُ الَّذِیۡنَ اتَّبَعُوۡكَ فَوۡقَ الَّذِیۡنَ كَفَرُوۡۤا اِلٰی یَوۡمِ الۡقِیٰمَةِ (آل عمران: 56) فرمایا ہے کہ تیرے حقیقی تابعداروں کو بھی دوسروں پر قیامت تک غالب رکھوں گا۔‘‘

پس حقیقی تابعدار بننے کیلئے آپؑ کی تعلیم پر عمل کرنے کیلئے تقویٰ اختیار کرنا ہوگا۔ پس فرمایا: ’’غرض شیطان

اس آخری زمانہ میں پورے زور سے جنگ کر رہا ہے مگر آخری فتح ہماری ہی ہوگی۔‘‘(ملفوظات، جلد 10، صفحہ 60، ایڈیشن 1984ء) ان شاء اللہ۔

پس شیطان اور دجال کے حملوں سے بچانے اور فتح دینے کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بھی فرمایا ہے۔ آپؑ کو بھی دو تین مرتبہ یہ الہام ہوا لیکن اس کا حقیقی فائدہ اٹھانے والے وہی لوگ ہوں گے جو آپؑ کی حقیقی اطاعت کرنے والے ہیں اور آپؑ کی تعلیم پر عمل کرنے والے ہوں گے۔ اس بارے میں ایک موقع پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ’’یہ تو سچ ہے کہ وہ میرے متبعین کو‘‘ قیامت تک ’’میرے منکروں اور میرے مخالفوں پر غلبہ دے گا لیکن غور طلب بات یہ ہے کہ متبعین میں ہر شخص محض میرے ہاتھ پر بیعت کرنے سے داخل نہیں ہوسکتا۔ جب تک اپنے اندر وہ اتباع کی پوری کیفیت پیدا نہیں کرتا متبعین میں داخل نہیں ہوسکتا۔ پوری پوری پیروی جب تک نہیں کرتا ایسی پیروی کہ گویا اطاعت میں فنا ہو جاوے اور نقشِ قدم پر چلے اس وقت تک اتباع کا لفظ صادق نہیں آتا۔‘‘ فرمایا کہ ’’اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے ایسی جماعت میرے لئے مقدر کی ہے جو میری اطاعت میں فنا ہو اور پورے طور پر میری اتباع کرنے والی ہو۔‘‘

(ملفوظات، جلد 8، صفحہ 299، ایڈیشن 1984ء)

اللہ تعالیٰ ایسی جماعت تو دے گا۔ وہ ہم ہوں یا دوسرے لوگ ہوں۔ آج ہوں یا کل ہوں یا پہلے گزر چکے ہیں یا ہم میں سے کچھ ہوں یا اکثریت ہو۔ یہ جماعت تو آپؑ کو ملے گی۔ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے۔ پس یہ الفاظ ہمارے لیے بہت ہلا دینے والے ہیں۔

ہمیں اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ ہماری اتباع کے معیار کیا ہیں۔ کیا ہم ان دعاؤں کے بھی وارث بن رہے ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی جماعت اور اپنے حقیقی ماننے والوں کیلئے کی ہیں۔ کیا ہم اللہ تعالیٰ کے ان فضلوں کو بھی حاصل کرنے والے بن رہے ہیں جن کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے آپؑ کے ماننے والوں کیلئے آپ علیہ السلام سے کیا ہے۔ کیا ہم تقویٰ کے ان معیاروں کو حاصل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی جماعت کے افراد میں دیکھنا چاہتے ہیں؟

اگر نہیں تو پھر چند دن کی دعائیں ہیں۔ صرف رمضان کی دعائیں ہیں اور چند دن کی عبادت اور رونا ہمیں ان انعامات کا مستحق نہیں بنا دیتا جن کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے فرمایا ہے۔

پھر اس سلسلہ میں آپؑ کشتی نوح میں مزید فرماتے ہیں کہ ’’واضح رہے کہ صرف زبان سے بیعت کا اقرار کرنا کچھ چیز نہیں ہے جب تک دل کی عزیمت‘‘ یعنی ارادہ اور دعا بھی اس کے ساتھ شامل ہو۔ عزیمت ’’سے اس پر پورا پورا عمل نہ ہو۔‘‘ ارادہ بھی ہو اور دعا بھی ہو اس کے ساتھ پھر پورا عمل ہو۔ فرمایا ’’پس جو شخص میری تعلیم پر پورا پورا عمل کرتا ہے وہ اس میرے گھر میں داخل ہو جاتا ہے جس کی نسبت خدا تعالیٰ کی کلام میں یہ وعدہ ہے اِنِّیۡ اُحَافِظُ کُلَّ مَنۡ فِی الدَّارِ یعنی ہر ایک جو تیرے گھر کی چار دیوار کے اندر ہے میں اس کو بچاؤں گا۔‘‘

(کشتی نوح، روحانی خزائن، جلد 19، صفحہ 10)

پس ہر مشکل سے اور ہر بلا اور مصیبت سے بچنے کا یہ نسخہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں بتایا ہے کہ میری تعلیم کے مطابق خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آنے کی کوشش کرو اور پھر دیکھو اللہ تعالیٰ تمہیں کس طرح شیطان اور دجال کے حملوں سے بچاتا ہے بلکہ ہمیں اُن ہتھیاروں سے بھی اللہ تعالیٰ لیس کر دے گا جن کے استعمال سے ہم شیطان پر غلبہ پانے والے ہوں گے۔ نہ صرف بچنے والے ہوں گے بلکہ اس کو مارنے والے بھی ہوں گے اور شیطان کو ہمیشہ کیلئے دور کرنے والے اور دجال کے حملوں سے بچنے والے ہوں گے۔ اسے تباہ کرنے والے ہوں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک موقع پر فرمایا: ’’مگر یاد رکھنا چاہئے کہ اسکا مارنا‘‘ یعنی شیطان کا مرنا ’’صرف اسی قدر نہیں ہے کہ صرف زبان سے ہی کہہ دیا جائے کہ شیطان مر گیا ہے اور وہ مر جاوے بلکہ تم لوگوں کو عملی طور پر دکھانا چاہئے کہ شیطان مر گیا ہے۔ شیطان کی موت قال سے نہیں بلکہ حال سے ظاہر کرنی چاہئے۔‘‘ شیطان کی موت کا صرف منہ سے اعلان نہ کرتے رہو بلکہ ہمارا ہر فعل، ہمارا ہر عمل، ہماری ہر حالت سے اس بات کا اظہار ہو رہا ہو کہ ہم اپنے شیطان کو مار رہے ہیں۔ فرماتے ہیں ’’خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ آخری مسیح کے زمانہ میں شیطان بالکل مر جائے گا۔‘‘ فرماتے ہیں ’’گو شیطان ہر ایک انسان کے ساتھ ہوتا ہے مگر ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا شیطان مسلمان ہو گیا تھا۔‘‘ ایک مثال ہے۔ سنت ہمارے سامنے بیان فرمائی اور اگر شیطان پہ قابو پانا ہے تو اس سنت پر چلنا ہمارا فرض ہے۔ آپؑ فرماتے ہیں ’’اسی طرح خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ اس زمانہ میں شیطان کی بالکل بیخ کنی کر دی جائے گی۔ یہ تو تم جانتے ہی ہو کہ شیطان لَاحَوْل سے بھاگتا ہے۔‘‘ لَاحَوْل پڑھو شیطان بھاگتا ہے ’’مگر وہ ایسا سادہ لوح نہیں کہ صرف زبانی طور پر لَاحَوْل‘‘ پڑھنے سے ’’کہنے سے بھاگ جائے۔‘‘ لَاحَوۡلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کہہ دیا تو شیطان دوڑ جائے گا۔ ’’اس طرح سے تو خواہ سو دفعہ لَاحَوْل پڑھا جاوے وہ نہیں بھاگے گا بلکہ اصل بات یہ ہے کہ جس کے ذرہ ذرہ میں لَاحَوْل سرایت کر جاتا ہے اور جو ہر وقت خدا تعالیٰ سے ہی مدد اور استعانت طلب کرتے رہتے ہیں اور اس سے ہی فیض حاصل کرتے رہتے ہیں وہ شیطان سے بچائے جاتے ہیں۔‘‘

دل سے آواز نکلنی چاہئے۔ مطلب پتا ہونا چاہئے۔ صرف زبانی جمع خرچ نہیں۔ ’’اور وہی لوگ ہوتے ہیں جو فلاح پانے والے ہوتے ہیں۔‘‘ (ملفوظات، جلد 10، صفحہ 61، ایڈیشن 1984ء)

پھر اپنی ایک مجلس میں آپؑ نے فرمایا کہ ’’یاد رکھو کہ یہ جو خدا تعالیٰ نے قرآن مجید کی ابتداء بھی دعا سے ہی کی ہے اور پھر اس کو ختم بھی دعا پر ہی کیا ہے تو اسکا یہ مطلب ہے کہ انسان ایسا کمزور ہے کہ خدا کے فضل کے بغیر پاک ہو ہی نہیں سکتا۔‘‘ مجلس میں یہ ذکر کیا تھا۔ اسکی رپورٹ میں دوسری جگہ اس طرح بھی آگے فقرہ ہے کہ ’’تم اپنے تئیں پاک مت ٹھہراؤ کیونکہ کوئی پاک نہیں جب تک خدا پاک نہ کرے۔‘‘ بہرحال پھر آگے فرمایا ’’اور جب تک خدا تعالیٰ سے مدد اور نصرت نہ ملے یہ نیکی میں ترقی کر ہی نہیں سکتا۔‘‘ نیکی میں ترقی کرنے کیلئے خدا تعالیٰ کی مدد چاہئے۔ ’’ایک حدیث میں آیا ہے کہ سب مردے ہیں مگر جس کو خدا زندہ کرے اور سب گمراہ ہیں مگر جس کو خدا ہدایت دے اور سب اندھے ہیں مگر جس کو خدا بینا کرے۔

غرض یہ سچی بات ہے کہ جب تک خدا کا فیض حاصل نہیں ہوتا تب تک دنیا کی محبت کا طوق گلے کا ہار رہتا ہے اور وہی اس سے خلاصی پاتے ہیں جن پر خدا اپنا فضل کرتا ہے مگر یاد رکھنا چاہئے کہ خدا کا فیض بھی دعا سے ہی شروع ہوتا ہے۔‘‘ اللہ کا فیض پانا ہے تو اس کیلئے بھی دعا ہی کرنی پڑے گی۔ ’’لیکن یہ مت سمجھو کہ دعا صرف زبانی بک بک کا نام ہے بلکہ دعا ایک قسم کی موت ہے جس کے بعد زندگی حاصل ہوتی ہے۔ جیسا کہ پنجابی میں ایک شعر ہے جو منگے سو مر رہے مرے سو منگن جا‘‘ یعنی مانگنے والے کو تو اپنے اوپر موت وارد کرنی پڑتی ہے۔ پس اگر موت وارد کرنے کا حوصلہ ہے تو پھر مانگنے والے بنو۔ اگر یہ کر سکتے ہو اور کرو گے تو پھر مانگنے والے بنو۔ فرمایا ’’دعا میں ایک مقناطیسی اثر ہوتا ہے وہ فیض اور فضل کو اپنی طرف کھینچتی ہے۔ یہ کیا دعا ہے‘‘ یہ تو کوئی دعا نہیں ہے ’’کہ منہ سے تو اِھۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ کہتے رہے اور دل میں خیال رہا کہ فلاں سودا اس طرح کرنا ہے۔‘‘ زبان کسی اَور طرف چل رہی ہے۔ دماغ اور دل کہیں اَور طرف جا رہا ہے۔ ’’فلاں چیز رہ گئی۔ یہ کام یوں چاہئے تھا اگر اس طرح ہو جائے تو پھر یوں کریں گے۔‘‘ دنیاوی باتیں زیادہ دماغ میں چل رہی ہیں اور زبان پہ بظاہر دعا نکل رہی ہو۔ فرمایا ’’یہ تو صرف عمر کا ضائع کرنا ہے۔ جب تک انسان کتاب اللہ کو مقدم نہیں کرتا اور اسی کے مطابق عمل درآمد نہیں کرتا تب تک اسکی نمازیں محض وقت کا ضائع کرنا ہے۔‘‘ اللہ تعالیٰ نے ہمیں قرآن کریم میں جو احکام دیے ہیں ان کو پڑھو۔ رمضان میں ہم پڑھتے بھی رہے۔ درس بھی سنتے رہے۔ ان پر عمل کرو، دیکھو اور پھر جو زندگی گزارو گے وہ اصل زندگی ہے وہ وہ زندگی ہے، ان لوگوں کی زندگی ہے جن پر اللہ تعالیٰ فضل فرماتا ہے۔

پھر آپؑ فرماتے ہیں کہ ’’قرآن مجید میں تو صاف طور پر لکھا ہے قَدۡ اَفۡلَحَ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ۔ الَّذِیۡنَ ھُمۡ فِیۡ صَلَاتِہِمۡ خٰشِعُوۡنَ (المؤمنون۔2-3) یعنی جب دعا کرتے کرتے انسان کا دل پگھل جائے اور آستانہ الوہیت پر ایسے خلوص اور صدق سے گر جاوے کہ بس اسی میں محو ہو جاوے اور سب خیالات کو مٹا کر اسی سے فیض اور استعانت طلب کرے اور ایسی یکسوئی حاصل ہو جائے کہ ایک قسم کی رقّت اور گداز پیدا ہو جائے تب فلاح کا دروازہ کھل جاتا ہے۔‘‘ فلاح پانے والے وہی مومن ہیں جن کی نمازیں خشیت سے بھری پڑی ہیں۔ تب فلاح کے دروازے کھلتے ہیں جب دل بالکل ہی گداز ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ کا فیض اور اسکی استعانت تب آتی ہے جب خالصۃً اللہ تعالیٰ کیلئے ہو کے انسان دعائیں کر رہا ہو۔ فرمایا تب فلاح کا دروازہ کھل جاتا ہے ’’جس سے دنیا کی محبت ٹھنڈی ہو جاتی ہے کیونکہ دو محبتیں ایک جگہ جمع نہیں رہ سکتیں جیسے لکھا ہے

ہم خدا خواہی وَ ہَم دنیائے دُوں
اِیں خیال است ومَحال است وجُنُوں‘‘

یعنی تُو خدا کا طالب بھی بنتا ہے اور اس حقیر دنیا کا بھی۔ یہ محض وہم ہے۔ یہ تو خیالات ہی ہیں۔ ناممکن باتیں ہیں یہ تو۔ یہ دو چیزیں اکٹھی نہیں ہوسکتیں۔ یہ دیوانگی والی باتیں ہیں۔ پاگل پن ہے۔ فرمایا ’’اسی لیے اس کے بعد ہی خدا فرماتا ہے۔ وَ الَّذِیۡنَ ھُمۡ عَنِ اللَّغۡوِ مُعۡرِضُوۡنَ (المؤمنون: 4) یہاں لغو سے مراد دنیا ہے یعنی جب انسان کو نمازوں میں خشوع اور خضوع حاصل ہونے لگ جاتا ہے تو پھر اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ دنیا کی محبت اس کے

ارشاد باری تعالیٰ

اِنَّمَا یَخۡشَی اللّٰہَ مِنۡ عِبَادِہِ الۡعُلَمٰٓؤُا ؕ اِنَّ اللّٰہَ عَزِیۡزٌ غَفُوۡرٌ (فاطر: 29)

ترجمہ: یقیناً اللہ کے بندوں میں سے اُس سے وہی ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں۔ یقیناً اللہ کامل غلبہ والا (اور) بہت بخشنے والا ہے۔

طالب دعا: مقصود احمد ڈار (جماعت احمدیہ شورت، صوبہ جموں کشمیر)

ارشاد باری تعالیٰ

وَتَعَاوَنُوۡا عَلَی الۡبِرِّ وَالتَّقۡوٰی ۪ وَلَا تَعَاوَنُوۡا عَلَی الۡاِثۡمِ وَالۡعُدۡوَانِ ۪ وَاتَّقُوا اللّٰہَ ؕ اِنَّ اللّٰہَ شَدِیۡدُ الۡعِقَابِ (المائدہ: 3)

ترجمہ: اور نیکی اور تقویٰ میں ایک دوسرے سے تعاون کرو اور گناہ اور زیادتی (کے کاموں) میں تعاون نہ کرو اور اللہ سے ڈرو۔ یقیناً اللہ سزا دینے میں بہت سخت ہے۔

DAR FRUIT CO. KULGAM
B.O AHMED FRUITS
Prop. Khawaja Masood Ahmad Dar   Asnoor (Kashmir)
Contact: 9622584733, 7006066375 (Saqib)

دل سے ٹھنڈی ہو جاتی ہے۔ اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ پھر وہ کاشت کاری، تجارت، نوکری وغیرہ چھوڑ دیتا ہے بلکہ وہ دنیا کے ایسے کاموں سے جو دھوکہ دینے والے ہوتے ہیں اور جو خدا سے غافل کر دیتے ہیں اعراض کرنے لگ جاتا ہے۔'' دنیا کے ایسے کاموں سے پھر بچتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے حکموں کے خلاف ہیں۔ اسکی مزید وضاحت میں آگے ایک جگہ اس طرح بھی لکھا ہے کیونکہ یہ ایک مجلس کا ذکر ہے۔ تو فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔'' رِجَالٌ لَّا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ (النور: 38) یعنی ہمارے ایسے بندے بھی ہیں جو بڑے بڑے کارخانہ تجارت میں ایک دم کیلئے بھی ہمیں نہیں بھولتے۔'' کام بھی کر رہے ہوتے ہیں لیکن اللہ کو نہیں بھولتے۔ فرمایا کہ '' خدا سے تعلق رکھنے والا دنیا دار نہیں کہلاتا بلکہ دنیا دار وہ ہے جسے خدا یاد نہ ہو۔''

بہر حال پھر خدا کے بندوں کی تعریف کرتے ہوئے آپؑ نے فرمایا کہ '' اور ایسے لوگوں کی گریہ وزاری'' یعنی خدا کے بندوں کی گریہ وزاری'' اور تضرع اور ابتہال اور خدا کے حضور عاجزی کرنے کا یہ نتیجہ ہوتا ہے کہ ایسا شخص دین کی محبت کو دنیا کی محبت، حرص، لالچ اور عیش وعشرت سب پر مقدم کر لیتا ہے۔'' یہ دین کو دنیا پر مقدم کرنے کی تعریف ہے'' کیونکہ یہ قاعدہ کی بات ہے کہ ایک نیک فعل دوسرے نیک فعل کو اپنی طرف کھینچتا ہے اور ایک بد فعل دوسرے بد فعل کی ترغیب دیتا ہے۔ جب وہ لوگ اپنی نمازوں میں خشوع خضوع کرتے ہیں تو اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ طبعاً وہ لغو سے اعراض کرتے ہیں اور اس گندی دنیا سے نجات پا جاتے ہیں اور اس دنیا کی محبت ٹھنڈی ہو کر خدا کی محبت ان میں پیدا ہو جاتی ہے۔'' (ملفوظات، جلد 10، صفحہ 62 تا 64 مع حاشیہ) نمازیں انہیں نیکیوں کی طرف ہی لے جاتی ہیں۔ دنیا کے کاروباروں کے باوجود دنیا ان کا مقصود نہیں ہوتی جیسا کہ گذشتہ خطبہ میں مَیں نے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کی وضاحت کی تھی۔ مقصود مطلوب محبوب اللہ تعالیٰ کی ذات ہوتی ہے۔

پس یہ ہے وہ معیار جسے ہمیں اپنے شیطان کو مارنے کیلئے اپنانا ہوگا۔ شیطان کو بھگانے کیلئے اگر لَا حَوْل پڑھ رہے ہیں تو پھر ہر لمحہ ہمارے ذہنوں میں یہ بات راسخ رہنی چاہئے کہ سب قوتوں اور طاقتوں کا مالک خدا تعالیٰ ہے۔ ایک پتہ بھی اللہ تعالیٰ کے اذن کے بغیر نہیں گر سکتا۔ کہنے کو تو ہم میں سے اکثر کہہ دیتے ہیں کہ یہی ہمارا ایمان ہے۔ ہم تو مانتے ہیں لیکن جب عملی مظاہرے کا وقت آئے تو پھر دوسرے خوف جو ہیں، دنیاوی خوف جو ہیں اور محبتیں جو ہیں اور خواہشات جو ہیں وہ اللہ تعالیٰ کی محبت پر غالب آجاتی ہیں۔

پس اللہ تعالیٰ پر حقیقی ایمان اور اللہ تعالیٰ کی حقیقی عبادت تو ایسی ہونی چاہئے کہ اس کا اثر ہمارے جسم وروح دونوں پر پڑے اور جب عبادت کے یہ معیار ہوں تو ظاہری بنیادی اخلاق بھی بلندیوں کی طرف جاتے ہیں۔ دل ودماغ اور روح پاک ہوتی ہے۔ شیطان کے ہر حملے اور ہر قسم کے دجل سے انسان اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آنے کی وجہ سے بچتا ہے۔ عبادت کے وہ معیار انسان حاصل کرتا ہے جس کے دوران کسی قسم کے غیر اللہ کا دخل نہیں ہو سکتا۔ نماز اور عبادت کا حق ادا کرنے کے ساتھ ہمیں یہ بات بھی سامنے رکھنی چاہئے کہ حق ادا کرنے کے بارے میں حدیث میں آیا ہے کہ نماز عبادت کا مغز ہے۔ (ماخوذ از ملفوظات، جلد 7، صفحہ 367، ایڈیشن 1984ء)

جب ہم اس مغز کو حاصل کرنے کی کوشش کریں گے تو نماز کا بھی حق ادا کرنے والے بنیں گے اور عبادت کا بھی حق ادا کرنے والے بنیں گے۔ اللہ تعالیٰ کے قرب کو حاصل کرنے والے بنیں گے۔ اپنی روح اور جسم پر بھی ایک انقلاب پیدا کرنے والے بنیں گے ورنہ ظاہری نمازیں کچھ فائدہ نہیں دیتیں۔ بے شمار نمازی ہیں جو مسجدوں میں جا کر نمازیں پڑھ کر پھر ظلم وتعدی کی انتہا کیے ہوئے ہیں۔ یہ دہشت گرد تنظیمیں جو ہیں، نام نہاد ملاں جو ہیں یہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے نام پر کیا کچھ ظلم نہیں کر رہیں۔ ان لوگوں نے دنیا کا امن برباد کیا ہوا ہے۔ یہ ان دنیا داروں سے زیادہ ظالم ہیں جو دنیاوی مقاصد کیلئے ظلم کر رہے ہیں۔ وہ تو دنیا کے مقاصد کیلئے ظلم کر رہے ہیں لیکن یہ تو رحمان اور رحیم خدا اور رحمۃ للعالمین رسولؐ کے نام پر ظلم کر رہے ہیں۔ پس ان کے بدنمونے ایک احمدی کو اسلامی تعلیم کے اعلیٰ نمونوں کو قائم کرنے والا بنانے والے ہونے چاہئیں۔ ہماری نمازیں اور ہماری عبادتیں اور ہماری دعائیں اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے والی ہونی چاہئیں۔ اگر ہم نے اس مقصد کو پا لیا تو ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کا بھی حق ادا کر دیا اور رمضان کی برکات سے بھی فیض پا لیا۔

ہماری نمازیں کس قسم کی ہونی چاہئیں اور کس طرح ان کا حق ادا ہوتا ہے

اس بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ '' یاد رکھنا چاہئے کہ نماز ہی وہ شئے ہے جس سے سب مشکلات آسان ہو جاتے ہیں۔'' نماز ہی وہ شئے ہے جس سے تمام مشکلات آسان ہو جاتی ہیں'' اور سب بلائیں دُور ہوتی ہیں۔ مگر نماز سے وہ نماز مراد نہیں جو عام لوگ رسم کے طور پر پڑھتے ہیں بلکہ وہ نماز مراد ہے جس سے انسان کا دل گداز ہو جاتا ہے'' پگھل جاتا ہے'' اور آستانۂ احدیت پر گر کر ایسا محو ہو جاتا ہے کہ پگھلنے لگتا ہے۔ اور پھر یہ بھی سمجھنا چاہئے کہ نماز کی حفاظت اس واسطے نہیں کی جاتی کہ خدا کو ضرورت ہے۔'' ہم نماز پڑھتے ہیں یا اس کی حفاظت کر رہے ہیں تو اس لیے نہیں کہ خدا کو ہماری عبادتوں کی ضرورت ہے۔

'' خدا تعالیٰ کو ہماری نمازوں کی کوئی ضرورت نہیں۔'' فرمایا خدا کو ہماری نمازوں کی کوئی ضرورت نہیں۔'' وہ تو غنی عن العالمین ہے اسکو کسی کی حاجت نہیں بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ انسان کو ضرورت ہے اور یہ ایک راز کی بات ہے کہ انسان خود اپنی بھلائی چاہتا ہے۔'' انسان چاہتا ہے اپنی بھلائی۔ یہی حقیقت ہے۔'' اور اسی لیے وہ خدا سے مدد طلب کرتا ہے۔'' اپنی بھلائی کیلئے خدا سے مدد طلب کرتا ہے'' کیونکہ یہ سچی بات ہے کہ انسان کا خدا تعالیٰ سے تعلق ہو جانا حقیقی بھلائی کا حاصل کر لینا ہے۔ ایسے شخص کی اگر تمام دنیا دشمن ہو جائے اور اس کی ہلاکت کے درپے رہے تو اس کا کچھ بگاڑ نہیں سکتی اور خدا تعالیٰ کو ایسے شخص کی خاطر اگر لاکھوں کروڑوں انسان بھی ہلاک کرنے پڑیں تو کر دیتا ہے اور اس ایک کی بجائے لاکھوں کو فنا کر دیتا ہے۔''

فرمایا'' یاد رکھو! یہ نماز ایسی چیز ہے کہ اس سے دنیا بھی سنور جاتی ہے اور دین بھی۔''

دونوں چیزیں اس سے ملتی ہیں اگر انسان اللہ کی خاطر نمازیں پڑھ رہا ہے۔ حقیقت میں اس کا حق ادا کرتے ہوئے نمازیں پڑھنے والا ہے۔ فرمایا'' لیکن اکثر لوگ جو نماز پڑھتے ہیں تو وہ نماز ان پر لعنت بھیجتی ہے۔''

(ملفوظات، جلد 10، صفحہ 66، ایڈیشن 1984ء)

اللہ تعالیٰ ہمیں نمازوں کا حق ادا کرنے کی توفیق دے۔ کبھی ایسی نمازیں نہ ہوں جو اللہ تعالیٰ کو ناراض کرنے والی ہوں۔ ہم اللہ تعالیٰ کے انعاموں کا وارث بننے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ سے تعلق جوڑتے ہوئے ان وعدوں سے حصہ لینے والے ہوں جو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے فرمائے ہیں۔ ہم اپنی نسلوں کو بھی ایسی عبادت کی عادت ڈالنے والے بنیں جو اُن کی بقا اور آئندہ نسلوں کی بقا کی ضامن بن جائے۔

جب یہ ہوگا تو پھر جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے دنیا کا کوئی دجل، شیطان کا کوئی حملہ ہمارا بال بھی بیکا نہیں کر سکتا۔ دنیا ہزار ہماری تباہی اور بربادی کے منصوبے باندھے ہمیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا بلکہ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی خاطر لاکھوں کروڑوں کو بھی ہلاک کر دیتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کا پیار اور اسکی رضا حاصل کرنے کیلئے ہمیں اپنی عبادتوں کے معیار کو بہت بلند کرنا ہوگا۔ دجال نے تو اس زمانے میں تباہ ہونا ہے یہ اللہ تعالیٰ کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے وعدہ ہے اور اس میں کوئی شک نہیں۔

یہ ہماری خوش قسمتی ہوگی کہ ہم اپنی عبادتوں کے معیار اونچے کرتے ہوئے، اپنی حالتوں کو درست کرتے ہوئے ان لوگوں میں شامل ہو جائیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں شمولیت کا حق ادا کرنے والے ہیں اور یہ حق ادا کرنے کیلئے جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک نسخہ یہ بھی بیان فرمایا ہے کہ گریہ وزاری اور تضرع اور ابتہال (یعنی رونا اور بڑی بے انتہا زاری کرنا) خدا تعالیٰ کے حضور عاجزی کرنے سے ہی حاصل ہوتا ہے۔ پس یہ مقام حاصل کرنے کی کوشش کرو اور کس طرح حاصل کرو۔ فرماتے ہیں:'' چاہئے کہ تمہارا دن اور تمہاری رات غرض کوئی گھڑی دعاؤں سے خالی نہ ہو۔'' (ملفوظات، جلد 10، صفحہ 67، ایڈیشن 1984ء)

پس جب یہ حالت ہوگی تو ہم اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنیں گے۔ ہر شیطانی حملہ اور دجالی حملہ ناکام و نامراد ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم اپنی زندگیاں اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم پر چلتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خواہش کے مطابق گزارنے والے ہوں اور آپ علیہ السلام کی بیعت کا حق ادا کرنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ کی رضا ہمارا مقصود ہو۔ ہم یہ عہد کرنے والے ہوں کہ ہم اس وقت تک آرام سے نہیں بیٹھیں گے جب تک ہم اپنے اندر ایسی پاک تبدیلیاں پیدا نہ کر لیں جو ہماری حالتوں کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق ڈھالنے والی ہوں۔ کبھی ہم اپنے اندر اور اپنی اولادوں اور نسلوں کے اندر شیطان کو داخل ہونے نہیں دیں گے۔ اس کیلئے ہر ممکن کوشش کریں گے اور اس کیلئے ہر وہ کوشش کریں گے جس کی تعلیم ہمیں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہے۔ بلکہ دنیا کو بھی شیطان اور دجال سے پاک کرنے کی بھرپور کوشش کریں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

پاکستان کے احمدیوں کیلئے بھی دعا کریں اللہ تعالیٰ انہیں مخالفین کے شر سے محفوظ رکھے۔ شریروں کے شر ان پر الٹائے۔ خود پاکستان میں رہنے والے احمدی بھی اپنے لیے خاص گریہ وزاری سے دعائیں کریں۔ تین دن یا چار دن یا ہفتے کی دعائیں نہیں، مستقل دعائیں کریں اور اپنی زندگیوں کو خدا تعالیٰ کی رضا کے مطابق ڈھالنے کا عہد کریں۔

برکینا فاسو کے احمدیوں، بنگلہ دیش کے احمدیوں، الجزائر اور دنیا کے ہر ملک کے احمدیوں کیلئے دعا کریں اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو دشمن کے شر سے بچائے اور ان کے ایمان اور ایقان میں مضبوطی پیدا کرے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کی اور پھر دعائیں کرنے کی توفیق دے اور انہیں قبول بھی فرمائے۔

......☆......☆......☆......

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو آدمی علم حاصل کرنے کیلئے سفر اختیار کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت کے راستہ پر چلاتا ہے،
فرشتے طالب علم سے راضی ہوتے ہوئے اس کیلئے اپنے پروں کو بچھاتے ہیں

(سنن ابوداؤد، کتاب العلم، باب الحث علی طلب العلم)

طالب دُعا: مجلس انصار اللہ کلکتہ (صوبہ بنگال)

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دوستوں میں سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بہترین وہ ہے جو اپنے دوست کیلئے سب سے بہتر ہے
اور ہمسائیوں میں سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ بہترین ہے جو اپنے ہمسائے کیلئے بہترین ہے

(ترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء فی حق الجوار)

طالب دُعا: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی (صوبہ مہاراشٹرا)

سیرت خاتم النّبیین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم. اے. رضی اللہ عنہ)

جنگ بدر (بقیہ)

ان انفرادی مقابلوں کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پھر اپنے سائبان میں تشریف لے گئے اور جاتے ہوئے نصیحت فرمائی کہ جب تک میں حکم نہ دوں عام دھاوا نہ کیا جائے اور فرمایا کہ ’’اگر کفار فوری حملہ کر کے آئیں تو پہلے تیروں کے ساتھ ان کا مقابلہ کرو، لیکن دیکھو تیر ذرا احتیاط سے چلانا۔ ایسا نہ ہو کہ یونہی بے فائدہ طور پر اپنے ترکش خالی کردو اور تلوار صرف اس وقت نکالو کہ جب دونوں لشکر آپس میں مل جائیں۔‘‘ غالباً اسی موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے مخاطب ہو کر یہ بھی فرمایا کہ لشکر کفار میں بعض ایسے لوگ بھی شامل ہیں جو اپنے دل کی خوشی سے اس مہم میں شامل نہیں ہوئے بلکہ رؤساء قریش کے دباؤ کی وجہ سے شامل ہوگئے ہیں۔ ورنہ وہ دل میں ہمارے مخالف نہیں۔ اسی طرح بعض ایسے لوگ بھی اس لشکر میں شامل ہیں جنہوں نے مکہ میں ہماری مصیبت کے وقت میں ہم سے شریفانہ سلوک کیا تھا اور ہمارا فرض ہے کہ ان کے احسان کا بدلہ اتاریں۔ پس اگر کسی ایسے شخص پر کوئی مسلمان غلبہ پائے تو اسے کسی قسم کی تکلیف نہ پہنچائے۔ اور آپؐ نے خصوصیت کے ساتھ قسم اول میں عباس بن عبد المطلب اور قسم ثانی میں ابوالبختری کا نام لیا اور ان کے قتل سے منع فرمایا۔ مگر حالات نے کچھ ایسی ناگریز صورت اختیار کی کہ ابوالبختری قتل سے بچ نہ سکا گو اسے مرنے سے قبل اس بات کا علم ہو گیا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے قتل سے منع فرمایا ہے۔ اسکے بعد آپؐ سائبان میں جا کر پھر دعا میں مشغول ہوگئے۔ حضرت ابوبکرؓ بھی ساتھ تھے اور سائبان کے اردگرد انصار کی ایک جماعت سعد بن معاذ کی زیر کمان پہرہ پر متعین تھی۔

تھوڑی دیر کے بعد میدان میں سے ایک شور بلند ہوا اور معلوم ہوا کہ قریش کے لشکر نے عام حملہ کر دیا ہے۔ اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہایت رقت کی حالت میں خدا کے سامنے ہاتھ پھیلائے ہوئے دعائیں کر رہے تھے اور نہایت اضطراب کی حالت میں فرماتے تھے کہ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَنْشُدُكَ عَھْدَكَ وَوَعْدَكَ اَللّٰھُمَّ اِنْ تُھْلِكْ ھٰذِہِ الْعِصَابَۃَ مِنْ اَھْلِ الْاِسْلَامِ لَا تُعْبَدَ فِی الْاَرْضِ ’’اے میرے خدا اپنے وعدوں کو پورا کر۔ اے میرے مالک! اگر مسلمانوں کی یہ جماعت آج اس میدان میں ہلاک ہوگئی تو دنیا میں تجھے پوجنے والا کوئی نہیں رہے گا۔‘‘ اور اس وقت آپؐ اس قدر کرب کی حالت میں تھے کہ کبھی آپؐ سجدہ میں گر جاتے تھے اور کبھی کھڑے ہو کر خدا کو پکارتے تھے اور آپؐ کی چادر آپؐ کے کندھوں سے گر گر پڑتی تھی اور حضرت ابوبکر اسے اٹھا اٹھا کر آپؐ پر ڈال دیتے تھے۔ حضرت علیؓ کہتے ہیں کہ مجھے لڑتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال آتا تھا تو میں آپؐ کے سائبان کی طرف بھاگا جاتا تھا، لیکن جب بھی میں گیا میں نے آپؐ کو سجدہ میں گڑگڑاتے ہوئے پایا۔ اور میں نے سنا کہ آپؐ کی زبان پر یہ الفاظ جاری تھے کہ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ۔ یعنی ’’اے میرے زندہ خدا! اے میرے زندگی بخش آقا!‘‘ حضرت ابوبکر آپ کی اس حالت کو دیکھ کر بے چین ہوئے جاتے تھے اور کبھی کبھی بے ساختہ عرض کرتے تھے ’’یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپؐ پر فدا ہوں۔ آپ گھبرائیں نہیں۔ اللہ اپنے وعدے ضرور پورے کرے گا۔ مگر اس سچے مقولہ کے مطابق کہ ہر کہ عارف تر است ترساں تر۔‘‘ آپؐ برابر دعا اور گریہ وزاری میں مصروف رہے۔

دوسری طرف جب دونوں فوجیں ایک دوسرے سے بھڑ گئیں تو ابوجہل رئیس قریش نے بھی یوں دعا کی کہ ’’اے خدا! وہ فریق جس نے رشتوں کو توڑ رکھا ہے اور دین میں ایک بدعت پیدا کی ہے تو آج اسے اس میدان میں تباہ و برباد کر۔‘‘ ایک دوسری روایت میں آتا ہے کہ اس موقع پر یا اس سے قبل ابوجہل نے یہ دعا کی تھی کہ ’’اے ہمارے رب اگر محمد کا لایا ہوا دین سچا ہے تو آسمان سے ہم پر پتھروں کی بارش برسا یا کسی اور دردناک عذاب سے ہمیں تباہ و برباد کر۔‘‘

اب میدان کارزار میں کشت وخون کا میدان گرم تھا۔ مسلمانوں کے سامنے ان سے سہ چند جماعت تھی جو ہر قسم کے سامانِ حرب سے آراستہ ہو کر اس عزم کے ساتھ میدان میں نکلی تھی کہ اسلام کا نام ونشان مٹا دیا جاوے اور مسلمان بیچارے تعداد میں تھوڑے، سامان میں تھوڑے، غربت اور بے وطنی کے صدمات کے مارے ہوئے ظاہری اسباب کے لحاظ سے اہل مکہ کے سامنے چند منٹوں کا شکار تھے، مگر توحید اور رسالت کی محبت نے انہیں متوالا بنا رکھا تھا اور اس چیز نے جس سے زیادہ طاقتور دنیا میں کوئی چیز نہیں یعنی زندہ ایمان نے ان کے اندر ایک فوق العادت طاقت بھر دی تھی۔ وہ اس وقت میدانِ جنگ میں خدمت دین کا وہ نمونہ دکھا رہے تھے جس کی نظیر نہیں ملتی۔ ہر اک شخص دوسرے سے بڑھ کر قدم مارتا تھا اور خدا کی راہ میں جان دینے کیلئے بے قرار نظر آتا تھا۔ حمزہ اور علی اور زبیر نے دشمن کی صفوں کی صفیں کاٹ کر رکھ دیں۔ انصار کے جوشِ اخلاص کا یہ عالم تھا کہ عبدالرحمن بن عوف روایت کرتے ہیں کہ جب عام جنگ شروع ہوئی تو میں نے اپنے دائیں بائیں نظر ڈالی۔ مگر کیا دیکھتا ہوں کہ انصار کے دو نوجوان لڑکے میرے پہلو بہ پہلو کھڑے ہیں۔ انہیں دیکھ کر میرا دل کچھ بیٹھ سا گیا کیونکہ ایسے جنگوں میں دائیں بائیں کے ساتھیوں پر لڑائی کا بہت انحصار ہوتا تھا اور وہی شخص اچھی طرح لڑ سکتا ہے جس کے پہلو محفوظ ہوں۔ مگر عبدالرحمن کہتے ہیں کہ میں اس خیال میں ہی تھا کہ ان لڑکوں میں سے ایک نے مجھ سے آہستہ سے پوچھا کہ گویا وہ دوسرے سے اپنی یہ بات مخفی رکھنا چاہتا ہے کہ چچا وہ ابوجہل کہاں ہے جو مکہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دکھ دیا کرتا تھا میں نے خدا سے عہد کیا ہوا ہے کہ میں اسے قتل کروں گا یا قتل کرنے کی کوشش میں مارا جاؤں گا۔ میں نے ابھی اس کا جواب نہ دیا تھا کہ دوسری طرف سے دوسرے نے بھی اسی طرح آہستہ سے یہی سوال کیا۔ میں ان کی یہ جرأت دیکھ کر حیران سا رہ گیا کیونکہ ابوجہل گویا سردارِ لشکر تھا اور اسکے چاروں طرف آزمودہ کار سپاہی جمع تھے۔ میں نے ہاتھ سے اشارہ کر کے کہا کہ وہ ابوجہل ہے۔ عبدالرحمن کہتے ہیں کہ میرا اشارہ کرنا تھا کہ وہ دونوں بچے باز کی طرح جھپٹے اور دشمن کی صفیں کاٹتے ہوئے ایک آن کی آن میں وہاں پہنچ گئے اور اس تیزی سے وار کیا کہ ابوجہل اور اسکے ساتھی دیکھتے کے دیکھتے رہ گئے اور ابوجہل خاک پر تھا۔ عکرمہ بن ابوجہل بھی اپنے باپ کے ساتھ تھا۔ وہ اپنے باپ کو تو نہ بچا سکا مگر اس نے پیچھے سے معاذ پر ایسا وار کیا کہ ان کا بایاں بازو کٹ کر لٹکنے لگ گیا۔ معاذ نے عکرمہ کا پیچھا کیا مگر وہ بچ کر نکل گیا۔ چونکہ کٹا ہوا بازو لڑنے میں مزاہم ہوتا تھا۔ معاذ نے اسے زور کے ساتھ کھینچ کر اپنے جسم سے الگ کر دیا اور پھر لڑنے لگ گئے۔ غرض کیا مہاجر اور کیا انصار سب مسلمان پورے زور وشور اور اخلاص کے ساتھ لڑے۔ مگر دشمن کی کثرت اور اسکے سامان کی زیادتی کچھ پیش نہ جانے دیتی تھی اور نتیجہ ایک عرصہ تک مشتبہ رہا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم برابر دعا وابتہال میں مصروف تھے اور آپ کا اضطراب لحظہ بلحظہ بڑھتا جاتا تھا مگر آخر ایک کافی لمبے عرصے کے بعد آپؐ سجدہ سے اٹھے اور خدائی بشارت سَیُھْزَمُ الْجَمْعُ وَیُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ۔ کہتے ہوئے سائبان سے باہر نکل آئے۔

باہر آکر آپؐ نے چاروں طرف نظر دوڑائی تو کشت وخون کا میدان گرم پایا۔ اس وقت آپؐ نے ریت اور کنکر کی ایک مٹھی اٹھائی اور اسے کفار کی طرف پھینکا۔ اور جوش کے ساتھ فرمایا شَاھَتِ الْوُجُوْہُ ’’دشمنوں کے منہ بگڑ جائیں۔‘‘ اور ساتھ ہی آپؐ نے مسلمانوں سے پکار کر فرمایا یکدم حملہ کرو۔ مسلمانوں کے کانوں میں اپنے محبوب آقا کی آواز پہنچی اور انہوں نے تکبیر کا نعرہ لگا کر یکدم حملہ کر دیا۔ دوسری طرف ادھر آپؐ کا مٹھی بھر کر ریت پھینکنا تھا کہ ایسی آندھی کا جھونکا آیا کہ کفار کی آنکھیں اور منہ اور ناک ریت اور کنکر سے بھرنے شروع ہوگئے۔ آپؐ نے فرمایا: یہ خدائی فرشتوں کی فوج ہے جو ہماری نصرت کو آئی ہے اور روایتوں میں مذکور ہے کہ اس وقت بعض لوگوں کو یہ فرشتے نظر بھی آئے۔ بہرحال عتبہ، شیبہ اور ابوجہل جیسے رؤساء قریش تو خاک میں مل ہی چکے تھے۔ مسلمانوں کے اس فوری دھاوے اور آندھی کے اچانک جھونکے کے نتیجہ میں قریش کے پاؤں اکھڑنے شروع ہوگئے اور جلد ہی کفار کے لشکر میں بھاگڑ پڑ گئی اور تھوڑی دیر میں میدان صاف تھا۔ مسلمانوں نے ستر قیدی پکڑے اور جب لڑائی کے بعد مقتولین کی دیکھ بھال کی گئی تو معلوم ہوا کہ یہی تعداد قریش کے مقتولین کی تھی اور جب مقتولین کی شناخت ہوئی تو قرآنی آیت وَيَقْطَعَ دَابِرَ الْكَافِرِيْنَ کی ہیبت ناک تفسیر آنکھوں کے سامنے تھی۔ یعنی تمام بڑے بڑے رؤساء قریش خاک میں ملے پڑے تھے اور جو ایک دو رئیس بچے تھے وہ مسلمانوں کے ہاتھ میں قیدی تھے۔ البتہ شروع شروع میں ابوجہل کی لاش نظر نہ آتی تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی جا کر اچھی طرح دیکھے کہ ابوجہل کا کیا حال ہے۔ عبداللہ بن مسعود گئے اور دیکھ بھال کے بعد اسے ایک جگہ جان توڑتے ہوئے پایا جبکہ وہ قریباً ٹھنڈا ہو چکا تھا۔ عبداللہ نے اس سے پوچھا تو ہی ابوجہل ہے؟ اس نے کہا ھَلْ فَوْقَ رَجُلٍ قَتَلْتُمُوْہُ کیا تم نے مجھ سے بھی کوئی بڑا شخص قتل کیا ہے؟ ’’یعنی میں سب سے بڑا آدمی ہوں جو تم نے مارا ہے۔‘‘ پھر کہنے لگا لَوْ غَیْرَ اِکَارٍ قَتَلَنِیْ ’’کاش میں کسی کسان کے ہاتھ سے قتل نہ ہوتا۔‘‘ پھر اس نے پوچھا کہ میدان کس کے ہاتھ میں رہا ہے؟ عبداللہ نے جواب دیا خدا اور اس کے رسول کے ہاتھ۔‘‘ اس کے بعد ابوجہل بالکل بے حس وحرکت ہوگیا اور جان دے دی۔ اور عبداللہ بن مسعود نے واپس آکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کے قتل کی اطلاع دی۔ امیہ بن خلف جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کی وجہ سے مکہ سے نہیں نکلتا تھا، مگر جس کا دل عداوتِ اسلام اور بغضِ رسولؐ سے بھرا ہوا تھا اس کا انجام یوں ہوا کہ جس وقت لشکر قریش پسپا ہوا اس نے اپنے جاہلیت کے دوست عبدالرحمن بن عوف کے پاس پناہ ڈھونڈی جن کا اسکے ساتھ یہ معاہدہ تھا کہ وہ ایک دوسرے کی حفاظت کریں گے، لیکن جونہی کہ بلالؓ کی نظر امیہ پر پڑی اس نے شور مچا دیا کہ دیکھو یہ رأس الکفر بچ کر نکلا جا رہا ہے، جس پر چند انصاریوں نے اس کا پیچھا کیا اور اس کے ساتھ لڑ کر اسے مار کر گرا دیا بلکہ اسے بچاتے بچاتے حضرت عبدالرحمن بن عوف بھی کسی قدر زخمی ہوگئے۔

(سیرت خاتم النّبیین صفحہ 355 تا 360 مطبوعہ قادیان 2011)

شعبہ نورالاسلام کے تحت
اس ٹول فری نمبر پر فون کر کے آپ مسلم جماعت احمدیہ کے بارے میں معلومات حاصل کر سکتے ہیں
ٹول فری نمبر : 1800 103 2131
اوقات: روزانہ صبح 8:30 بجے سے رات 10:30 بجے تک (جمعہ کے روز تعطیل)

سیرت المہدی

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم.اے. رضی اللہ عنہ)

(1011) بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی نے مجھ سے بذریعہ تحریر بیان کیا کہ حاجی ولی اللہ جو ہمارے قریبی رشتہ دار تھے اور کپورتھلہ میں سیشن جج تھے اُن کے ایک ماموں منشی عبدالواحد صاحب ایک زمانہ میں بٹالہ میں تحصیلدار ہوتے تھے۔منشی عبدالواحد صاحب بٹالہ سے اکثر اوقات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے والد حضرت مرزا غلام مرتضٰی صاحب کو ملنے کیلئے جایا کرتے تھے اور وہ بیان کرتے تھے کہ اس وقت حضرت صاحب کی عمر 15/14 سال کی ہوگی۔اور بیان کرتے تھے کہ اس عمر میں حضرت صاحب سارا دن قرآن شریف پڑھتے رہتے اور حاشیہ پر نوٹ لکھتے رہتے تھے۔اور مرزا غلام مرتضٰی صاحب حضرت صاحب کے متعلق اکثر فرماتے تھے کہ میرا یہ بیٹا کسی سے غرض نہیں رکھتا۔سارا دن مسجد میں رہتا ہے اور قرآن شریف پڑھتا رہتا ہے۔منشی عبد الواحد صاحب قادیان بہت دفعہ آتے جاتے تھے۔اُن کا بیان تھا کہ میں نے حضرت صاحب کو ہمیشہ قرآن شریف پڑھتے دیکھا ہے۔

(1012) بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مرزا غلام مرتضٰی صاحب نے ایک دفعہ ایک مرض کے متعلق عبدالواحد صاحب کو اپنے صرف سے دوسو روپیہ کی معجون تیار کر کے دی جس سے مرض جاتا رہا۔عبدالواحد صاحب نے بعدش قیمت ادا کرنی چاہی جو مرزا صاحب نے قبول نہ فرمائی۔

(1013) بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ عبدالواحد صاحب احمدی نہیں ہوئے۔میں نے اپنی بیعت کے بعد اُن سے پوچھا کہ آپ تو سب حالات جانتے ہیں بیعت کیوں نہیں کر لیتے۔انہوں نے کہا مجھے الہام ہوا ہے کہ مرزا صاحب کے پاس دو جن سکھ دیو اور ہر دیو ہیں اور اُن پر اُن کا دارومدار ہے۔اور گویا میں اس الہام کے ذریعہ سے بیعت سے روکا گیا ہوں۔میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے یہ ذکر کیا کہ یہ اُن کا الہام غالباً شیطانی ہے۔حضور نے فرمایا۔نہیں۔یہ رحمانی الہام ہے۔جس زبان میں الہام ہو اس کے مطابق معنے کرنے چاہئیں۔دیو سنسکرت میں فرشتے کو کہتے ہیں۔گویا راحت کے فرشتے اور ملائکۃ اللہ ہمارے مددگار ہیں۔تم انہیں لکھو۔چنانچہ میں نے انہیں گڑگانواں میں جہاں وہ منصف تھے خط لکھا۔جواب نہ آیا۔تھوڑے عرصہ کے بعد عبد الواحد صاحب کا انتقال ہوگیا۔عبدالواحد صاحب مولوی عبداللہ صاحب غزنوی کے مرید تھے۔

(1014) بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ ہمارے رشتہ دار منشی عبداللہ صاحب جالندھر میں صدر واصل باقی نویس تھے جو حاجی صاحب کے بہنوئی تھے۔اُن سے ملنے میں جالندھر جایا کرتا تھا۔جالندھر میں اسی طرح ایک مرتبہ گیا ہوا تھا کہ معلوم ہوا کہ ایک بزرگ کہیں سے جالندھر آرہے ہیں۔یہ سرمہ چشمہ آریہ کی طباعت سے پیشتر کا واقعہ ہے۔جالندھر سٹیشن پر میں اور میرا ایک رشتہ دار گئے۔وہاں دو تین سو آدمی حضور کی پیشوائی کیلئے موجود تھے اور کنور بکرماں سنگھ صاحب نے اپنا وزیر اور سواری حضور کو لانے کیلئے بھیجے ہوئے تھے۔حضرت صاحب ریل سے اُترے۔یہ صحیح یاد نہیں کہ حضور کہاں سے تشریف لا رہے تھے۔لوگوں نے مصافحہ کرنا شروع کیا اور وزیر مذکور نے حضور کو بکرماں سنگھ صاحب کے ہاں لے جانے کو کہا۔اس دوران میں میں نے بھی مصافحہ کیا تو حضور نے دریافت فرمایا کہ آپ کہاں رہتے ہیں۔میں نے کہا ’’کپورتھلہ‘‘ لیکن یہاں میرے ایک رشتہ دار منشی عبداللہ صاحب بوچڑ خانہ کے قریب رہتے ہیں۔حضور نے فرمایا ہم آپ کے ساتھ چلیں گے۔چنانچہ بکرماں سنگھ کی گاڑی میں حضور، مولوی عبد اللہ صاحب سنوری ، حافظ حامد علی صاحب اور خاکسار سوار ہو کر منشی عبداللہ صاحب کے مکان پر آگئے۔جب حضور گاڑی سے اُترنے لگے تو بہت ہجوم لوگوں کا ہوگیا۔عورتیں اپنے بچے حضرت صاحب کی طرف کرتی تھیں کہ حضور کے کپڑوں کی ہوا لگ جائے۔اُس وقت اعتقاد کا یہ عالم تھا۔غرض حضور منشی عبداللہ صاحب کی بیٹھک میں فروکش ہوئے۔

(1015) بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام جالندھر میں منشی عبداللہ صاحب کی بیٹھک میں فروکش تھے تو ایک شخص نے سوال کیا کہ آپ سرسیّد کو کیا سمجھتے ہیں؟ فرمایا! میں تو ایک طرح دیانند کی بھی اس لحاظ سے قدر کرتا ہوں کہ بت پرستی کے خلاف ہے اور سرسیّد تو مسلمان ہے اور انہوں نے تعلیمی کام مسلمانوں کیلئے کیا ہے۔اُن کا ممنون ہونا چاہئے۔سرسیّد کو مسلمان کہنا بہت سے لوگوں کو ناگوار معلوم ہوا۔

(1016) بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا ہے کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام جالندھر میں ہی تھے تو اُس زمانہ کے اعتقاد کے بموجب کہ دل کی بات اہل اللہ بتا دیا کرتے ہیں۔میں نے اپنے دل میں سوچا کہ نماز میں وساوس کس طرح دور ہوسکتے ہیں۔تقریر کرتے کرتے حضور نے میری طرف مخاطب ہو کر فرمایا! ’’اِیَّاکَ نَعْبُدُ کے تکرار سے‘‘ اور پھر تقریر جاری رکھی۔میرا اس وقت آپ پر ایمان ہوگیا۔

منشی عبداللہ صاحب کچھ انڈوں کا حلوا بنوا کر لائے۔حضور نے فرمایا! مجھے بھوک نہیں ہے لیکن منشی صاحب کے اصرار پر تھوڑا سا کھالیا۔ظہر کی نماز حضور نے قریب کی مسجد میں پڑھی۔آٹھ نو بجے صبح آپ سٹیشن پر اُترے تھے اور بعد نماز ظہر آپ واپس سٹیشن پر تشریف لے گئے۔آپ گاڑی میں بیٹھ گئے اور میرے مصافحہ کرنے پر فرمایا۔ہم سے خط وکتابت رکھا کرو۔یہ غالباً 1942 بکرمی کا واقعہ ہے۔

(1017) بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ میں نے کپورتھلہ آکر اپنے دوستوں منشی اروڑا صاحب اور محمد خاں سے اِیَّاکَ نَعْبُدُ والی بات سنائی اور حضور کی تعریف کی۔اس ملاقات سے دو ڈیڑھ ماہ بعد مَیں قادیان گیا۔حضور بہت محبت سے پیش آئے۔خود اندر سے کھانا لا کر کھلاتے۔میں دس بارہ دن قادیان میں رہا۔اُس وقت حافظ حامد علی خادم ہوتا تھا اور کوئی نہ تھا۔جہاں اب مہمان خانہ اور مفتی محمد صادق صاحب کا مکان ہے۔اس کے پاس بڑی چوڑی کچی فصیل ہوتی تھی۔

(1018) بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ حضور علیہ السلام کی جالندھر کی ملاقات اول کے بعد دو ماہ کے قریب گزرنے پر مَیں قادیان گیا۔اس کے بعد مہینے ڈیڑھ مہینے بعد اکثر جایا کرتا تھا۔ایک دفعہ چار ماہ بعد گیا تو حضور نے فرمایا ’’کیا کوئی معصیت ہوگئی ہے جو اتنی دیر لگائی‘‘ میں رونے لگا۔اسکے بعد میں جلدی جلدی قادیان جایا کرتا تھا۔

(1019) بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ملاقات کے بعد میں قادیان جاتا رہا۔بہت دفعہ ایسا ہوتا رہا کہ جمعہ کی نماز میں پڑھاتا اور حضرت صاحب اور حافظ حامد علی صرف مقتدی ہوتے۔میں نے کہا مجھے خطبہ پڑھنا نہیں آتا۔حضور نے فرمایا۔کوئی رکوع پڑھ کر اور بیٹھ کر کچھ درود شریف پڑھ دو۔انہی دنوں الٰہی بخش اکونٹنٹ ،عبدالحق اکونٹنٹ اور حافظ محمد یوسف سب اورسیر تینوں مولوی عبدالحق صاحب غزنوی کے مرید تھے۔یہ بہت آیا کرتے تھے۔اکثر ایسا موقعہ ہوا ہے کہ میں قادیان گیا ہوں تو یہ بھی وہاں ہوتے۔

(1020) بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ حافظ محمد یوسف اور محمد یعقوب برادرش نے عبد اللہ صاحب غزنوی کا ایک کشف بیان کیا تھا کہ ’’قادیان سے ایک روشنی نمودار ہوگی۔وہ ساری جہان میں پھیلے گی مگر میری اولاد اُس سے محروم رہے گی‘‘ اور اُن تینوں میں سے کسی نے یہ بھی کہا کہ مرزا غلام احمد صاحب سے ممکن ہے یہ مراد ہو۔

مہدویت کے دعویٰ کے بعد اس واقعہ سے محمد یوسف صاحب انکاری ہوگئے تو حضرت صاحب نے مجھے حلفیہ شہادت کیلئے خط لکھا کہ تمہارے سامنے محمد یوسف نے یہ واقعہ بیان کیا تھا۔میں نے محمد یوسف اور محمد یعقوب کو خط لکھا کہ یہاں میرا اور محمد خاں صاحب کا جھگڑا ہے۔وہ کہتے ہیں کہ آپ نے ان الفاظ میں بیان کیا تھا اور میں کہتا ہوں کہ ان الفاظ میں بیان کیا تھا۔محمد یعقوب کا جواب امرتسر سے آیا جس میں میرے بیان کردہ الفاظ کی اُس نے تائید کی۔میں محمد یعقوب کا خط لے کر قادیان پہنچا۔حضور بہت خوش ہوئے اور وہ خط شائع کر دیا جس سے یہ لوگ بہت شرمندہ ہوئے۔

محمد یوسف صاحب میرے ہم وطن تھے۔میرا اصل وطن قصبہ بڈھانہ ضلع مظفر نگر۔یوپی ہے اور محمد یوسف صاحب بڈھانہ سے اڑھائی میل پر حسین پور کے رہنے والے تھے۔

(1021) بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ جب سرمہ چشم آریہ طبع ہوئی تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے چار نسخے مجھے اور چار منشی چراغ محمد صاحب کو کپورتھلہ بھیجے۔چراغ محمد صاحب دینا نگر گورداسپور کے رہنے والے تھے۔محمد خاں صاحب، منشی اروڑا صاحب، منشی عبدالرحمن صاحب اور خاکسار سرمہ چشمہ آریہ مسجد میں پڑھا کرتے تھے۔پھر محمد خاں صاحب، منشی اروڑا صاحب بعد میں قادیان گئے۔منشی اروڑا صاحب نے کہا کہ بزرگوں کے پاس خالی ہاتھ نہیں جایا کرتے۔چنانچہ تین چار روپیہ کی مٹھائی ہم نے پیش کی۔حضور نے فرمایا۔یہ تکلّفات ہیں۔آپ ہمارے مہمان ہیں۔ہمیں آپ کی تواضع کرنی چاہئے۔ہم تینوں نے بیعت کیلئے کہا کیونکہ سرمہ چشم آریہ پڑھ کر ہم تینوں بیعت کا ارادہ کر کے گئے تھے۔آپ نے فرمایا: مجھے بیعت کا حکم نہیں۔لیکن ہم سے ملتے رہا کرو۔پھر ہم تینوں بہت دفعہ قادیان گئے اور لدھیانہ میں بھی کئی دفعہ حضور کے پاس گئے۔

(1023) بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کہ کہ جب میں لاہور میڈیکل کالج میں ففتھ ایئر کا سٹوڈنٹ تھا تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مجھے مندرجہ ذیل خط تحریر فرمایا

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہٗ ونصلی

عزیزی اخویم میر محمد اسماعیل صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔چونکہ بار بار خوفناک الہام ہوتا ہے اور کسی دوسرے سخت زلزلہ ہونے کی اور آفت کیلئے خبر دی گئی ہے اس لئے مناسب ہے کہ فی الفور بلا توقف وہ مکان چھوڑ دو اور کسی باغ میں جارہو اور بہتر ہے کہ تین دن کیلئے قادیان میں آکر مل جاؤ۔

والسلام خاکسار

مرزا غلام احمد

11/اپریل 1905ء

(1024) بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ بیعت اولیٰ سے پیشتر میں نے سرسید احمد صاحب کی کتابیں پڑھی تھیں اور میں اور محمد خاں صاحب وفات عیسیٰ کے قائل تھے۔چنانچہ میں نے مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کو خط لکھا کہ حیات عیسیٰ علیہ السلام کہاں سے ثابت ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ جس طرح خضر علیہ السلام کی حیات ضعیف احادیث سے ثابت ہے اور ضعیف احادیث کا مجموعہ اقسام حدیث میں سے حدیث حسن کو پہنچتا ہے۔میں نے جواب دیا کہ موضوع احادیث کا مجموعہ ضعیف ہوا اور ضعیف احادیث کا مجموعہ حسن۔پس کوئی حدیث موضوع نہ رہے گی۔انہوں نے جواب دیا کہ ہم اہل ہویٰ کا جواب نہیں دیا کرتے۔لیکن چونکہ تمہارا تعلق مرزا صاحب سے ہے اس لئے جواب لکھتا ہوں اور مرزا صاحب وہ ہیں کہ معقولی باتیں پیش کرتے ہیں اور پھر قرآن سے دکھا دیتے ہیں اور ان کا دعویٰ مجددیت ’’قریب بہ اذعان‘‘ ہے (یہ مولوی رشید احمد صاحب کے الفاظ ہیں) قرآن پر جو کوئی اعتراض کرتا ہے مرزا صاحب معقولی جواب اس کا دیتے ہیں اور قرآن سے نکال کر وہی دکھا دیتے ہیں۔

مراد اس ذکر سے یہ ہے کہ رشید احمد صاحب گنگوہی حضرت صاحب کو مجدد ہونے والا اپنے اندازے میں سمجھتے تھے۔وہ خطوط رشید احمد صاحب کے مجھ سے مولوی اشرف علی نے، جو رشید احمد صاحب کا مرید تھا اور سلطان پور ریاست کپورتھلہ میں رہتا تھا، لے کر دبا لئے اور پھر باوجود مطالبہ کے نہ دیئے۔

(سیرۃ المہدی، جلد 2، حصہ چہارم، مطبوعہ قادیان 2008)

طالب دعا:
شیخ سلطان احمد
ایسٹ گوداوری
(آندھرا پردیس)

99633 83271
Pro. SK.Sultan
97014 62176
Oxygen Nursery
All kind of Plants are Available.
Rajahmundry
Kadiyapu lanka, E.G.dist.
Andhra Pradesh 533126.
#email. oxygennursery786@gmail.com
Love for All..Hatred for None

میں مستقل دنیا کے لوگوں کو، سیاست دانوں کو اور راہنماؤں کو بتا رہا ہوں

کہ انہیں خود کو بدلنا ہوگا اور دنیا میں عدل و انصاف کو قائم کرنا ہوگا اور اپنے خالق کے حقوق ادا کرنے ہوں گے اور اپنے ساتھ بسنے والے انسانوں کے بھی، ورنہ اس بات کی کوئی ضمانت نہیں ہے کہ کیا ہونے والا ہے، اور جو نظر آرہا ہے وہ سخت اندھیرا اور اس دنیا کا تاریک اختتام ہے

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ نارتھ انگلینڈ اور سکاٹ لینڈ کے 16 سے 19 سال کے خدام کی (آن لائن) ملاقات

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 11 ستمبر 2021ء کو مجلس خدام الاحمدیہ نارتھ انگلینڈ اور سکاٹ لینڈ سے تعلق رکھنے والے 16 تا 19 سال کی عمر کے خدام کو آن لائن ملاقات کا شرف عطا کیا۔ حضور انور اس ملاقات کیلئے اپنے دفتر اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں رونق افروز ہوئے جبکہ طلباء نے مسجد دارالامان Manchester سے آن لائن شرکت کی۔ ملاقات کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جس کے بعد خدام کو حضور انور سے سوالات پوچھنے اور راہنمائی حاصل کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔

ایک خادم نے سوال کیا کہ پیارے حضور جب آپ تہجد ادا کرتے ہیں تو کون سی دعائیں کرتے ہیں اور کس ترتیب سے کرتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ دیکھیں، حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ میں اپنے لیے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مجھے کامل شفا بخشے تا کہ میں پہلے سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرسکوں۔ پھر میں احبابِ جماعت کیلئے دعا کرتا ہوں، اپنے دوستوں کیلئے، اپنے بچوں کیلئے۔ اس طرح آپ کو بھی اپنے لیے دعا کرنی چاہئے، حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مشن کیلئے دعا کرنی چاہئے کہ اسلام کا پیغام جلد اکنافِ عالم میں پھیلے، پھر اپنے بہن بھائیوں کیلئے، اپنے والدین کیلئے اور پھر دوسرے لوگوں کیلئے۔ یہ تو معمول کی ترتیب ہے مگر بسا اوقات اگر کوئی واقعہ رونما ہو جائے تو میں اس کیلئے بھی دعا کرتا ہوں۔

ایک خادم نے سوال کیا کہ حضور انور گھانا میں قیام کے دوران سیر و تفریح کیلئے کیا کرتے تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ تفریح کیلئے وقت نہیں ہوتا تھا۔ اگرچہ ہر لمحہ جو میں نے وہاں گزارا ہے، خواہ بیٹھے ہوئے یا کھڑے ہوئے، چلتے پھرتے یا کوئی کام کرتے ہوئے، وہ سب کا سب میرے لیے باعثِ تفریح تھا اور میں نے وہاں گزارے ہوئے ہر لمحہ کو enjoy کیا ہے۔ جیسی چیزیں آپ کو یہاں میسر ہیں، یہ وہاں اس وقت میسر نہ تھیں۔ ہمارے پاس ٹیلی وژن نہیں تھا، ہمارے پاس ریڈیو بھی نہیں تھا اور اکثر اوقات ہمارے پاس بجلی بھی نہیں ہوتی تھی۔ اس لیے جو چیز میں بطور تفریح کرسکتا تھا وہ کام سے واپسی پر فیملی کے ساتھ اور کتابیں پڑھنے میں وقت گزارنا تھا۔

ایک خادم نے سوال کیا کہ قرآن کریم نے شہید کو زندہ کیوں قرار دیا ہے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: کیونکہ وہ اللہ کی راہ میں شہید ہوئے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی نظر میں وہ ہمیشہ زندہ رہیں گے۔ اور انہیں اس کا اجر جنت میں عطا کیا جائے گا۔ اور شہدا کیونکہ اللہ کے دین کی خاطر جان قربان کرتے ہیں، اس دنیا میں بھی اللہ تعالیٰ نے ان کو پسند کیا ہے اور ان کی تعریف فرمائی ہے۔ یہاں تک کہ لوگ بھی ان کیلئے دعا کرتے ہیں، ان کی بلندیٔ درجات کیلئے۔ اس لیے آپ ہمیشہ انہیں یاد رکھتے ہیں۔ اور ان کی یادوں سے صرف ان کے افراد خانہ ہی محظوظ نہیں ہوتے بلکہ دوسرے بھی ہوتے ہیں۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ زندہ ہیں۔ اور انہیں اجر دیا جائے گا۔ کیونکہ مردہ تو وہ ہے جسے کوئی جانتا نہ ہو۔ اور مرنے کے بعد کوئی اسے نہیں جانتا سوائے اس کے قریبی رشتہ داروں کے۔ جہاں تک شہدا کا تعلق ہے تو ان کا نام ہمیشہ یاد رکھا جاتا ہے۔ اور جنت میں بھی انہیں کسی بھی دوسرے انسان سے بڑھ کر اور بہترین اجر سے نوازا جائے گا۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ انہیں مردے گمان نہ کرو تم انہیں اس دنیا میں مردہ خیال کرتے ہو لیکن وہ جنت میں ایک اچھی زندگی گزار رہے ہیں۔ اور وہی تمہاری آخری منزل ہے۔

پھر ایک اَور خادم نے سوال پوچھا کہ کیا جماعت احمدیہ مسلمہ پر ظلم و تعدی مستقبل میں بھی جاری رہے گی جبکہ کئی مغربی ممالک میں احمدیت پھیل رہی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ جب جماعت احمدیہ مسلمہ مغربی ممالک میں پھیل جائے گی یا بعض امیر ممالک میں جن سے پاکستانی حکومت امداد لیتی ہے یا غریب ممالک امداد یا مدد لیتے ہیں، تو انہیں احمدی مسلمانوں کے ساتھ بربریت سے رکنا پڑے گا۔ عیسائیوں پر بھی ظلم و تعدی کا بازار اس وقت تک گرم رہا جب تک رومن بادشاہ عیسائی نہیں ہوگیا اور اس کے عیسائیت کو قبول کرنے کے بعد عیسائیت کے ساتھ روا رکھی جانے والی ہر طرح کی ظلم و تعدی اور بربریت رک گئی۔ اسی طرح اگر مسلمان ممالک کے مسلمانوں نے خواہ وہ پاکستان میں ہوں یا کہیں اور، مغربی ممالک سے پہلے احمدیت کو قبول نہ کیا تو پھر انہیں (اپنی ظلم و تعدی سے) رکنا پڑے گا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مزید فرمایا کہ اس وقت بھی مسلمان ممالک کی اکثریت جو احمدیوں پر ظلم روا رکھے ہوئے ہے، ان مغربی ممالک پر ہی انحصار کرتے ہیں۔ جب تک یہ ان ممالک پر انحصار کرتے رہیں گے تو انہیں ان ممالک کی بات کو ماننا پڑے گا۔ ان کا 'خدا' واحد و لاشریک اور قادر نہیں ہے۔ اگرچہ وہ دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ خدائے واحد پر ایمان رکھتے ہیں لیکن درحقیقت ان کا 'خدا' یہ مغربی ممالک ہیں جن کی وہ تقلید کر رہے ہیں۔

ایک اور خادم نے جن کا تعلق سکاٹ لینڈ سے ہے پوچھا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا اس بارے میں کیا خیال ہے کہ آیا سکاٹ لینڈ ایک خودمختار ملک بن جائے گا اور یہ بھی کہ حضور انور کی سکاٹ لینڈ میں پسندیدہ جگہ کون سی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں ایک سیاست دان نہیں ہوں۔ میرا ماننا ہے کہ آج کے اس دور میں سکاٹ لینڈ، انگلینڈ، ویلز اور آئرلینڈ کی سلامتی اور تحفظ اکٹھے رہنے میں ہے تا کہ ایک جھنڈے تلے سب اکٹھے ہوں، یہی بہتر ہوگا۔

سکاٹ لینڈ میں اپنی پسندیدہ جگہ کے بارے میں سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ سکاٹ لینڈ کے Highlands میں ایک جگہ Portnellan ہے جہاں میں گیا تھا اور کچھ دیر کیلئے قیام کیا تھا۔ مجھے یہ جگہ پسند ہے۔ پھر وہاں Pitlochry (شہر) ہے جہاں دریا ہے اور کشتیاں ہیں اور Falkrik Wheel ہے۔ اس سے ہٹ کر بھی Highlands میں بہت کچھ ہے۔ سکاٹ لینڈ ایک خوبصورت جگہ ہے۔ جہاں میں گیا ہوں اور جو جگہیں میں نے دیکھی ہیں وہ سب خوبصورت جگہیں ہیں۔

ایک خادم نے پوچھا کہ حضور جب آپ کی عمر ہماری عمر کے برابر تھی یعنی 16 سے 19 سال تو آپ کے کیا مشاغل ہوتے تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مجھے یاد نہیں ہے کہ میرا کوئی مشغلہ تھا بھی یا نہیں۔ میں اس وقت کرکٹ اور بیڈمنٹن کھیلتا تھا۔ پھر کچھ عرصہ کیلئے مجھے یاد ہے کہ میں پرانی ٹکٹیں جمع کیا کرتا تھا۔ ڈاکخانہ کی ٹکٹیں۔ لیکن یہ مستقل نہیں تھا، کبھی کبھی جمع کرلیا کرتا تھا۔ اس لیے کوئی معین مشغلہ نہیں تھا۔ میں کھیل صرف مشغلہ کے طور پر کھیلتا تھا، اس کھیل میں کوئی مقام حاصل کرنے کیلئے نہیں کھیلتا تھا۔

ایک طالب علم نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے دنیا کی موجودہ صورتحال کے بارے میں رائے دریافت کی۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ ہر جگہ آپ دیکھتے ہیں، ظلم و بربریت ہے، سفاکی اور ظلم ہو رہا ہے، خواہ وہ بڑی طاقتوں کی طرف سے غریب ممالک پر ہو رہا ہو یا ممالک کے اندر ہو رہا ہو یا مسلم امہ میں برپا ہو یا چھوٹے ممالک کے مابین ہو۔ ہر طرف افراتفری پھیلی ہوئی ہے۔ ہمیں دنیا کو بتانا ہوگا کہ ان کے فرائض (حقوق اللہ اور حقوق العباد) کیا ہیں۔ یہ احمدی مسلمان کا فرض ہے اور یہ ہمارے کندھوں پر ایک بھاری ذمہ داری ہے۔ اسی لیے میں مستقل دنیا کے لوگوں کو، سیاست دانوں کو اور راہنماؤں کو بتا رہا ہوں کہ انہیں خود کو بدلنا ہوگا اور دنیا میں عدل و انصاف کو قائم کرنا ہوگا اور اپنے خالق کے حقوق ادا کرنے ہوں گے اور اپنے ساتھ بسنے والے انسانوں کے بھی۔ ورنہ اس بات کی کوئی ضمانت نہیں ہے کہ کیا ہونے والا ہے اور جو نظر آرہا ہے وہ سخت اندھیرا اور اس دنیا کا تاریک اختتام ہے۔

(بشکریہ الفضل انٹرنیشنل لندن 12 اکتوبر 2021)

NISHA LEATHER
Specialist in :
Leather Belts, Ladies & Gents Bag
Jackets, Wallets, etc
WHOLE SALE & RETAILER
19-A, Jawaharlal Nehru Road, Kolkatta - 700087
(Beside Austin Car Showroom)
Contact No : 2249-7133

طالب دعا: افراد خاندان مکرم حافظ عبد المنان صاحب مرحوم، جماعت احمدیہ کلکتہ (بنگال)

طالب دعا:
اقبال احمد ضمیر
فلک نما، حیدرآباد
(تلنگانہ)

بقیہ سوال و جواب از صفحہ نمبر 2

فرمایا۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے الٰہی مشیت کے تحت مغلوب اقوام کو غلام بنایا جو آخر دم تک حضرت سلیمان کی غلامی میں رہیں۔ لیکن حضور ﷺ کی ذات بابرکات جو بنی نوع انسان کیلئے سراپا رحمت و شفقت تھی اور جیسا کہ اس واقعہ کے آخری حصہ سے بھی ظاہر ہوتا ہے، آپ نے غلاموں کے آزاد کرنے کی تعلیم دی اور پھر آپ اور آپ کے صحابہ نے لاکھوں غلاموں کو آزاد کیا۔

اگر اس واقعہ کو ظاہر پر محمول کیا جائے تو اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ایک گھناؤنی اور مکروہ شکل کے خبیث، جنگلی اور وحشی خصلت شخص یا جانور نے رات کے وقت حضور ﷺ پر حملہ کیا جبکہ آپ نماز ادا کر رہے تھے، جس سے آپ کی نماز میں خلل پیدا ہوا۔ چنانچہ آپ نے اس انسان یا جانور کو قابو کر لیا اور اسے مسجد کے ستون کے ساتھ باندھنے کا ارادہ کیا لیکن پھر آپ نے اپنی فطری اور جبلی رحمت و شفقت کے تحت اسے آزاد کر دیا۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ سورۃ النمل کی تفسیر میں لفظ عفریت کی لغوی بحث میں لکھتے ہیں۔ عفریت کے معنے ہیں کسی کام کو کر گزرنے والا۔ بُرا اور ناپسندیدہ (اقرب) پھر اس آیت کی تفسیر میں حضرت سلیمان علیہ السلام اور ملکہ سبا کا واقعہ بیان کرتے ہوئے عفریت کے بارے میں لکھتے ہیں: حضرت سلیمان علیہ السلام نے سوچا کہ ہدہد کے اس لائے ہوئے تحفہ سے تو کچھ نہیں بنتا۔ کوئی اور چیز منگواؤ۔ اور فرمایا اے میرے سردارو پیشتر اس کے کہ وہ لوگ میرے پاس فرمانبردار ہو کر آئیں ملکہ کا تخت کون میرے پاس لائے گا۔ وہ لوگ جو خاص باڈی گارڈ تھے ان کا ایک سردار بولا کہ آپ کے چڑھائی کرنے سے پہلے میں وہ تخت لے آؤں گا۔ چونکہ وہ سردارِ لشکر تھا اس کو پتہ تھا کہ اس لشکر کا یہاں کتنے عرصہ تک پڑاؤ ہوگا۔ اس لئے اس نے اندازہ کر لیا کہ اتنے دنوں میں ملکہ کو مرعوب کر کے وہ تخت لایا جاسکتا ہے اور ساتھ ہی یہ دعویٰ کیا کہ میں ایک طاقتور سردار ہوں اور اس چھوٹے سے ملک کی فوج میرا مقابلہ نہیں کر سکتی اور میں آپ کا مطیع بھی ہوں۔ اس مال کے لانے میں کسی قسم کی خیانت مجھ سے نہیں ہوگی۔
(تفسیر کبیر، جلد ہفتم، صفحہ 394)

(3) ہمارے زمانہ کے آخری ہونے اور مسیح موعود اور مہدی معہود علیہ السلام کے اس زمانہ میں ظاہر ہونے کی جہاں تک بات ہے تو قرآن کریم، احادیث نبویہ ﷺ اور بزرگان امت کے اقوال سے ثابت ہوتا ہے کہ آنحضور ﷺ نے اپنی امت میں جس مسیح اور مہدی کی آمد کی خبر دی تھی اس نے تیرھویں صدی ہجری کے آخر یا چودھویں صدی ہجری کے آغاز میں ظاہر ہونا تھا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: يُدَبِّرُ الْأَمْرَ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ ثُمَّ يَعْرُجُ إِلَيْهِ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ أَلْفَ سَنَةٍ مِمَّا تَعُدُّونَ (السجدہ: 6) یعنی اللہ تعالیٰ آسمان سے زمین پر اپنے حکم کو اپنی تدبیر کے مطابق قائم کرے گا۔ پھر وہ اس کی طرف ایک ایسے وقت میں جس کی مقدار ایسے ہزار سال کی ہے جس کے مطابق تم دنیا میں گنتی کرتے ہو چڑھنا شروع کرے گا۔

اس آیت میں بتایا گیا ہے کہ ایک ہزار سال تک مسلمان دنیا میں کمزور ہوتے جائیں گے۔ اس کے بعد محمد رسول اللہؐ کی پیشگوئیوں کے عین مطابق اسلام کی شوکت کو دوبارہ دنیا میں قائم کرنے والا مامور آجائے گا اور اسلام پھر مضبوطی سے قائم ہو جائے گا۔

آنحضور ﷺ نے اسلام کی پہلی تین صدیوں کو خیر القرون یعنی بہترین صدیاں قرار دیا ہے اور یہ ہزار سال جس میں دین کا آسمان کی طرف چڑھنا مقدر تھا وہ یقیناً ان تین صدیوں کے بعد شروع ہونا تھا۔ پس تیرہ سو سال بعد دین اسلام کا از سر نو قیام مقدر تھا جو مہدی اور مسیح کے ظہور کے ذریعہ ہی ہو سکتا تھا کیونکہ سورت جمعہ کی آیت وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ (آیت: 4) یعنی اللہ تعالیٰ ان کے سوا ایک دوسری قوم میں بھی اسے بھیجے گا جو ابھی تک ان (صحابہ) سے نہیں ملی، میں اس مسیح و مہدی کے آنے کو اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کا آنا قرار دیا تھا۔ اور حضور ﷺ نے اس آیت کے نزول کے وقت صحابہ کے دریافت کرنے پر حضرت سلمان فارسیؓ کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا کہ جب ایمان ثریا ستارے پر اٹھ جائے گا تو اہل فارس میں سے ایک شخص یا بہت سے اشخاص ایمان کو دوبارہ دنیا میں قائم کریں گے۔ (بخاری کتاب التفسیر سورۃ الجمعہ) گویا رسول اللہ ﷺ نے اہل فارس کے اس مرد کے آنے کو اپنا آنا قرار دیا جس کے ذریعہ آخری زمانہ میں ایمان کا دنیا میں قیام اور اسلام کی دوبارہ شان مقدر تھی۔

ایک صاحب کشف بزرگ حضرت نعمت اللہ ولی صاحبؒ اپنے مشہور فارسی قصیدہ میں آخری زمانہ کے حالات بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ جب غین رے (یعنی 1200 سال) گزر جائیں گے اس وقت مجھے عجیب و غریب واقعات ظاہر ہوتے نظر آتے ہیں۔ مہدی وقت اور عیسیٰ دوراں ہر دو کو میں شاہسوار ہوتے دیکھتا ہوں۔ (الاربعین فی احوال المہدیین مرتبہ محمد اسماعیل شہید، صفحہ 2 و 4، مطبوعہ 1268 ہجری)

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ المتوفیٰ 1176 ہجری لکھتے ہیں۔ عَلَّمَنِي رَبِّي جَلَّ جَلَالُهُ أَنَّ الْقِيَامَةَ قَدِ اقْتَرَبَتْ وَالْمَهْدِيُّ تَهَيَّأَ لِلْخُرُوجِ۔ یعنی خدا تعالیٰ نے مجھے بتایا ہے کہ قیامت قریب آ چکی ہے اور مہدی کا ظہور ہوا چاہتا ہے۔ (التفہیمات الالٰہیہ، جلد 2، صفحہ 133، تفہیم نمبر 147، مطبوعہ 1936ء مدینہ برقی پریس بجنور یوپی)

علاوہ ازیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی متعدد جگہوں پر اس مضمون کو بڑی وضاحت کے ساتھ مدلل طور پر بیان فرمایا ہے کہ یہی وہ آخری زمانہ ہے جس میں امت محمدیہ کی اصلاح کیلئے مسیح موعود اور مہدی معہود کی بعثت مقدر تھی۔ چنانچہ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں: ہمارا عقیدہ جو قرآن شریف نے ہمیں سکھلایا ہے یہ ہے کہ خدا ہمیشہ سے خالق ہے اگر چاہے تو کروڑوں مرتبہ زمین و آسمان کو فنا کر کے پھر ایسے ہی بنا دے اور اُس نے ہمیں خبر دی ہے کہ وہ آدم جو پہلی اُمّتوں کے بعد آیا جو ہم سب کا باپ تھا اس کے دنیا میں آنے کے وقت سے یہ سلسلہ انسانی شروع ہوا ہے اور اس سلسلہ کی عمر کا پورا دور سات ہزار برس تک ہے۔ یہ سات ہزار خدا کے نزدیک ایسے ہیں جیسے انسانوں کے سات دن۔ یاد رہے کہ قانون الٰہی نے مقرر کیا ہے کہ ہر ایک امت کیلئے سات ہزار برس کا دور ہوتا ہے۔ اسی دَور کی طرف اشارہ کرنے کیلئے انسانوں میں سات دن مقرر کیے گئے ہیں۔ غرض بنی آدم کی عمر کا دَور سات ہزار برس مقرر ہے۔ اور اِس میں سے ہمارے نبی ﷺ کے عہد میں پانچ ہزار برس کے قریب گزر چکا تھا۔ یا بہ تبدیل الفاظ یوں کہو کہ خدا کے دنوں میں سے پانچ دن کے قریب گزر چکے تھے جیسا کہ سورۃ والعصر میں یعنی اس کے حروف میں ابجد کے لحاظ سے قرآن شریف میں اشارہ فرما دیا ہے کہ آنحضرت ﷺ کے وقت میں جب وہ سورۃ نازل ہوئی تب آدم کے زمانہ پر اسی قدر مدت گزر چکی تھی جو سورہ موصوفہ کے عددوں سے ظاہر ہے۔ اِس حساب سے انسانی نوع کی عمر میں سے اب اس زمانہ میں چھ ہزار برس گزر چکے ہیں اور ایک ہزار برس باقی ہیں۔ قرآن شریف میں بلکہ اکثر پہلی کتابوں میں بھی یہ نوشتہ موجود ہے کہ وہ آخری مرسل جو آدم کی صورت پر آئے گا اور مسیح کے نام سے پکارا جائے گا ضرور ہے کہ وہ چھٹے ہزار کے آخر میں پیدا ہو جیسا کہ آدم چھٹے دن کے آخر میں پیدا ہوا۔ یہ تمام نشان ایسے ہیں کہ تدبّر کرنے والے کیلئے کافی ہیں اور اِن سات ہزار برس کی قرآن شریف اور دوسری خدا کی کتابوں کے رو سے تقسیم یہ ہے کہ پہلا ہزار نیکی اور ہدایت کے پھیلنے کا زمانہ ہے اور دوسرا ہزار شیطان کے تسلّط کا زمانہ ہے اور پھر تیسرا ہزار نیکی اور ہدایت کے پھیلنے کا اور چوتھا ہزار شیطان کے تسلّط کا اور پھر پانچواں ہزار نیکی اور ہدایت کے پھیلنے کا (یہی وہ ہزار ہے جس میں ہمارے سیّد و مولیٰ ختمی پناہ حضرت محمد ﷺ دنیا کی اصلاح کیلئے مبعوث ہوئے اور شیطان قید کیا گیا ہے) اور پھر چھٹا ہزار شیطان کے کھلنے اور مسلّط ہونے کا زمانہ ہے جو قرونِ ثلاثہ کے بعد شروع ہوتا اور چودھویں صدی کے سر پر ختم ہو جاتا ہے اور پھر ساتواں ہزار خدا اور اس کے مسیح کا اور ہر ایک خیر و برکت اور ایمان اور صلاح اور تقویٰ اور توحید اور خدا پرستی اور ہر ایک قسم کی نیکی اور ہدایت کا زمانہ ہے۔ اب ہم ساتویں ہزار کے سر پر ہیں۔ اِس کے بعد کسی دوسرے مسیح کو قدم رکھنے کی جگہ نہیں کیونکہ زمانے سات ہی ہیں جو نیکی اور بدی میں تقسیم کیے گئے ہیں۔ اس تقسیم کو تمام انبیاء نے بیان کیا ہے۔ کسی نے اجمال کے طور پر اور کسی نے مفصّل طور پر اور یہ تفصیل قرآن شریف میں موجود ہے جس سے مسیح موعود کی نسبت قرآن شریف میں سے صاف طور پر پیشگوئی نکلتی ہے اور یہ عجیب بات ہے کہ تمام انبیاء اپنی کتابوں میں مسیح کے زمانہ کی کسی نہ کسی پیرایہ میں خبر دیتے ہیں اور نیز دجّالی فتنہ کو بھی بیان کرتے ہیں۔ اور دنیا میں کوئی پیشگوئی اس قوت اور تواتر کی نہیں ہوگی جیسا کہ تمام نبیوں نے آخری مسیح کے بارے میں کی ہے۔ (لیکچر لاہور، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 184 تا 186) ایک اور جگہ آپؑ فرماتے ہیں: تمام نبیوں کی کتابوں سے اور ایسا ہی قرآن شریف سے بھی یہ معلوم ہوتا ہے کہ خدا نے آدم سے لے کر اخیر تک دنیا کی عمر سات ہزار برس رکھی ہے اور ہدایت اور گمراہی کیلئے ہزار ہزار سال کے دَور مقرر کیے ہیں۔ یعنی ایک وہ دَور ہے جس میں ہدایت کا غلبہ ہوتا ہے اور دوسرا وہ دَور ہے جس میں ضلالت اور گمراہی کا غلبہ ہوتا ہے اور جیسا کہ میں نے بیان کیا خدا تعالیٰ کی کتابوں میں یہ دونوں دَور ہزار ہزار برس پر تقسیم کیے گئے ہیں...... پھر ہزار پنجم کا دَور آیا جو ہدایت کا دَور تھا۔ یہ وہ ہزار ہے جس میں ہمارے نبی ﷺ مبعوث ہوئے اور خدا تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کے ہاتھ پر توحید کو دوبارہ دنیا میں قائم کیا۔ پس آپؐ کے منجانب اللہ ہونے پر یہی ایک نہایت زبردست دلیل ہے کہ آپؐ کا ظہور اُس سال کے اندر ہوا جو روزِ ازل سے ہدایت کیلئے مقرر تھا اور یہ میں اپنی طرف سے نہیں کہتا بلکہ خدا تعالیٰ کی تمام کتابوں سے یہی نکلتا ہے اور اِسی دلیل سے میرا دعویٰ مسیح موعود ہونے کا بھی ثابت ہوتا ہے۔ کیونکہ اس تقسیم کی رُو سے ہزار ششم ضلالت کا ہزار ہے اور وہ ہزار ہجرت کی تیسری صدی کے بعد شروع ہوتا ہے اور چودھویں صدی کے سر تک ختم ہوتا ہے۔ اس ششم ہزار کے لوگوں کا نام آنحضرت ﷺ نے فیج اعوج رکھا ہے اور ساتواں ہزار ہدایت کا ہے جس میں ہم موجود ہیں۔ چونکہ یہ آخری ہزار ہے اس لئے ضرور تھا کہ امام آخر الزمان اس کے سر پر پیدا ہو اور اس کے بعد کوئی امام نہیں اور نہ کوئی مسیح۔ مگر وہ جو اس کیلئے بطورِ ظِل کے ہو کیونکہ اس ہزار میں اب دنیا کی عمر کا خاتمہ ہے جس پر تمام نبیوں نے شہادت دی ہے اور یہ امام جو خدا تعالیٰ کی طرف سے مسیح موعود کہلاتا ہے وہ مجدّد صدی بھی ہے اور مجدّد الف آخر بھی۔ اِس بات میں نصاریٰ اور یہود کو بھی اختلاف نہیں کہ آدم سے یہ زمانہ ساتواں ہزار ہے اور خدا نے جو سورہ والعصر کے اعداد سے تاریخ آدم میرے پر ظاہر کی اس سے بھی یہ زمانہ جس میں ہم ہیں ساتواں ہزار ہی ثابت ہوتا ہے۔ اور نبیوں کا اِس پر اتفاق تھا کہ مسیح موعود ساتویں ہزار کے سر پر ظاہر ہوگا اور چھٹے ہزار کے اخیر میں پیدا ہوگا کیونکہ وہ سب سے آخر ہے جیسا کہ آدم سب سے اوّل تھا۔ (لیکچر سیالکوٹ، روحانی خزائن، جلد 20، صفحہ 207 تا 208)

پس یہی وہ آخری زمانہ ہے جس میں خدا تعالیٰ نے آنحضور ﷺ کی پیشگوئیوں کے عین مطابق آپ کے روحانی فرزند اور غلام صادق حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کو خاتم الخلفاء کے طور پر دین اسلام کی تجدید کیلئے مبعوث فرمایا ہے۔

(4) باقی جہاں تک قسم کھانے کا معاملہ ہے تو ایک تو بلاوجہ قسمیں نہیں کھانی چاہئیں۔ اور اگر ضرورت ہو اور قسم کھانے والا حق پر ہو تو وہ صرف خدا تعالیٰ کی قسم کھا سکتا ہے۔ کسی انسان کیلئے جائز نہیں ہے کہ وہ کسی دوسرے انسان کی قسم کھائے۔ حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا لَا تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ وَلَا بِأُمَّهَاتِكُمْ وَلَا بِالْأَنْدَادِ وَلَا تَحْلِفُوا إِلَّا بِاللهِ وَلَا تَحْلِفُوا بِاللهِ إِلَّا وَأَنْتُمْ صَادِقُونَ (سنن ابی داؤد، کتاب الایمان والنذور) یعنی اپنے باپوں اور اپنی ماؤں اور بتوں کی قسم مت کھاؤ بلکہ اللہ کے سوا کسی کی بھی قسم مت کھاؤ اور اللہ کی قسم بھی صرف اس صورت میں کھاؤ جب تم سچے ہو۔

(ظہیر احمد خان، مربی سلسلہ، انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پی ایس لندن)

(بشکریہ اخبار روزنامہ الفضل انٹرنیشنل 8 اپریل 2023ء)

نماز جنازہ حاضر و غائب

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 9 فروری 2023ء بروز جمعرات 12 بجے دوپہر اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں اپنے دفتر سے باہر تشریف لاکر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

☆محترمہ امۃ الرشید صاحبہ
اہلیہ مکرم لئیق احمد کھوکھر صاحب مرحوم (لندن)

3 فروری 2023ء کو 89 سال کی عُمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ حضرت قاضی ضیاء الدین صاحب رضی اللہ عنہ کی پڑپوتی اور حضرت قاضی عبدالرحیم صاحب رضی اللہ عنہ کی پوتی اور مکرم قاضی عبدالسلام بھٹی صاحب کی بیٹی تھیں۔ مرحومہ نے جلنگھم اور کرائیڈن میں صدر لجنہ کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ خلافت رابعہ اور پھر خلافت خامسہ میں بھی کچھ عرصہ ڈاک ٹیم میں خدمت بجالاتی رہیں۔ مرحومہ نماز اور روزہ کی پابند، تہجد گزار، نرم مزاج، غُرباء کا خیال رکھنے والی اور خلافت کے ساتھ اخلاص و وفا کا تعلق رکھنے والی ایک نیک مخلص بزرگ خاتون تھیں۔ بچوں کی پرورش انتہائی محنت اور لگن سے کی۔ آپ کے سب بچے اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔ پہلے شوہر کی وفات کے بعد آپ نے مکرم سید بشیر احمد شاہ صاحب کے ساتھ عقد ثانی کیا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور تین بیٹے اور 7 پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں یادگار چھوڑے ہیں۔ مرحومہ مکرم ڈاکٹر فرید احمد صاحب (رضا کار کارکن وکالت تبشیر یوکے) اور مکرم ولید احمد صاحب (لائبریرین آفتاب خان لائبریری بیت الفتوح یوکے) کی والدہ تھیں۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرم میر ظہیر الدین صاحب ابن مکرم میر نور الدین صاحب (المعروف واپڈا والے، ربوہ)

29 اکتوبر 2022ء کو 83 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کے دادا حضرت مولوی الف دین صاحب رضی اللہ عنہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔ آپ نے تقریباً 19 سال دارالنصر وسطی ربوہ میں صدر محلہ کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ صدارت سے قبل آپ کو بطور زعیم انصار اللہ، سیکرٹری امور عامہ اور دیگر شعبوں میں بھی خدمت کی توفیق ملتی رہی۔ خلافت اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے گہرا عقیدت کا تعلق تھا۔ پنجوقتہ نمازوں کے پابند، ایک نیک، ہمدرد اور مخلص انسان تھے۔ واقفین زندگی اور مربیان کی بہت عزت کرتے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ چار بیٹے اور دو بیٹیاں شامل ہیں۔ آپ کے ایک بھتیجے مکرم میر صلاح الدین صاحب مربی سلسلہ آج کل یوکے میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

(2) مکرمہ امۃ النصیر بیگم صاحبہ اہلیہ محترم صوفی عنایت اللہ صاحب مرحوم معلم وقف جدید (ربوہ)

11 نومبر 2022ء کو 92 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت چودھری علی محمد صاحب رضی اللہ عنہ کی بیٹی اور حضرت میاں غلام دین صاحب رضی اللہ عنہ کی پوتی تھیں۔ مرحومہ پنجوقتہ نمازوں کی پابند، تہجد گزار اور باقاعدگی سے قرآن کریم کی تلاوت کرنے والی، مالی قربانی میں پیش پیش، بہت غریب پرور، نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کُتب اور الفضل کا روزانہ مطالعہ کرتیں اور اپنے بچوں کو سنایا کرتی تھیں۔ آپ کے خاوند معلم وقف جدید تھے اس لیے آپ ان کے ساتھ مختلف دیہات میں بچیوں کو قرآن مجید ناظرہ اور نماز باترجمہ پڑھاتی رہیں اور اپنے واقف زندگی خاوند کے ساتھ ایک واقف زندگی معلمہ کی طرح کام کرتی رہیں۔ محلہ طاہر آباد ربوہ میں بطور صدر لجنہ اماء اللہ چھ سال خدمت کی توفیق پائی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں پانچ بیٹیاں اور دو بیٹے اور کثیر تعداد میں پوتے، پوتیاں، نواسے، نواسیاں اور آگے ان کی اولادیں شامل ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم برکت اللہ صاحب وکالت تبشیر اسلام آباد یوکے میں اور دوسرے بیٹے مکرم غلام مصطفیٰ صاحب نظارت علیاء ربوہ میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

(3) مکرم ڈاکٹر محمد اسلم صاحب
(علی پور چٹھہ ضلع گوجرانوالہ)

26 دسمبر 2022ء کو 86 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ نے جوانی میں خود تحقیق کرکے بیعت کی تھی۔ عزیز رشتہ داروں نے بہت دباؤ ڈالا اور ساتھ چھوڑ دیا۔ پہلی بیگم نے بھی علیحدگی اختیار کرلی لیکن آپ احمدیت پر ثابت قدم رہے۔ اپنے علاقے کے معروف معالج تھے اور اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھ میں بہت شفا رکھی تھی۔ صوم وصلوٰۃ اور تلاوت قرآن کریم کے پابند، شفیق، ملنسار، نرم مزاج، بہت مخلص اور نیک فطرت انسان تھے۔ ایک علمی ذوق رکھنے والے بہترین داعی الی اللہ بھی تھے۔ مقامی سطح پر صدر جماعت کے علاوہ مختلف عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی۔ مرحوم 19 دن اسیر راہ مولا بھی رہے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹیاں اور تین بیٹے شامل ہیں۔

(4) مکرم رفیق احمد صاحب (حیدرآباد۔انڈیا)

4 مارچ 2022ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم پنجگانہ نمازوں کے پابند اور حتی الوسع نماز تہجد کا التزام کرنے والے ایک مخلص انسان تھے۔ جماعت اور خلافت کے ساتھ پختہ تعلق تھا۔ مالی قربانی میں پیش پیش رہتے تھے۔ صدر حلقہ کے علاوہ بعض اَور عہدوں پر بھی خدمت کی توفیق پائی۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ والدین اور ایک بھائی شامل ہیں۔

(5) مکرمہ سعدیہ بٹ صاحبہ
اہلیہ مکرم طاہر احمد بٹ صاحب (کراچی)

یکم مئی 2022ء کو 86 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ صوم وصلوٰۃ اور تلاوت قرآن کریم کی پابند، دعا گو، خوش اخلاق ایک نیک اور پرہیزگار خاتون تھیں۔ خلافت کے ساتھ والہانہ عشق تھا۔ چھوٹی عمر سے ہی خدمت دین میں بڑی فعال رہیں اور لاہور اور کراچی میں مقامی سطح پر صدر لجنہ کے علاوہ مختلف عہدوں پر بہت عمدہ رنگ میں خدمت کی توفیق پائی۔ دعوت الی اللہ کے کاموں میں بھی ہمیشہ پیش پیش رہتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ ایک بیٹا اور ایک بیٹی شامل ہیں۔

(6) مکرم Saindo Shafi صاحب
(Reunion، آئی لینڈ)

گزشتہ دنوں 49 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ 2012ء میں ایم ٹی اے کے ذریعہ ’’مایوٹ‘‘ میں احمدی ہوئے تھے اور بہت مخلص اور باوفا انسان تھے۔ تبلیغ کا بہت شوق رکھتے تھے۔ گزشتہ سات ماہ سے ’’ری یونین‘‘ میں بغرض علاج قیام پذیر تھے اور وہیں آپ نے وفات پائی۔

(7) مکرم ناصر خان صاحب (بانسرہ صوبہ بنگال، انڈیا)

کچھ عرصہ قبل 71 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ نے 1965ء میں بیعت کی تھی۔ اپنا چندہ باقاعدگی سے ادا کرتے تھے۔ بہت مہمان نواز اور اچھے اخلاق کے مالک ایک مخلص انسان تھے۔ پسماندگان میں دو بیٹے اور ایک بیٹی شامل ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم رشید احمد خان صاحب معلم سلسلہ آج کل نظارت اصلاح وارشاد جنوبی ہند میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

(8) مکرم سید اقوال احمد جواد صاحب ابن مکرم سید عبدالحفیظ صاحب مرحوم (بنگلور کرناٹک، انڈیا)

گزشتہ دنوں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کے خاندان میں احمدیت آپ کے والد کے ذریعہ آئی۔ مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند تھے۔ گزشتہ نو سال سے بیمار چلے آرہے تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹا اور ایک بیٹی شامل ہیں۔

(9) مکرمہ وسیم زارا احمد صاحبہ (وولورہیمپٹن، یوکے)

4 جنوری 2023ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ سکول ٹیچر تھیں۔ بچوں کی تعلیم وتربیت کا خیال رکھتی تھیں۔ مقامی لجنہ کے ساتھ بھرپور تعاون کرتی رہیں۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند، چندہ جات میں باقاعدہ، مالی قربانی میں حصہ لینے والی، ایک غریب پرور ہمدرد اور مخلص خاتون تھیں۔

(10) عزیزم فارس احمد بھٹی
ابن مکرم شمیم احمد بھٹی صاحب (جرمنی)

6 جنوری 2023ء کو 12 سال کی عمر میں گھٹیالیاں (ضلع سیالکوٹ) میں ایک موٹر سائیکل حادثہ میں وفات پا گیا۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ عزیز پانچ وقت کا نمازی اور مسجد سے بہت لگاؤ رکھتا تھا۔ تنظیمی کاموں میں بہت شوق سے حصہ لیتا تھا۔ چندہ خود اپنی جیب خرچ سے ادا کیا کرتا تھا۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنے پیاروں کے قرب میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔

......☆......☆......☆......

شادی بیاہ پر فضول خرچیاں ہوتی ہیں
اگر یہی رقم بچائی جائے تو بعض غریبوں کی شادیاں ہوسکتی ہیں

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

’’پہلا مطالبہ سادہ زندگی کا ہے۔ آج جب مادیت کی دوڑ پہلے سے بہت زیادہ ہے اس طرف احمدیوں کو بہت توجہ دینے کی ضرورت ہے کیونکہ سادگی اختیار کرکے ہی دین کی ضروریات کی خاطر قربانی دی جاسکتی ہے......شادیوں، بیاہوں پر فضول خرچیاں ہوتی ہیں اگر یہی رقم بچائی جائے تو بعض غریبوں کی شادیاں ہوسکتی ہیں۔ مساجد کی تعمیر میں دیا جاسکتا ہے اَور کاموں میں دیا جاسکتا ہے، مختلف تحریکات میں دیا جاسکتا ہے۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 3 نومبر 2006ء)

(شعبہ رشتہ ناطہ، نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ قادیان)

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

ضرورت ہے کہ آج کل دین کی خدمت اور اعلائے کلمۃ اللہ کی غرض سے
علوم جدیدہ حاصل کرو اور بڑے جدوجہد سے حاصل کرو

(ملفوظات، جلد اوّل، صفحہ 43، ایڈیشن 1988ء)

طالب دُعا: افراد خاندان محترم ڈاکٹر خورشید احمد صاحب مرحوم جماعت احمدیہ ارول (بہار)

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

یادرکھو کہ یہ کام وہی کرسکتا ہے یعنی دینی خدمات وہی بجالاسکتا ہے
جو آسمانی روشنی اپنے اندر رکھتا ہو

(ملفوظات، جلد اوّل، صفحہ 43، ایڈیشن 1988ء)

Courtesy:Alladin Builders e-mail: khalid@alladinbuilders.com

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوبکر مجھ سے ہیں اور میں اُن سے ہوں ابوبکر دنیا و آخرت میں میرے بھائی ہیں

آنحضرت ﷺ کے عظیم المرتبت بدری صحابی اور پہلے خلیفہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے اوصافِ حمیدہ کا ایمان افروز تذکرہ

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 28 ؍اکتوبر 2022 بطرز سوال و جواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کب کب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے گھر تشریف لے جاتے تھے؟

جواب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو یہ سعادت اور فضیلت حاصل ہے کہ مکی دَور میں حضرت ابوبکرؓ کے گھر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم روزانہ ایک دو دفعہ تشریف لے جاتے تھے۔

سوال حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ آنحضرت ﷺ سے کیا پوچھا اور آپؐ نے اس کا کیا جواب دیا؟

جواب حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ذات السلاسل کی فوج پر سپہ سالار مقرر کر کے بھیجا اور کہتے ہیں مَیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ مَیں نے کہا لوگوں میں سے کون آپؐ کو زیادہ پیارا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عائشہؓ۔ میں نے کہا مردوں میں سے؟ آپؐ نے فرمایا ان کا باپ۔ میں نے کہا پھر کون؟ آپؐ نے فرمایا پھر عمر بن خطابؓ اور آپؐ نے اسی طرح چند مَردوں کو شمار کیا۔

سوال حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی فضیلت کے بارے میں حضرت سلمہ بن اکوع اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہما کی کون سی روایات ہیں؟

جواب حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوبکر سب لوگوں سے افضل اور بہتر ہیں سوائے اسکے کہ کوئی نبی ہو۔ حضرت انس بن مالکؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اُمّت میں سے میری اُمّت پر سب سے زیادہ مہربان اور رحم کرنے والا ابوبکر ہے۔

سوال حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی فضیلت کے بارے میں کیا بیان فرمایا؟

جواب حضرت ابوسعیدؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلند درجات والے جو اُن کے نیچے والے ہیں وہ ان کو دیکھیں گے جس طرح تم طلوع ہونے والے ستارے کو دیکھتے ہو اور ابوبکر و عمر اُن میں سے ہیں۔ یعنی وہ بلند ہیں۔ ان کو لوگ اس طرح دیکھیں گے جس طرح بلند ستارے کو دیکھا جاتا ہے۔ آپؐ نے فرمایا اور وہ دونوں کیا ہی خوب ہیں۔

سوال حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بارے میں حضرت ابوہریرہ کی کون سی روایت ہے؟

جواب حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی کا ہم پر کوئی احسان نہیں مگر ہم نے اس کا بدلہ چکا دیا سوائے ابوبکرؓ کے، اسکا ہم پر احسان ہے اور اس کو اس کا بدلہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ دے گا۔

سوال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کس فقط ایک کھڑکی کے کھلا رکھنے کا حکم فرمایا؟

جواب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی آخری بیماری میں فرمایا لوگوں میں سے کوئی بھی نہیں جو بلحاظ اپنی جان اور مال سے مجھ پر ابوبکر بن ابوقحافہ سے بڑھ کر نیک سلوک کرنے والا ہو۔ اگر میں لوگوں میں سے کسی کو خلیل بناتا تو ضرور ابوبکر کو ہی خلیل بناتا لیکن اسلام کی دوستی سب سے افضل ہے۔ اس مسجد میں تمام کھڑکیوں کو میری طرف سے بند کر دو سوائے ابوبکر کی کھڑکی کے۔

سوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دُنیا و آخرت میں کس کو اپنا بھائی قرار دیا؟

جواب نبی کریم ﷺ نے فرمایا ابوبکر مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں۔ ابوبکر دنیا و آخرت میں میرے بھائی ہیں۔

سوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک کو کون دیکھا کرتے تھے؟

جواب حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مہاجرین اور انصار میں سے اپنے صحابہؓ کے پاس باہر تشریف لاتے اور بیٹھے ہوتے اور ان میں حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ ہوتے۔ تو ان میں سے کوئی بھی اپنی نظر آپؐ کی طرف نہ اٹھاتا سوائے حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کے۔ وہ دونوں آپؐ کی طرف دیکھتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی طرف دیکھتے اور وہ آپؐ کی طرف دیکھ کر مسکراتے اور آپؐ ان دونوں کو دیکھ کر مسکراتے۔

سوال ایک عورت کو آنحضرت ﷺ نے اپنی عدم موجودگی کی صورت میں کس کے پاس آنے کو کہا؟

جواب حضرت جبیر بن مطعمؓ نے بیان کیا کہ ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی، آپؐ سے کسی چیز کے بارے میں بات کی۔ آپؐ نے اسکے بارے میں کوئی ارشاد فرمایا۔ اس نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپؐ کا کیا خیال ہے اگر میں آپؐ کو نہ پاؤں یعنی آپؐ کے بعد، وفات کے بعد اگر مجھے ضرورت ہو تو آپؐ نے فرمایا اگر مجھے نہ پاؤ تو ابوبکر کے پاس آنا۔

سوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کس رنگ میں اپنے اُٹھائے جانے کا ذکر فرمایا؟

جواب حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز باہر تشریف لائے اور مسجد میں داخل ہوئے اور حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ ان دونوں میں سے ایک آپؐ کے دائیں جانب تھا اور دوسرا آپؐ کے بائیں جانب اور آپؐ ان دونوں کے ہاتھ پکڑے ہوئے تھے اور فرمایا اس طرح ہم قیامت کے روز اٹھائے جائیں گے۔

سوال آنحضرت ﷺ نے کن دو کو اپنا وزیر قرار دیا؟

جواب حضرت ابوسعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر نبی کے آسمان والوں میں سے دو وزیر ہوتے ہیں اور زمین والوں میں سے بھی دو وزیر ہوتے ہیں۔ آسمان والوں میں سے میرے دو وزیر جبرئیل اور میکائیل ہیں اور زمین والوں میں سے میرے دو وزیر ابوبکر اور عمر ہیں۔

سوال آنحضرت ﷺ نے حضرت عمر اور عثمان رضی اللہ عنہما کو شہادت کی بشارت کس موقع پر دی؟

جواب حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ احد پر چڑھے اور آپؐ کے ساتھ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ تھے تو وہ ہلنے لگا۔ آپؐ نے فرمایا احد! ٹھہر جا۔ میں سمجھتا ہوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر اپنا پاؤں بھی مارا کیونکہ تم پر اَور کوئی نہیں صرف ایک نبی اور ایک صدیق اور دو شہید ہیں۔

سوال عشرہ مبشرہ کے علاوہ کون کون سے افراد ہیں جن کے متعلق جنت کی بشارت ملتی ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: عشرہ مبشرہ کے علاوہ کم و بیش پچاس کے قریب صحابہ و صحابیات کے ناموں کا ذکر بھی ملتا ہے۔ اسکے علاوہ جنگِ بدر میں شامل ہونے والوں جو کہ تین سو تیرہ کے قریب تھے اور جنگِ احد میں شامل ہونے والوں اور بیعتِ رضوان صلح حدیبیہ کے موقع پر شامل ہونے والوں کے متعلق بھی جنت کی خوشخبری دی گئی تھی۔

سوال آنحضرت ﷺ کے سبھی سوال پر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ہاں میں جواب دیا۔ وہ کیا سوالات تھے؟

جواب حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے آج کون روزہ دار ہے؟ حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا کہ میں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کون تم میں سے آج جنازے کے ساتھ گیا؟ حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا کہ میں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کس نے آج کسی مسکین کو کھانا کھلایا؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا میں نے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کس نے آج کسی مریض کی عیادت کی؟ حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا کہ میں نے۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جس آدمی میں یہ سب باتیں جمع ہوگئیں وہ جنت میں داخل ہوگیا۔

سوال سب سے پہلے جنت میں داخل ہونے والے کون سے صحابی ہیں؟

جواب حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جبریل میرے پاس آیا اور اس نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے جنت کا وہ دروازہ دکھایا جس سے میری امت داخل ہوگی۔ حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا کاش! میں بھی آپ کے ساتھ ہوتا تاکہ میں بھی اسے دیکھتا تو آپؐ نے فرمایا اے ابوبکر! تم میری اُمّت میں سے سب سے پہلے ہو جو جنت میں داخل ہو گے۔

سوال حضور انور نے کن مرحومین کا ذکر خیر فرمایا؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ نے مکرم عبد الباسط صاحب امیر جماعت انڈونیشیا، مکرمہ زینب رمضان صاحبہ اہلیہ مکرم یوسف عثمان کامبالا یا صاحب مربی سلسلہ تنزانیہ، مکرمہ حلیمہ بیگم صاحبہ اہلیہ شیخ عبد القدیر صاحب درویش قادیان، مکرمہ میلے انیسا اپسائی صاحبہ کیریباس کا ذکر خیر فرمایا اور تمام مرحومین کی نماز جنازہ غائب ادا کی۔

......☆......☆......☆......

جماعت احمدیہ کی گزشتہ سو سال سے زائد کی تاریخ اس بات پر گواہ ہے کہ
جب بھی جماعت کے افراد پر ایسا موقع آیا تو جماعت کے افراد نے صبر اور حوصلے کے ساتھ تمام ظلم برداشت کئے

آج بھی افراد جماعت کو اور خاص طور پر اُن لوگوں کو جن کے بچے، بھائی یا خاوند شہید ہوئے یا زخمی ہوئے
ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتے ہوئے صبر کے ساتھ اس کا رحم اور فضل مانگتے رہنا چاہئے

جو افراد شہید ہوئے اللہ تعالیٰ کے نزدیک ہمیشہ کی زندگی پا گئے اور جماعت احمدیہ کی تاریخ کا حصہ بن گئے
جن کو آئندہ آنیوالی نسلیں ہمیشہ یاد رکھیں گی، مونگ کے شہداء اللہ تعالیٰ کے پیار کی نظر حاصل کرنے والے ہیں

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 14 ؍اکتوبر 2005 بطرز سوال و جواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال خطبہ کے شروع میں حضور انور نے کن آیات کی تلاوت فرمائی؟

جواب حضور انور نے سورۃ البقرہ کی درج ذیل آیات کی تلاوت فرمائی: وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ یُّقْتَلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَاتٌ ؕ بَلْ اَحْیَآءٌ وَّلٰکِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ﴿۱۵۵﴾وَلَنَبْلُوَنَّکُمْ بِشَیْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ ؕ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِیْنَ﴿۱۵۶﴾الَّذِیْنَ اِذَآ اَصَابَتْہُمْ مُّصِیْبَۃٌ ۙ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ﴿۱۵۷﴾

سوال: حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس خطبہ جمعہ میں کن دو اہم دو واقعات کا ذکر فرمایا

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس خطبہ جمعہ میں مونگ (پاکستان) کے آٹھ احمدیوں کی دردناک شہادت کا ذکر فرمایا اور پاکستان کے علاقہ کشمیر میں آنے والے انتہائی شدید زلزلہ کے ذکر فرمایا۔

سوال ظلم و زیادتی اور جان و مال کے نقصان پر افرادِ جماعت احمدیہ کیسا نمونہ پیش کرتے ہیں؟

جواب حضور انور نے فرمایا: جماعت احمدیہ کی گزشتہ سو سال سے زائد کی تاریخ اس بات پر گواہ ہے کہ جب بھی جماعت کے افراد پر یا جماعت پر ایسا موقع آیا تو جماعت

کے افراد نے صبر اور حوصلے کے ساتھ تمام ظلم برداشت کئے۔ کبھی قانون اپنے ہاتھ میں نہیں لیا۔ اور اسی صبر کا نتیجہ ہے کہ ہر ایسے واقعہ کے بعد اللہ تعالیٰ جماعت کو پہلے سے بڑھ کر نوازتا ہے اور نوازتا چلا جا رہا ہے، اور انشاء اللہ تعالیٰ نوازتا رہے گا۔ اس لئے آج بھی افراد جماعت کو اور خاص طور پر ان لوگوں کو جن کے بچے، بھائی یا خاوند شہید ہوئے یا زخمی ہوئے ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتے ہوئے صبر کے ساتھ اس کا رحم اور فضل مانگتے رہنا چاہئے۔

سوال شہید ہوانے والے احمدیوں کو حضور انور نے کن الفاظ میں خراج تحسین پیش فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: یہ افراد جو شہید ہوئے اللہ تعالیٰ کے نزدیک ہمیشہ کی زندگی پا گئے اور جماعت احمدیہ کی تاریخ کا حصہ بن گئے ہیں جن کو آئندہ آنے والی نسلیں ہمیشہ یاد رکھیں گی۔ مونگ کے یہ آٹھ شہید اللہ تعالیٰ کے پیار کی نظر حاصل کرنے والے ہیں۔

سوال جو آیات حضور انور نے تلاوت فرمائی اس میں کیا مضمون بیان ہوا ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا یہ آیات جو مَیں نے تلاوت کی ہیں ان میں یہی مضمون اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ میں مارے جاتے ہیں ان کے متعلق یہ مت کہو کہ وہ مُردہ ہیں۔ وہ مُردہ نہیں مگر تم نہیں سمجھتے۔ کتنا بڑا اعزاز ہے جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان کا ہے، وہ ہمیشہ کی زندگی پانے والے ہیں۔

سوال مونگ کے آٹھ احمدیوں کو کس حالت میں شہید کیا گیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ان لوگوں کا خون تو اُس وقت بہایا گیا تھا جب خدا کے گھر میں اسکی عبادت میں مصروف تھے۔ ظالمانہ طور پر گولیوں کا نشانہ اس وقت بنایا گیا جب وہ خدا کے حضور جھکے ہوئے تھے۔ یقیناً یہ شہداء اللہ تعالیٰ کی نظر میں ہمیشہ کی زندگی پانے والے ہیں۔

سوال حضور انور نے شہداء کے رشتہ داروں کو کیا نصیحت فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ہر احمدی جس نے خدا کی راہ میں اپنی جان کا نذرانہ پیش کیا اور شہادت کا مقام پایا، اس کے عزیز اور رشتہ دار اور ہر احمدی کو یہ مدنظر رکھنا چاہئے کہ یہ خدا کی خاطر قربانی کرنے والے اپنی دائمی زندگی بنا گئے ہیں، ہمیشہ کی زندگی بنا گئے ہیں۔ گو ان کے بچوں اور قریبی عزیزوں کے لئے یہ صدمہ بہت بڑا ہے لیکن اللہ تعالیٰ کی طرف سے خوشخبری ملنے کے بعد ہم نے حوصلے اور صبر سے اس کو برداشت کرنا ہے اور اس آزمائش پر پورا اترنا ہے، ان کے لئے دعا کرنی ہے۔ اللہ تعالیٰ شہداء کے تمام عزیزوں کو صبر سے یہ صدمہ برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اپنی جناب سے بے انتہا نوازے۔

سوال مومن جب دُکھ برداشت کرتا ہے تو اس کیلئے کیا اجر ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ایک روایت میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ اگر ایک مومن کو کوئی دکھ پہنچے یا رنج پہنچے یا تنگی اور نقصان پہنچے اور اگر وہ صبر کرتا ہے تو اسکا یہ طرز عمل بھی اس کیلئے خیر و برکت کا باعث بن جاتا ہے کیونکہ وہ صبر کر کے ثواب حاصل کرتا ہے۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صبر و تحمل کے متعلق جماعت کو کیا تعلیم دی ہے؟

جواب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: خدا ہر ایک قدم میں تمہارے ساتھ ہوگا اور کوئی تم پر غالب نہیں ہو سکے گا۔ خدا کے فضل کی صبر سے انتظار کرو۔ گالیاں سنو اور چپ رہو۔ ماریں کھاؤ اور صبر کرو اور حتی المقدور بدی کے مقابلے سے پرہیز کرو تا آسمان پر تمہاری مقبولیت لکھی جاوے۔

حضور انور نے فرمایا: پس ہمارا کام ہے کہ صبر کے ساتھ دعاؤں میں لگے رہیں۔ اللہ کا خوف ہمارے سب خوفوں پر غالب ہو اور اسکی رضا کا حصول ہماری زندگی کا مقصد ہو۔

سوال خدا کی رضا اور خوشنودی کی خاطر ہر تکلیف کو برداشت کرنے کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جماعت کو کیا نصیحت فرمائی؟

جواب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: کیا وہ شخص جو سچے دل سے تم سے پیار کرتا ہے اور سچ مچ تمہارے لئے مرنے کو بھی تیار ہوتا ہے اور تمہارے منشاء کے مطابق تمہاری اطاعت کرتا ہے اور تمہارے لئے سب کچھ چھوڑتا ہے کیا تم اس سے پیار نہیں کرتے؟ اور کیا تم اسکو سب سے عزیز نہیں سمجھتے؟ پس جب تم انسان ہو کر پیار کے بدلے میں پیار کرتے ہو پھر کیونکر خدا نہیں کرے گا۔ خدا خوب جانتا ہے کہ واقعی اسکا وفادار دوست کون ہے اور کون غدار اور دنیا کو مقدم رکھنے والا ہے۔ سو تم اگر ایسے وفادار ہو جاؤ گے تو تم میں اور تمہارے غیروں میں خدا کا ہاتھ ایک فرق قائم کر کے دکھلائے گا۔

سوال مومنین کی جماعت کیلئے ابتلاء کیوں ضروری ہے؟

جواب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: یہ مت خیال کرو کہ خدا تمہیں ضائع کر دے گا۔ تم خدا کے ہاتھ کا ایک بیج ہو جو زمین پر بویا گیا۔ خدا فرماتا ہے کہ یہ بیج بڑھے گا، اور پھولے گا اور ہر ایک طرف سے اسکی شاخیں نکلیں گی اور ایک بڑا درخت ہو جائے گا۔ پس مبارک وہ جو خدا کی اس بات پر ایمان رکھے اور درمیان میں آنے والے ابتلاؤں سے نہ ڈرے کیونکہ ابتلاؤں کا آنا بھی ضروری ہے۔ تا کہ خدا تمہاری آزمائش کرے۔

سوال مونگ میں آٹھ احمدیوں کی شہادت سے قبل حضور انور نے کس شہادت کا ذکر فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ضمناً مَیں یہ بھی ذکر کر دوں کہ رمضان سے کچھ عرصہ پہلے، شاید ایک ڈیڑھ مہینہ پہلے، کوئٹہ میں بھی ایک شہادت ہوئی تھی۔ وقتاً فوقتاً اِکّا دُکّا وہاں تو ہوتی رہتی ہیں۔ یہ بڑا ایک حادثہ ہوا تھا رمضان سے پہلے۔ ان کی اولاد کو بھی سب لوگ اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ سب جماعت کا فرض بنتا ہے کہ شہداء اور ان کی اولادوں کو دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو صبر اور حوصلہ عطا فرمائے اور آئندہ جماعت کو ہر شر سے محفوظ رکھے۔

سوال بنی نوع انسان اور مسلمانوں کے دُکھوں پر احمدیوں کا کیا ردّ عمل ہوتا ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: یہ زلزلہ شمالی پاکستان کے کچھ حصوں اور کشمیر کے علاقے میں بہت زیادہ تباہی پھیلا کر گیا ہے۔ جماعت احمدیہ کا ہر فرد بحیثیت انسان اور بحیثیت مسلمان بھی اس آسمانی آفت پر دل میں درد اور دُکھ محسوس کر رہا ہے اور ہم پاکستانی احمدی تو اپنے بھائیوں کی تکلیف اور دُکھ دیکھ کر انتہائی دکھ اور کرب میں ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ ہمارے ہم وطنوں کی تکلیفوں کو کم کرے اور انہیں آفات سے بچائے۔

حضور انور نے فرمایا: مَیں نے صدر پاکستان اور وزیر اعظم پاکستان اور صدر کشمیر اور وزیر اعظم کشمیر کو جو افسوس کا خط لکھا تھا اس میں بھی انہیں یقین دلایا تھا کہ جماعت احمدیہ ہمیشہ کی طرح ان کی ہر ممکن مدد کرے گی۔

سوال حضور انور نے پاکستانی احمدیوں کو بالخصوص کس بات کی نصیحت فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: وطن کی محبت کا تقاضا بھی یہ ہے کہ ہر پاکستانی احمدی اس کڑے وقت میں اپنے بھائیوں کی مدد کرے۔ عملی طور پر بھی اور دعاؤں سے بھی۔

......☆......☆......☆......☆......

128 واں جلسہ سالانہ قادیان
مورخہ 29، 30 اور 31 / دسمبر 2023ء کو منعقد ہوگا

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 128 ویں جلسہ سالانہ قادیان کیلئے مورخہ 29، 30 اور 31 / دسمبر 2023ء (بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار) کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ احباب جماعت ابھی سے دعاؤں کے ساتھ اس مبارک جلسہ میں شمولیت کی نیت کر کے تیاری شروع کر دیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس للّٰہی جلسہ سے فیضیاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ اس جلسہ سالانہ کی ہر لحاظ سے کامیابی اور اس کے بابرکت ہونے نیز سعید روحوں کی ہدایت کا موجب بننے کیلئے دعائیں جاری رکھیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

(ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ قادیان)

نظارت نشر واشاعت قادیان سے شائع ہونے والی نئی کتاب

دعائیہ سیٹ مرتبہ میاں محمد یامین صاحب

(صفحات 302، قیمت -/175 روپئے)

محترم میاں محمد یامین صاحب تاجر کتب آف قادیان کی مرتب کردہ کتاب ''دائیہ سیٹ'' نماز مترجم اور نماز کے متعلق دیگر مسائل، قرآن مجید، احادیث اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں پر مشتمل ہے۔ یہ کتاب دینی مسائل جاننے اور دعاؤں کے لحاظ سے بہت مفید و مشہور ہے جو 1918ء سے متعدد بار شائع ہو چکی ہے۔ یہ کافی عرصہ سے نایاب تھی۔ فی الوقت سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایت پر نشر واشاعت قادیان اسے مکرم فخر الحق شمس صاحب کی ذمہ داری پر شائع کر رہی ہے۔

ضروری اعلان
نور ہسپتال قادیان میں ایک ایکسرے (X-Ray) ٹیکنیشین کی ضرورت ہے

شرائط:

(1) امیدوار کی عمر 37 سال سے زائد نہ ہو (2) اُمیدوار نے کسی سرکاری یا رجسٹرڈ ادارہ سے ایکس رے ٹیکنیشن کا کورس کیا ہو اور ایسے کورس کو Paramedical Council of Punjab مانتا ہو (3) ڈاکٹری ہدایات پڑھنے کیلئے انگریزی اچھی پڑھنا جانتا ہو (4) تجربہ رکھنے والے کو ترجیح دی جائے گی (5) ہفت روزہ اخبار بدر میں شائع آخری اعلان کے بعد 2 ماہ کے اندر جو درخواستیں موصول ہونگی انہیں پر غور ہوگا (6) خواہشمند اُمیدوار اپنی درخواستیں مطبوعہ فارم پر اپنے ضلع امیر/ مقامی امیر/ صدر جماعت/ مبلغ انچارج کے تصدیقی دستخط مع مہر کے ساتھ ارسال کر سکتے ہیں (7) انٹرویو میں کامیابی کی صورت میں امیدوار کو نور ہسپتال قادیان سے طبی معائنہ کروانا ہوگا اور صرف وہی امیدوار خدمت کا اہل ہوگا جو نور ہسپتال کے طبی بورڈ کی رپورٹ کے مطابق صحت مند اور تندرست ہوگا (8) سلیکشن کی صورت میں امیدوار کو قادیان میں اپنی رہائش کا انتظام خود کرنا ہوگا (9) سفر خرچ قادیان آمد و رفت اور میڈیکل کے تمام اخراجات امیدوار کے اپنے ذمہ ہوں گے (10) مذکورہ اسامی کیلئے کوئف فارم نظارت دیوان سے حاصل کر سکتے ہیں (11) اُمیدوار جب انٹرویو کیلئے تشریف لائیں تو اپنی اصل تعلیمی سندات اپنے ہمراہ ضرور لائیں۔

نوٹ: تحریری امتحان وانٹرویو کی تاریخ سے امیدواران کو بعد میں مطلع کیا جائیگا۔

مزید معلومات کیلئے رابطہ کریں

نظارت دیوان صدر انجمن احمدیہ قادیان پن کوڈ-143516

موبائل: 09646351280 / 09682587713 دفتر: 01872-501130

E-mail: diwan@qadian.in

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers

جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز

چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے

Shivala Chowk Qadian (India)

Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,

E-mail: jk_jewellers@yahoo.com

Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

وصایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر بہشتی مقبرہ کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز قادیان)

مسل نمبر 11105: مَیں نرینہ کوثر زوجہ مکرم داؤد احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش 5/اپریل 2001 پیدائشی احمدی، ساکن شیندرہ تحصیل حویلی ضلع پونچھ صوبہ جموں کشمیر، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 25/نومبر 2022 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر 1 لاکھ 80 ہزار روپئے (1 لاکھ 50 ہزار بصورت زیور، 30 ہزار بصورت رقم قابل ادا) زیور طلائی: 2 کانٹے بالیاں، 1 ہار، 1 انگوٹھی (کل وزن 3 تولہ 22 کیریٹ) میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: محمد عباس شبنم الامۃ: نرینہ کوثر گواہ: نبیل احمد بھٹی

مسل نمبر 11106: مَیں شکیلہ بی زوجہ مکرم محمد تاج تبسم صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 36 سال پیدائشی احمدی، ساکن شیندرہ تحصیل حویلی ضلع پونچھ صوبہ جموں کشمیر، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 26/نومبر 2022 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر -/15,000 روپئے قابل ادا۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: محمد تاج تبسم الامۃ: شکیلہ بی گواہ: محمد عباس

مسل نمبر 11107: مَیں شمشاد بیگم زوجہ مکرم محمد قاسم صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 39 سال پیدائشی احمدی ساکن شیندرہ تحصیل حویلی ضلع پونچھ صوبہ جموں کشمیر، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 26/نومبر 2022 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر: -/30,000 روپئے قابل ادا۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: محمد عباس الامۃ: شمشاد بیگم گواہ: نبیل احمد بھٹی

مسل نمبر 11108: مَیں سکندر احمد ولد مکرم محمد شبیر صاحب، قوم احمدی مسلمان طالب علم تاریخ پیدائش 18/مارچ 2002 پیدائشی احمدی، ساکن پونچھ تحصیل حویلی ضلع پونچھ صوبہ جموں کشمیر، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 4/دسمبر 2022 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد شبیر العبد: سکندر احمد گواہ: وسیم احمد ندیم

مسل نمبر 11109: مَیں ظہیر احمد خان ولد مکرم گل زمان صاحب، قوم احمدی مسلمان طالب علم تاریخ پیدائش 5/اپریل 2002 پیدائشی احمدی، ساکن منگناڑ تحصیل حویلی ضلع پونچھ صوبہ جموں کشمیر، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1/دسمبر 2022 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/200 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: فاروق احمد فرید العبد: ظہیر احمد خان گواہ: نبیل احمد بھٹی

مسل نمبر 11110: مَیں نعیم احمد طاہر ولد مکرم محمد شیر صاحب، قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 20 سال پیدائشی احمدی، ساکن پونچھ تحصیل حویلی ضلع پونچھ صوبہ جموں کشمیر، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 5/دسمبر 2022 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: وسیم احمد ندیم العبد: نعیم احمد طاہر گواہ: نبیل احمد بھٹی

مسل نمبر 11111: مَیں آرزو ناز بنت مکرم محمد خلیل صاحب، قوم احمدی مسلمان طالبہ علم تاریخ پیدائش 13/دسمبر 2003 پیدائشی احمدی، ساکن پونچھ تحصیل حویلی صوبہ جموں کشمیر، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 5/دسمبر 2022 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد خلیل الامۃ: آرزو ناز گواہ: نبیل احمد بھٹی

مسل نمبر 11112: مَیں تسلیم اختر ولد مکرم گل زمان صاحب، قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 23 سال پیدائشی احمدی، ساکن منگناڑ تحصیل حویلی ضلع پونچھ صوبہ جموں کشمیر، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1/دسمبر 2022 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/200 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ظہیر احمد خان العبد: تسلیم اختر گواہ: فاروق احمد فرید

مسل نمبر 11113: مَیں ارشاد بیگم زوجہ مکرم نصیر احمد ناصر صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش 12/فروری 1989 پیدائشی احمدی، ساکن پونچھ تحصیل حویلی ضلع پونچھ صوبہ جموں کشمیر، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 10/دسمبر 2022 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر -/25,000 روپئے، زیور: ایک عدد تیلا۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: نصیر احمد ناصر الامۃ: ارشاد بیگم گواہ: وسیم احمد ندیم

مسل نمبر 11114: مَیں فائزہ بشارت بنت مکرم بشارت احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان طالبہ علم تاریخ پیدائش 15/مارچ 2003 پیدائشی احمدی، ساکن پونچھ تحصیل حویلی ضلع پونچھ صوبہ جموں کشمیر، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 4/دسمبر 2022 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/200 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: بشارت احمد الامۃ: فائزہ بشارت گواہ: وسیم احمد ندیم

مسل نمبر 11115: مَیں نصرت جہاں زوجہ مکرم خلیل احمد بھٹی صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 62 سال، ساکن وارڈ نمبر 4 راجوری ضلع وتحصیل راجوری صوبہ جموں کشمیر، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 17/نومبر 2022 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرج ذیل ہے۔ حق مہر -/4000 روپئے وصول شد، زیور طلائی: ایک جوڑی بالیاں، ایک کوکا (5 گرام 22 کیریٹ)، ایک جوڑی ٹاپس قیمت -/2000 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: وحید احمد بھٹی الامۃ: نصرت جہاں گواہ: فاروق احمد فرید

مسل نمبر 11116: مَیں محمد شرافت خان ولد مکرم محمد وارث خان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت تاریخ پیدائش 3/اپریل 2000 پیدائشی احمدی، ساکن منکوٹ تحصیل مینڈھر ضلع پونچھ صوبہ جموں کشمیر، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 4/دسمبر 2022 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار -/10,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: وحید احمد العبد: محمد شرافت خان گواہ: نبیل احمد بھٹی

مسل نمبر 11117: مَیں صالحہ شمس زوجہ مکرم محمد شرافت خان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش 5/جنوری 2004 پیدائشی احمدی، ساکن منکوٹ تحصیل مینڈھر ضلع پونچھ صوبہ جموں کشمیر، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 4/دسمبر 2022 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر 2 لاکھ روپئے وصول شد، زیور مبلغ 1 لاکھ روپئے۔ میرا گزارہ آمد از خانہ داری ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد شرافت خان الامۃ: صالحہ شمس گواہ: وحید احمد

مسل نمبر 11118: مَیں جمیلہ بی زوجہ مکرم محمد یعقوب صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش 4/اپریل 1976 پیدائشی احمدی، ساکن درہ دلیاں تحصیل حویلی ضلع پونچھ صوبہ جموں کشمیر، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 26/نومبر 2022 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10

حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر -/8000 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: مظفر احمد بھٹی   الامۃ: جمیلہ بی   گواہ: محمد حنیف

مسل نمبر 11119: مَیں سفیر احمد ولد مکرم منظور حسین صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ مزدوری تاریخ پیدائش 12 رجنوری 1989 پیدائشی احمدی، ساکن درہ دلیاں تحصیل حویلی ضلع پونچھ صوبہ جموں کشمیر، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 26 رنومبر 2022 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ دو پختہ کمروں پر مشتمل مکان۔ میرا گزارہ آمد از مزدوری ماہوار -/6000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: منظور حسین   العبد: سفیر احمد   گواہ: فاروق احمد فرید

مسل نمبر 11120: مَیں غلام عباس ولد مکرم سعید احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 22 سال پیدائشی احمدی، ساکن سلواہ تحصیل مینڈھر ضلع پونچھ صوبہ جموں کشمیر، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 4 ردسمبر 2022 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/200 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سعید احمد   العبد: غلام عباس   گواہ: نظارت احمد

مسل نمبر 11121: مَیں محمد اظہر ولد مکرم عالمگیر صاحب، قوم احمدی مسلمان طالب علم تاریخ پیدائش یکم جولائی 2004 پیدائشی احمدی، ساکن گورسائی تحصیل مینڈھر ضلع پونچھ صوبہ جموں کشمیر، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 2 ردسمبر 2022 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/200 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: نبیل احمد بھٹی   العبد: محمد اظہر   گواہ: سلیمان احمد

مسل نمبر 11122: مَیں چودھری غلام عباس ولد مکرم محمد شیر صاحب، قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 26 سال پیدائشی احمدی، ساکن گورسائی تحصیل مینڈھر ضلع پونچھ صوبہ جموں کشمیر، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1 ردسمبر 2022 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/600 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: طاہر احمد   العبد: چودھری غلام عباس   گواہ: فاروق احمد فرید

مسل نمبر 11123: مَیں طاہر احمد ولد مکرم محمد اسلم صاحب، قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 23 سال پیدائشی احمدی، ساکن گورسائی تحصیل مینڈھر ضلع پونچھ صوبہ جموں کشمیر، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1 ردسمبر 2022 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/2000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: غلام عباس   العبد: طاہر احمد   گواہ: فاروق احمد فرید

مسل نمبر 11124: مَیں تنویر احمد ولد مکرم محمد اسلم صاحب، قوم احمدی مسلمان طالب علم تاریخ پیدائش 4 رفروری 1997 پیدائشی احمدی، ساکن گورسائی ضلع پونچھ صوبہ جموں کشمیر، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 2 ردسمبر 2022 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/700 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: فاروق احمد فرید   العبد: تنویر احمد   گواہ: طاہر احمد

مسل نمبر 11125: مَیں شازیہ بیگم زوجہ مکرم خالد حسین صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 26 سال پیدائشی احمدی، ساکن درہ دلیاں تحصیل حویلی ضلع پونچھ صوبہ جموں کشمیر، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 29 رنومبر 2022 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر -/40,000 روپئے وصول شد۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: محمد حنیف   الامۃ: شازیہ بیگم   گواہ: خالد حسین

مسل نمبر 11126: مَیں تسلیم اختر زوجہ مکرم محمد اکرم صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 36 سال پیدائشی احمدی، ساکن درہ دلیاں تحصیل حویلی ضلع پونچھ صوبہ جموں کشمیر، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 29 رنومبر 2022 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر -/30,000 روپئے وصول شد۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: فاروق احمد فرید   الامۃ: تسلیم اختر   گواہ: نبیل احمد بھٹی

مسل نمبر 11127: مَیں صدیقہ بیگم زوجہ مکرم محمد رشید صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش 18 رمارچ 1975 پیدائشی احمدی، ساکن درہ دلیاں تحصیل حویلی ضلع پونچھ صوبہ جموں کشمیر، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 5 ردسمبر 2022 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر -/8000 روپئے، زیور نقرئی 2 جوڑی کانٹے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: فاروق احمد فرید   الامۃ: صدیقہ بیگم   گواہ: نبیل احمد

مسل نمبر 11128: مَیں شفیق ناصر ولد مکرم ناصر۔ پی۔اے۔ رزاق صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ انجینئر تاریخ پیدائش 10 رجنوری 1984 پیدائشی احمدی، موجودہ پتا: شارجہ مستقل پتا: Nachi's Cherumangat Parambu ضلع کالیکٹ صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 8 رجنوری 2023 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ رہائشی پلاٹ 10 سینٹ قیمت اندازاً 5 لاکھ روپئے بمقام میلادمپارا (کوزیکوڈ، کیرالہ) میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/AED20,000 ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: نوشیرواں احمد   العبد: شفیق ناصر پی   گواہ: سید مشاہد احمد

مسل نمبر 11129: مَیں ساجدہ بی۔کے۔پی زوجہ مکرم ایم بشیر احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 58 سال پیدائشی احمدی، ساکن کریپا (پاڈانارتھ) KPLY، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 10 رجنوری 2023 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ Seerah اسٹوڈیو بلڈنگ کے ساتھ 11 سینٹ زمین، فکس ڈپوزٹ 35 لاکھ روپئے، زیور طلائی 104 گرام 22 کیریٹ۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/10,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ثابت۔ بی۔ احمد   الامۃ: ساجدہ۔ بی۔ کے۔ پی   گواہ: امیر الدین

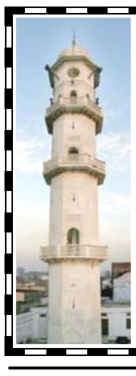
Love for All Hatred for None
99493-56387
Prop:Muhammad Saleem
MASROOR HOTEL
TEA, TIFFIN, MEALS, CHICKEN-BIRYANI, FAST-FOOD AVAILABLE HERE
Near Naidu Petrol Pump, Khammam Rd. Warangal (Telengana)
طالب دعا: محمد سلیم (ضلع نائب امیر جماعت احمدیہ ورنگل، تلنگانہ)

Alam Associates
Architect & Engineers
+91 9032667993
alamassociates18@gmail.com
22-7-269/1/2/B, Dewan Devdi, Hyderabad - 500002. (T.S.)
Mobile : 8978952048
NEW Lords SHOE CO.
lordsshoe.co@gmail.com
(WHOLESALE & RETAIL)
DEALERS IN : CHINA, DELHI & JALANDHAR LADIES AND GENTS SLIPPERS
16-10-27/105/B2, Malakpet, Hyderabad - 500 036. Telangana.

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91 82830 58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadrqadian.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ
بدر قادیان
Weekly **BADAR** Qadian
Qadian - 143516 Distt. Gurdaspur (Punjab) INDIA

Postal Reg. No. GDP/001/2023-25 Vol. 72 Thursday 11 - May - 2023 Issue. 19

MANAGER
SHAIKH MUJAHID AHMAD
Mobile : +91 99153 79255
e-mail: managerbadrqnd@gmail.com

ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs.850/- (Per Issue : Rs.16/-) By Air : 50 Pounds or 80 US Dollars - 60 Euro (**WEIGHT** : 50 -100 Gms/Issue)

تم خدا کی عظمتوں کے ایسے قائل ہو جاؤ اور اس کی محبت میں ایسے کھوئے جاؤ کہ گویا تم نے اس کی عظمت اور جلال اور اس کے حسن لازوال کو دیکھ لیا ہے

ادنیٰ درجہ کا عدل یہ ہوتا ہے کہ جتنا لو اتنا دو، اس سے ترقی کرے تو احسان کا درجہ ہے جتنا لے وہ بھی دے اور اس سے بڑھ کر بھی دے،
پھر اس سے بڑھ کر ایتاءِ ذی القربیٰ کا درجہ ہے یعنی دوسروں کے ساتھ اس طرح نیکی کرے جس طرح ماں بچے کے ساتھ
بغیر نیت کسی معاوضے کے طبعی طور پر محبت کرتی ہے، قرآن شریف سے معلوم ہوتا ہے کہ اہل اللہ ترقی کر کے ایسی محبت کو حاصل کر سکتے ہیں

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 5 رمئی 2023ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد (ٹلفورڈ) یو.کے

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورۃ النحل کی درج ذیل آیت کی تلاوت فرمائی اور ترجمہ پیش فرمایا:

اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآئِ ذِى الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْىِ ۚ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ (ترجمہ) اللہ یقیناً عدل کا اور احسان کا اور غیر رشتہ داروں کو بھی قرابت والے شخص کی طرح جاننے اور اسی طرح مدد دینے کا حکم دیتا ہے اور ہر قسم کی بے حیائی اور ناپسندیدہ باتوں اور بغاوت سے روکتا ہے وہ تمہیں نصیحت کرتا ہے تا کہ تم سمجھ جاؤ۔

حضور انور نے فرمایا: یہ آیت ہر جمعہ کو خطبہ ثانیہ اور عیدین کے خطبہ ثانیہ میں بھی پڑھی جاتی ہے۔ اس میں بعض نیکیوں کا ذکر کیا گیا ہے جن کے کرنے کا اللہ تعالیٰ حکم فرماتا ہے اور بعض برائیوں کا ذکر ہے جن سے رُکنے کا اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا اور حقیقی مؤمن کی یہی نشانی ہے کہ اپنے ایمان کو مضبوط کرنے کیلئے اللہ تعالیٰ کے ارشادات پر اور نصائح پر عمل کرے ورنہ وہ مقام نہیں ملتا جو ایک مسلمان کو حقیقی مؤمن بناتا ہے۔ اس آیت میں جن نیکیوں کا ذکر کیا گیا ہے یعنی عدل احسان اور ایتائ ذی القربیٰ کا ان کے حوالے سے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات پیش کروں گا۔ آپ نے اسکی تفسیر ایسے عارفانہ رنگ میں بیان فرمائی ہے جس سے حقیقی رنگ میں خدا تعالیٰ سے تعلق کا عرفان ملتا ہے جو ایک مؤمن کو ایمان اور یقین کی نئی منزلوں تک لے جاتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ان ارشادات پر اگر انسان غور کرے اور اُنہیں اپنی زندگیوں کا حصہ بنانے کی کوشش کرے تو ایک ایسا لائحہ عمل ہمیں ملتا ہے جو حقیقت میں ہمیں خدا تعالیٰ کے ساتھ بھی جوڑتا ہے اور ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے کی طرف بھی توجہ دلاتا ہے اور یوں ایک ایسے حسین معاشرے کو بھی قائم کرتا ہے جو حقوق اللہ اور حقوق العباد ادا کرنے والا معاشرہ ہے اور یہی چیز ہے جو معاشرے کے امن کی بھی ضمانت ہے اور دنیا کے امن کی بھی ضمانت ہے لیکن افسوس ہے کہ دنیا کی اکثریت ایک دوسرے کے حقوق غصب کرنے پر تلی ہوئی ہے چاہے وہ مسلمان دنیا ہے یا غیر مسلم دنیا ہے۔ مسلمان اللہ تعالیٰ کا نام تو لیتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کے نام پر ظلم و تعدی میں بڑھے ہوئے بھی ہیں۔ ایسے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ماننے والوں کا فرض ہے یہ ذمہ داری ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حکموں کو سامنے رکھتے ہوئے اپنی بھی اصلاح کریں اور دنیا کی اصلاح کی بھی کوشش کریں۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: خدا کا تمہیں یہ حکم ہے کہ تم اس سے اور اسکی خلقت سے عدل کا معاملہ کرو۔ یعنی حق اللہ اور حق العباد بجالاؤ اور اگر اس سے بڑھ کر ہو سکے تو نہ صرف عدل بلکہ احسان کرو یعنی ایسے اخلاص سے خدا کی بندگی کرو کہ گویا تم اس کو دیکھتے ہو۔ پہلے تو حقوق العباد کے بارے میں بتایا پھر فرمایا کہ خدا کی بندگی بھی ایسے انداز سے کرو کہ گویا کہ تم اسے دیکھتے ہو اور حقوق سے زیادہ لوگوں کے ساتھ مروت کا سلوک کرو۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی عبادت بھی بے غرض ہو کر کرو اور اللہ کی مخلوق کی خدمت ہے وہ بھی بے غرض ہو کے کرو جیسے کوئی قرابت کے جوش سے کرتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: آیت اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآئِ ذِى الْقُرْبٰى میں خدا تعالیٰ نے تینوں مرتبے انسانی معرفت کے بیان کر دیئے اور تیسرے مرتبہ کو محبت ذاتی کا مرتبہ قرار دیا اور یہ وہ مرتبہ ہے جس میں تمام اغراض نفسانی جل جاتے ہیں اور دل ایسا محبت سے بھر جاتا ہے جیسا کہ ایک شیشہ عطر سے بھرا ہوا ہوتا ہے۔ اسی مرتبہ کی طرف اشارہ اس آیت میں ہے کہ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِىْ نَفْسَهُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ ۗ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌ بِالْعِبَادِ یعنی بعض مومن لوگوں میں سے وہ بھی ہیں کہ اپنی جانیں رضائے الٰہی کے عوض میں بیچ دیتے ہیں اور خدا ایسوں ہی پر مہربان ہے اور پھر فرمایا بَلٰى ۚ مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهٗٓ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ۠ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ یعنی وہ لوگ نجات یافتہ ہیں جو خدا کو اپنا وجود حوالہ کر دیں اور اسکی نعمتوں کے تصور سے اس طور سے اسکی عبادت کریں کہ گویا اس کو دیکھ رہے ہیں سو ایسے لوگ خدا کے پاس سے اجر پاتے ہیں اور نہ ان کو کچھ خوف ہے اور نہ وہ کچھ غم کرتے ہیں۔

پھر ایک جگہ فرمایا: يُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا ○ اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ لَا نُرِيْدُ مِنْكُمْ جَزَآءً وَّلَا شُكُوْرًا ○ یعنی مومن وہ ہیں جو خدا کی محبت سے مسکینوں اور یتیموں اور قیدیوں کو روٹی کھلاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس روٹی کھلانے سے تم سے کوئی بدلہ اور شکر گذاری نہیں چاہتے اور نہ ہماری کچھ غرض ہے۔ ان تمام خدمات سے صرف خدا کا چہرہ ہمارا مطلب ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہا لسلام فرماتے ہیں خدا تم سے کیا چاہتا ہے۔ یہی کہ تم تمام نوع انسان سے عدل کے ساتھ پیش آیا کرو پھر اس سے بڑھ کر یہ ہے کہ ان سے بھی نیکی کرو جنہوں نے تم سے کوئی نیکی نہیں کی۔ پھر اس سے بڑھ کر یہ ہے کہ تم مخلوق خدا سے ایسی ہمدردی کے ساتھ پیش آؤ کہ گویا تم ان کے حقیقی رشتہ دار ہو جیسا کہ مائیں اپنے بچوں سے پیش آتی ہیں کیونکہ احسان میں ایک خودنمائی کا مادہ بھی مخفی ہوتا ہے اور احسان کرنے والا کبھی اپنے احسان کو جتلا بھی دیتا ہے لیکن وہ جو ماں کی طرح طبعی جوش سے نیکی کرتا ہے وہ کبھی خودنمائی نہیں کر سکتا۔ پس آخری درجہ نیکیوں کا طبعی جوش ہے جو ماں کی طرح ہو اور یہ آیت نہ صرف مخلوق کے متعلق ہے بلکہ خدا کے متعلق بھی ہے خدا سے عدل یہ ہے کہ اسکی نعمتوں کو یاد کر کے اسکی فرمانبرداری کرنا اور خدا سے احسان یہ ہے کہ اسکی ذات پر ایسا یقین کر لینا کہ گویا اسکو دیکھ رہا ہے اور خدا سے اِیتاء ذی القربیٰ یہ ہے کہ اسکی عبادت نہ تو بہشت کے طمع سے ہو اور نہ دوزخ کے خوف سے۔ بلکہ اگر فرض کیا جائے کہ نہ بہشت ہے اور نہ دوزخ ہے تب بھی جوش محبت اور اطاعت میں فرق نہ آوے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام حقوق العباد کی طرف توجہ دلاتے ہوئے مزید فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ حکم کرتا ہے کہ تم عدل کرو اور عدل سے بڑھ کر یہ ہے کہ باوجود رعایت عدل کے احسان کرو اور احسان سے بڑھ کر یہ ہے کہ تم ایسے طور سے لوگوں سے مروت کرو کہ جیسے کہ گویا وہ تمہارے پیارے اور ذوالقربیٰ ہیں۔ اب سوچنا چاہئے کہ مراتب تین ہی ہیں۔ اول انسان عدل کرتا ہے یعنی حق کے مقابل حق کی درخواست کرتا ہے۔ پھر اگر اس سے بڑھے تو مرتبہ احسان ہے۔ اگر اس سے بڑھے تو احسان کو بھی نظر انداز کر دیتا ہے اور ایسی محبت سے لوگوں کی ہمدردی کرتا ہے جیسی ماں اپنے بچہ کی ہمدردی کرتی ہے یعنی ایک طبعی جوش سے نہ کہ احسان کے ارادہ سے۔

ایک موقع پر نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: مخلوق سے ایسے پیش آؤ کہ گویا تم ان کے حقیقی رشتہ دار ہو۔ یہ درجہ سب سے بڑھ کر ہے کیونکہ احسان میں ایک مادہ خودنمائی کا ہوتا ہے اور اگر کوئی احسان فراموشی کرتا ہو تو محسن جھٹ کہہ اٹھتا ہے کہ میں نے تیرے ساتھ فلاں احسان کیا لیکن طبعی محبت جو ماں کو بچے کے ساتھ ہوتی ہے اس میں کوئی خودنمائی نہیں ہوتی۔ اکثر دفعہ ماں باپ بوڑھے ہوتے ہیں اور ان کو اولاد ہوتی ہے تو ان کی کوئی امید بظاہر اولاد سے فائدہ اٹھانے کی نہیں ہوتی لیکن باوجود اس کے پھر بھی وہ اس سے محبت اور پرورش کرتے ہیں۔ یہ ایک طبعی امر ہوتا ہے جو محبت اس درجہ تک پہنچ جاوے اسی کا اشارہ ایتاء ذی القربیٰ میں کیا گیا ہے کہ اس قسم کی محبت خدا کے ساتھ ہونی چاہئے نہ مراتب کی خواہش نہ ذلت کا ڈر۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: ادنیٰ درجہ کا عدل یہ ہوتا ہے کہ جتنا لو اتنا دو۔ اس سے ترقی کرے تو احسان کا درجہ ہے جتنا لے وہ بھی دے اور اس سے بڑھ کر بھی دے۔ پھر اس سے بڑھ کر ایتاء ذی القربیٰ کا درجہ ہے یعنی دوسروں کے ساتھ اس طرح نیکی کرے جس طرح ماں بچے کے ساتھ بغیر نیت کسی معاوضے کے طبعی طور پر محبت کرتی ہے۔ قرآن شریف سے معلوم ہوتا ہے کہ اہل اللہ ترقی کر کے ایسی محبت کو حاصل کر سکتے ہیں۔ میں تو قائل ہوں کہ اہل اللہ یہاں تک ترقی کرتے ہیں کہ مادری محبت کے اندازے سے بھی بڑھ کر انسان کے ساتھ محبت کرتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ احسان کے درجے سے بھی آگے بڑھو اور ایتائ ذی القربیٰ کے مرتبہ تک ترقی کرو اور خلق اللہ سے بغیر کسی اجر یا نفع و خدمت کے خیال کے طبعی اور فطری جوش سے نیکی کرو۔ تمہاری خلق اللہ سے ایسی نیکی ہو کہ اس میں تصنع اور بناوٹ ہرگز نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ نے ایک دوسرے موقع پر یوں فرمایا کہ لَا نُرِيْدُ مِنْكُمْ جَزَآءً وَّلَا شُكُوْرًا یعنی خدا رسیدہ اور اعلیٰ ترقیات پر پہنچے ہوئے انسان کا یہ قاعدہ ہے کہ اسکی نیکی خالصۃً للہ ہوتی ہے اور اس کے دل میں یہ خیال بھی نہیں ہوتا کہ اس کے واسطے دعا کی جاوے یا اس کا شکریہ ادا کیا جاوے۔ نیکی محض اس جوش کے تقاضا سے کرتا ہے جو ہمدردی بنی نوع کے واسطے اس کے دل میں رکھا گیا ہے۔ ایسی پاک تعلیم نہ ہم نے توریت میں دیکھی ہے اور نہ انجیل میں۔ ورق ورق کر کے ہم نے پڑھا ہے مگر ایسی پاک اور مکمل تعلیم کا نام و نشان نہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں ان باتوں پر عمل کرنے کی توفیق دیتے ہوئے حق بیعت ادا کرنے کی بھی توفیق عطا فرمائے۔

خطبہ جمعہ کے آخر پر حضور انور نے فرمایا: پاکستان کے حالات کیلئے بھی دعا کرتے رہیں۔ یہ دعا بھی ہمیشہ کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے ایمانوں کو سلامت رکھے اور کبھی ہمارے ایمان متزلزل نہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ سے ہمارا وہ تعلق پیدا ہو جائے جو ایتائ ذی القربیٰ کا تعلق ہے۔ پھر ہم اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے نظارے بھی پہلے سے بڑھ کر دیکھیں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔ اور جو دشمن ہیں اللہ تعالیٰ کی نظر میں اور ناقابل اصلاح ہیں اللہ تعالیٰ انہیں خود تباہ کرے اور انشاء اللہ جب ہمارا تعلق اللہ تعالیٰ سے ہوگا تو دشمن کی تباہی کے نظارے بھی ہم دیکھیں گے۔ ☆☆

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad